

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY.

Tuesday, 29th September, 1953.

The House met at Nine of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill 1953.

Mr. Speaker : We shall take up questions in the afternoon. Now, we continue discussion on the motion moved by Shri B. Ramakrishna Rao yesterday that L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953, as reported by the Select Committee, be read a second time.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے (اپنا گڑھ) - مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ موور آف دی موشن (Mover of the Motion) ہاؤس میں حاضر نہیں ہیں۔

Mr. Speaker : I think he has made arrangements for the notes being taken down.

*شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - سلکٹ کمیٹی کی جو میجاریٹی رپورٹ (Majority Report) ہاؤس کے سامنے کنسیڈریشن کے لئے آئی ہے میں اسکی مخالفت کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ پی۔ ڈی۔ ایف اور یونائیٹڈ پیپلز پارٹی کی جانب سے اس کی مخالفت میں مائنارٹی رپورٹس (Minority Reports) پیش کئے گئے ہیں۔ جس وقت یہ بل ہاؤس کے سامنے آیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ یہ ”ٹیننٹس اوکشن اینڈ لینڈ لارڈس کنسالیڈیشن بل“ (Tenants eviction and landlords consolidation Bill) ہے۔ اب مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جس صورت میں یہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ آئی ہے وہ ”باپ سے بیٹا سوائی“ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

It is a great hoax played on the Members of the House.

اگر میں ایسا کہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی غلطی نہوگی۔ ہمیں معلوم ہے کہ پورے ہندوستان کا یہ خیال تھا کہ کسان کو زمین دیجائے۔ ”لینڈ ٹو دی ٹلر“۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں یہ ہے کہ ”لینڈ ٹو دی لینڈ لارڈ“، زمینات کسانوں سے چھین کر زمینداروں کو دیجائیں۔ جس طریقہ سے یہ بل

*Consideration of the Report of
the Select committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

پیش ہوا ہے اور سلکٹ کمیٹی میں اسپر غور کیا گیا ہے میں کہہونگا کہ اسکا سنٹرل پوائنٹ (Central point) کسان نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ زمین کے مالک لینڈ لارڈ (Land Lord) ہی کو سنٹرل پوائنٹ (Central point) سمجھا گیا ہے۔ نہ صرف ایسٹی لینڈ لارڈزم (Absentee Land lordism) اور سپروائیزری لینڈ لارڈزم (Supervisory Landlordism) کو پڑھایا گیا ہے بلکہ ایک نئی چیز اسٹیٹ لینڈ لارڈزم (State Absentee Landlordism) حیدر آباد میں آنے والی ہے۔ اسلئے میں نے یہ کہا ہے کہ یہ بل لینڈ لارڈس کنسالیڈیشن بل (Landlords' Consolidation Bill) ہے۔ آنریبل چیف منسٹر نے بالآخر یہ کہہ دیا کہ زمین لینے دینے کا سوال نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی تمہیدی تقریر میں یہ ظاہر ہی کر دیا۔ آخر ”کیری پتوں کی آڑ میں کتنک چھپگی؟“ انہوں نے مان لیا کہ کسانوں کو زمین دینے کا سوال نہیں ہے۔ لیکن میں یہ کہہونگا کہ کسانوں سے زمین جانے کا سوال تو پیدا ہو گیا ہے۔ کم از کم ایسا تو ہونا چاہئے تھا۔ فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کی جو ڈیفینیشن (Definition) ہے وہ ایسی ہے کہ لینڈ لارڈس فیملی ہولڈنگ (Landlords' Family Holdings) بتگئی ہے۔ اس طرح فیملی ہولڈنگ رہنے سے ہاؤس کو یہ دھوکا ہو سکتا ہے کہ کسانوں کو زمین ملنے والی ہے لیکن میں ہاؤس کو بتلاؤنگا کہ یہ لینڈ لارڈز فیملی ہولڈنگ ہے۔ پہلے فیملی ہولڈنگ کو گراس پروڈیوس (Gross Produce) کے لحاظ سے ۱۰۰۰ یا ۱۰۶۰ رکھا گیا تھا۔ پہلے جہاں گراس پروڈیوس مینیمم (Minimum) ایک ہزار سے پانچ ہزار تک ہونے والی تھی اسکو بڑھانے کی وجہ سے وہ ۲۰۰ تک ہو سکتی ہے۔ اس اضافہ کی وجہ سے پہلے آپ کو جو زمین لینڈ لارڈس سے ملنے والی تھی وہ کہاں سے ملیگی؟ اسلئے میرا یہ دعویٰ ہے کہ یہ سپروائیزری لینڈ لارڈز فیملی ہولڈنگ (Supervisory Landlords Family Holding) بتگئی ہے۔ مجھے اسکا بھی دکھ ہے کہ پہلے پلاننگ کمیشن نے یہ جو طے کیا تھا کہ کسانوں کو زمین دینا بی جا ہئے اسکے بارے میں بھی نہیں سوچا گیا۔ پلاننگ کمیشن کی پلوینٹ (Plough unit) کی ڈیفینیشن (Definition) کے لحاظ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں کسان کا ایک کنبہ کام کرتا ہے یا اگر ضرورت ہو تو کسی کی مدد لے سکتا ہے۔ آنریبل چیف منسٹر نے کہا کہ ہمنے جو فیملی ہولڈنگ رکھا ہے اس میں سپروائیزری لینڈ لارڈس بھی آسکتے ہیں۔ اور پھر سلکٹ کمیٹی نے فیملی ہولڈنگ کی جو ڈیفینیشن رکھی ہے اس سے تو زمین لینڈ لارڈ ہی کو ملنے والی ہے۔ آنریبل چیف منسٹر کو یہ کہنا ہی پڑا کہ پہلے انہیں جو ۱۰-۱۲ لاکھ ایکڑ زمین اس ایکٹ سے ملنے کا اندازہ تھا اب فیملی ہولڈنگ بڑھانے کی وجہ سے وہ سرپلس لینڈ (Surplus Land) ملنے کی امید بھی ختم ہو گئی۔ ہمنے تو پہلے ہی کہا تھا کہ

۴ لاکھ ایکڑ زمین زیادہ سے زیادہ ملیگی۔ لیکن اس سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے تو یہ ظاہر ہو گیا کہ ایک ایکڑ زمین بھی ملنے کی گنجائش نہیں ہے۔ فیملی ہولڈنگ کا جو ریمیشن (Resumption) ہے اس کو میں ظاہر کرونگا۔ سابقہ فیملی ہولڈنگ کے ڈفینیشن کے لحاظ سے جس لینڈ کی آمدنی ایک ہزار ہو اور جب کسی ٹیننٹ کو لینڈ لارڈ سے زمین لینی ہو تو ایک ہزار روپیہ تک آمدنی کی زمین لے سکتا تھا۔ لیکن جب دوسرے فیملی ہولڈنگ کا سوال آتا ہے تو لینڈ لارڈ تین بیسک ہولڈنگ (Basic holding) تک زمین رکھ سکتا ہے۔ لیکن اب فیملی ہولڈنگ دیڑھ گنا ہوجانے کی وجہ سے دوسری فیملی ہولڈنگ ہی میں ۳۲ سو ہوجاتے ہیں۔ پہلے یہ تھا کہ تیسری فیملی ہولڈنگ کے سلسلہ میں ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑ کر دو فیملی ہولڈنگس زمین لیجائیگی۔ لیکن اب دو فیملی ہولڈنگ ہی تین فیملی ہولڈنگس تک چلی گئی۔ پہلے ہزار کا تین گنا تین ہزار ہوتے تھے لیکن اب دو میں ہی ۳۲ سو ہوجاتے ہیں۔ اب اس کا ایک تہائی ۳۳ کی زمین ٹیننٹ کو مل سکتی ہے۔ ٹیننٹ کو جو زمین ملنے والی تھی وہ فیملی ہولڈنگ کے بڑھ جانے کی وجہ سے کم ہو گئی۔ اور جو زمین لینڈ لارڈ کو ملنے والی تھی اسکی مقدار بڑھ گئی اسلئے یہ فیملی ہولڈنگ نہیں بلکہ لینڈ لارڈ فیملی ہولڈنگ ہے۔ پیزنٹ فیملی ہولڈنگ (Peasant family holding) نہیں ہے۔ میں ادباً ہاؤس سے یہ کہوں گا فیملی ہولڈنگ طے کرنے کیلئے جو بیس (Basis) ہوسکتے ہیں وہ ایکریج۔ ریونیو۔ اور انکم ہیں۔ پلاننگ کمیشن نے یہ کہا تھا کہ انکم نہو۔ اب سوال آتا ہے ایکریج اور لینڈ ریونیو کا۔ پی۔ ڈی۔ ایف۔ اور یونائیٹڈ پیوپلس پارٹی کی جانب سے ایکریج کے بارے میں سجیشن (Suggestion) سلکٹ کمیٹی میں رکھا گیا تھا۔ اور ہمنے اپنی مائٹنرائٹ رپورٹ میں بھی یہ لکھا ہے۔ ہمنے کہا تھا کہ سب اقسام کی لینڈس کیلئے میگزیم (Maximum) اور منیمم ایکریج (Minimum Acreage) طے کر دیا جائے۔ آج بھی حکومت اسکو ماتمی ہے اور ایکریج بیس (Acreage Basis) اور کلاسز آف لینڈ (Classes of Land) کو ٹھیک سمجھتی ہے تو اسکو یہاں رکھ دے۔ اگر خراب سے خراب زمین ہے تو پانچ ایکڑ زمین میگزیم ہولڈنگ (Maxi-mum holding) ہونے والی ہے۔ دوسو یا ڈھائی سو تک ریمیشن (Resumption) کیا جاسکتا ہے اور ٹیننٹ کو بیدخل کیا جاسکتا ہے۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ کسان کی زمین جانے والی ہے اسکو زمین نہیں مل سکیگی۔ اسلئے اس قسم کی ایکریج بیس ہم نہیں مانینگے۔ اس سے کسان کو کیا ملنے والا ہے۔ جیسا کہ کہا جا رہا ہے کہ جلد سے جلد اسکو زمین ملنی چاہئے۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ پورا بل ہوکس (Hoax) ہے۔ اس سلسلہ میں بیدخلیاں ہونے والی ہیں اور کوئی فائدہ کسان کو ملنے والا نہیں ہے جیسا کہ سرہٹی میں ایک کہاوت ہے ”چور کی لنگوٹی ہی سہی“۔ زمین کیلئے ہماری یہ

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

لڑائی ہاؤس کے اندر ہی شروع نہیں ہوئی ہے بلکہ ہمارا یہ مطالبہ بہت عرصہ سے چلا آ رہا ہے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ کسان کے لئے جو فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اسے حاصل کرنا چاہئے۔ جو مہاپن وغیرہ مل سکتا ہے لینا چاہئے۔ ہاؤس کی اکثریت کی یہ خواہش ہے کہ اسسمنٹ (Assessment) کی بیس پر رکھا جائے تو فوراً کچھ نہ کچھ ملیگا۔ ڈرائی لینڈ (Dry Land) اور وٹ لینڈ (Wet Land) کے لئے جو شرح آپ نے مقرر کی ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ کسان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ ادا کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکو کچھ ملنے والا نہیں ہے۔ آپ کی مشنری کرپٹ (Corrupt) ہے۔ اسکی وجہ سے اور بھی مشکلات پیدا ہونگے۔ کہا جا رہا ہے کہ اسسمنٹ کی بیس پر رکھا جائے تو نقصان ہوگا۔ میں کہوں گا کہ فیملی ہولڈنگ کے تعین کے لئے انکم کی بیس بھی غلط ہے۔ اور ایکریج میں بھی اتنی ہی نا انصافی ہونے والی ہے اسلئے۔ اسسمنٹ کی بیس پر رکھا جائے تو ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہاؤس کی اکثریت بھی اسکو مانتی ہے کہ اسسمنٹ کی بیس پر ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ انکم بیس پر مقرر کرنے میں لسرایول (Lesser evil) ہے۔ لسرایول کا لحاظ رکھتے ہوئے ہی ہاؤس کی اکثریت نے اسسمنٹ کی بیس کو مانا ہے۔ سلکٹ کمیٹی کے سامنے جیروٹینس (Witnesses) آئے تھے انہوں نے اکسپنسز (Expenses) کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ اوس لحاظ سے فیملی ہولڈنگ کا ڈیفینیشن (Definition) قائم کیا گیا۔ لینڈ کمیشن کی رپورٹ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے بھی ایکریج کی بیس پر رکھنا طے کیا ہے۔ آپکا مقصد تو یہ ہے کہ سپروائیزنگ لینڈ لارڈ (Super-Vising Land Lord) کو آگے بڑھایا جائے پھر بھی یہی کہوں گا کہ ان طریقوں سے کسان کو زمین ملنے والی نہیں ہے۔ آپ نے جو فیملی یونٹ بنائی ہے وہ لینڈ لارڈ فیملی یونٹ (Landlord family unit) ہے۔ وہ جتنی چاہے زمین لے سکتا ہے اور جتنی چاہے چھوڑ سکتا ہے۔ آج سو میں سے ۷۰ ممبر اسکی تائید میں ہیں کہ اسسمنٹ بیس پر فیملی ہولڈنگ کا تعین ہونا چاہئے۔ لیکن آپ اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

رنٹ کے سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ بازار میں رنٹ کیا ہے۔ ٹینٹ کی کیسیٹی (Capacity) کیا ہے۔ وہ کتنی قیمت ادا کر سکتا ہے۔ آج ہاری لڑائی اس زمیندار کے خلاف ہے جو کسانوں کی محنت سے فائدہ اٹھاتا ہے اوسکا خون چوستا ہے اور اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ دوسری طرف عام کسان ہے جو محنت اور مشقت سے کام انجام دیتا ہے۔ اسکو کھانے کیلئے تھ روٹی میسر ہے اور نہ پینے کیلئے کپڑا۔ اس حالت کو مزید عرصہ تک باقی نہیں رکھا جاسکتا۔ رنٹ کے تعلق سے جو سکشن رکھا گیا ہے میں کہوں گا کہ وہ لینڈ لارڈس پوائنٹ آف ویو (Landlords' point of view) سے رکھا گیا ہے۔ ٹینٹ کی کیسیٹی (Capacity) کیا ہے

اسکو ملحوظ نہیں رکھا گیا بلکہ ایک پیاراسائیٹ سکشن (Parasite Section) جو سسٹم رکھا گیا ہے وہ بیسیکی (Basically) قائم نہیں رہ سکتا - کسی کو چارگنا اور پانچ گنا دینے پر آپ مجبور کریں یہ نہیں ہو سکتا - اگر اسطرح اسکو مجبور کیا جائے تو اسکو مجبوراً آدھا پیٹ کھا کر رہنا پڑیگا - یا تو یہ ہوگا کہ وہ اسکے لئے انوسٹ (Invest) نہیں کر سکیگا اور اگر وہ زمین خریدنے کیلئے کچھ انوسٹ کرے تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ وہ مارکٹ سے کچھ نہیں خرید سکیگا - اور جب وہ مارکٹ میں نہ جائیگا تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کارخانوں پر اسکا اثر پڑیگا - نتائج یہ ہونگے اور برے اثرات مترتب ہونگے - ہمیں چاہئے کہ ہم کسانوں کی جیب کا خیال رکھیں - آپ یہ دیکھتے ہیں کہ مارکٹ میں لینڈ لارڈ کو کیا ملتا ہے - آپکو لینڈ لارڈ کی جیب کا خیال ہے - اسلئے آپ چاہتے ہیں کہ انکو بھی خوش رکھیں اور کسانوں کو بھی حیلہ بادیں - اسلئے میں کہوں گا کہ فیملی ہولڈنگ کے دو گونہ سے زیادہ زمین دینے کا سوال پیدا نہیں ہونا چاہئے - جو رنٹس رکھے گئے ہیں وہ خود بڑھا چڑھا کر رکھے گئے ہیں - کسان کی کیپیٹی کا خیال رکھنا ضروری ہے - ہاں ، یہ ہو سکتا ہے کہ جبراً آپ کسی سے جتنا چاہیں وصول کر لیں - جنگل میں کسی کو پستول دکھا کر یہ کہیں کہ لا تیرے پاس جو کچھ ہے دیدے تو وہ بیچارا مجبوراً دے دیگا - اسطرح آپ بیروزگاری کا پستول دکھا کر کسی سے کچھ مانگ لیں تو وہ دیدیگا - پلاننگ کمیشن نے کہا ہے کہ ٹینٹ کو اکیونسی رائٹس (Occupancy Rights) دینا چاہئے - بانڈس کی شکلی میں پرائسز (Prices) لینے کا پراویژن (Provision) رکھنا چاہئے - چیف منسٹر صاحب نے بھی کہا تھا کہ بانڈس لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم ٹینٹس کو زمین دلارہے ہیں - لیکن یہاں یہ ہو رہا ہے کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے اوپر زمین ہو تو ٹینٹ کو آپ دے رہے ہیں بانڈس کا طریقہ آپ نے رکھا ہے - لیکن چھ لاکھ پروٹیکٹڈ ٹینٹس ہیں انکو بانڈس سے زمین دینے کے بارے میں آپ نے کیا رکھا ہے ؟ انکو تو پرائس دینا پڑیگا - کسان کو تین فیملی ہولڈنگس تک خریدنے کا اختیار نہیں ہے - اسکے معنی یہ ہوئے کہ دو سو سے لیکر تین سو ایکڑ زمین کے مالک کا جو ٹینٹ ہے وہ خرید نہیں سکیگا - تلنگانہ میں بھی جو تقسیم ہوگی اس میں بھی بہت کم موقع ہے کہ کسان زمین خرید سکے - میں سمجھتا ہوں کہ اسکو بہت کم موقع ملیگا - آپ نے قیمت اتنی بڑھا کر رکھی ہے کہ وہ ادا کرنے کی سکت ہی نہیں رکھتا - ہر کسان کو ہر سال کم از کم ڈھائی سو سے لیکر چار سو روپے تک اقساط ادا کرنی پڑیگی - آٹھ سو روپیہ میں سے اپنی اور اپنے خاندان کی پرورش اور دیگر ضروریات کو پورا کرتے ہوئے وہ ڈھائی تا چار سو روپے کس طرح بچا سکیگا ؟ نتیجہ یہ ہوگا کہ اتنی بڑھی چڑھی قیمتیں وہ ادا نہیں کر سکیگا اور نہ زمین خرید سکیگا - آپ نے یہ بھی رکھا ہے کہ وہ تین مہینے کے اندر نوٹس دیدے - اگر نہیں خرید سکتا ہے تو لینڈ لارڈ کسی دوسرے

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

کو فروخت کرسکیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی نہ کسی طریقہ سے گورنمنٹ لینڈ لارڈ کو
ہلپ (Help) دینا چاہتی ہے۔ میسور میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ٹیننس کو
اکویٹسی آف ٹیننسی رائٹس (Occupancy of Tenancy Rights) دئے جائیں۔
لیکن یہاں یہ چیز نہیں پائی جاتی بلکہ ایوکشن (Eviction) کے کیا گیا
طریقے ہوسکتے ہیں ڈھونڈے جاوے ہیں۔ ہم نے اپنی مینارٹی رپورٹ (Minority
Report) میں کہا ہے کہ کمینزیشن کے سلسلہ میں پندرہ گنا کا جو پراویژن رکھا گیا
ہے اور تلنگانہ میں جو قیمتیں رکھی گئی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ کسان ان کو ادا
کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ان میں اتنی سکت ہی نہیں ہے کہ وہ اتنی گراں پرائس
(Prices) ادا کرسکیں۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۰ء سے سنہ ۱۹۵۳ء تک آپ نے
کسانوں سے اور عوام سے جو وعدے کئے تھے وہ پورے نہیں کئے گئے۔ کیسٹی آف نیشن
(Capacity of Nation) کو نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ ہم نے جو سبھاؤ پیش
کیا ہے وہ گڈ فیتھ رزولوشن (Good faith Resolution) ہے۔ سپرویزنگ لینڈ
لارڈ (Supervising Land lord) کو آپ نے انفرمیٹو (Affirmative) بنادیا
ہے۔ لینڈ لارڈ کو کافی موقع دیا گیا ہے کہ وہ ٹیننٹ کو بیدخل کرے۔

سلکٹ کمیٹی نے سکشن (۲۰-۱۹) کو ڈیلٹ (Delete) کیا ہے۔ اس کا نتیجہ
یہ ہوگا کہ پروٹیکٹڈ ٹیننسی کے سرٹیفکیٹ (Protected Tenancy
Certificates) نہیں مل سکیں گے اور دوسرے ٹیننٹس پروٹیکٹڈ
(Protected) نہیں بن سکیں گے۔ جو چھ لاکھ پروٹیکٹڈ ٹیننٹس ہیں بس
وہی تعداد باقی رہیگی۔ اس قانون میں نئے پروٹیکٹڈ ٹیننٹس بننے کی گنجائش نہیں ہے۔

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی پروٹیکشن نہیں رکھا گیا ہے۔ آئندہ ٹیننسی کے
سلسلہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ سلف کلتیویشن (Self-cultivation) کا ڈیفینیشن
رکھئے تاکہ لینڈ لارڈس پر قیود عائد ہوسکیں۔ لیکن کہا گیا کہ بہت سے لینڈ لارڈس
شہر میں رہنا چاہتے ہیں اسلئے اونکی حیثیات کی زمین کو دھکا نہ پہنچنے کے لئے سپروائزری
کلتیویشن (Supervisory Cultivation) کی اجازت دینی چاہئے۔ ہم نے یہ
کہا۔ تھا کہ اگر ایسا ہوتو بڑے بڑے بیوہاری اور مالدار لوگ زمین خریدیں گے اور
سوپرویزن کے نام پر سیکل یا موٹر پر آیا جایا کریں گے جسکی وجہ سے ایسٹی لینڈ لارڈ ازم
(Absentee Land lordism) برقرار رہیگا۔ ہم نے یہ سبھاؤ پیش کیا تھا
کہ اس فیملی کے ایک آدمی کو دیہات میں زمین رہنا چاہئے لیکن اسکو نہیں ملا گیا۔
ہم نے یہ کہا تھا کہ یہ اسکی میں سوس آف انکم (Main source of income)
ہونا چاہئے۔ لیکن اسکو بھی نہیں ملا گیا۔ ہم نے کہا تھا کہ انسٹیل لیور

(Essential Labour) میں کم از کم اوسکی فیملی کے ایک آدمی کو حصہ لینا چاہئے۔ لیکن اسکو بھی قبول نہیں کیا گیا۔ اور آئندہ تین فیملی ہولڈنگ کی لیزنگ (Leasing) کا موقع رکھا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب تک چاند سورج باقی رہینگے ، قانون کے لحاظ سے یہ چیز حلوری رہیگی۔ یہ اور بات ہے کہ انقلابی عوام اسکو کتنے دنوں تک باقی رکھینگے ؟ لیکن قانون کے لحاظ سے تو آئندہ ابسٹی لینڈ لارڈ ازم برقرار رہیگا۔ پلاننگ کمیشن میں یہ صاف صاف کہا گیا تھا کہ اسہال اور مڈل کلاس لینڈ ہولڈر کے لئے بھی صرف آئندہ پانچ سال کی حد تک حق رہیگا۔ وہ لیز پر دے سکیگا لیکن پانچ سال تک واپس نہ لیگا تو وہ زمین کسان کی بن جائیگی اور اوسکو پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کے حقوق حاصل ہونگے۔ لیکن جب سلکٹ کمیٹی کے سامنے ہم نے اس چیز کو رکھا تو ہم سے یہ کہا گیا کہ نہیں۔ یہ نہیں رکھنا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے میں ہاؤس سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ہم ابسٹی لینڈ لارڈ ازم ختم کرنے والے ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی بونافائیڈ کلتیویٹر (Bona fide Cultivator) لیز پر دے تو ہم کو اس سے انکار نہیں ہے۔ اگر اس کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ بھی چھوڑ دیتے ہیں تو اس سے بھی انکا نہیں۔ لیکن انفلیٹیڈ فیملی ہولڈنگ جو رکھی گئی ہے اوسکی وجہ سے لینڈ لارڈ ازم رہیگا۔ سرپلس لینڈ (Surplus Land) حاصل کرنے کے سلسلہ میں مجھے عرض کرنا ہے کہ سکشن (۵۲) (سی) کے اندر تین طریقے کے لوگوں کو رکھا گیا ہے۔ ایک تو ایسے لینڈ لارڈس ہیں جو افیشنٹ کلتیویشن (Efficient Cultivation) نہیں کرتے اونکی تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین حکومت اپنے مینیجمنٹ (Management) میں لیگی۔ دوسرے ایسے لینڈ لارڈس جو افیشنٹ کلتیویشن کرتے ہیں لیکن ان کی زمین لینے سے پراڈکشن (Production) میں فال نہیں ہوگا۔ حکومت ایسی زمین لے سکیگی۔ تیسرے ایسے لینڈ لارڈس ہیں جو کلتیویشن تو کرتے ہیں لیکن جنکی زمین لینے سے پراڈکشن میں فال (Fall) ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایسی صورت میں زمین نہیں لیجاسکتی۔ لیکن اگر بڑے بڑے لینڈ لارڈ افیشنٹ کلتیویشن کر رہے ہیں اسکے باوجود ہوسکتا ہے زمین کے کھینچے جانے کی وجہ سے فال آف پراڈکشن (Fall of Production) نہیں ہوگا یہ صاف بات ہونے والی ہے۔ لیکن افیشنٹلی کلتیویٹڈ لینڈ (Efficiently Cultivated Lands) کا ایک ٹکڑا لیا جائیگا تو فال آف پراڈکشن ہوگا۔ اس لئے دوسری صورت جو رکھی گئی ہے وہ الیوڑی (Illusory) ہے۔ جو ناٹ ایفیشنٹلی کلتیویٹڈ (Not Efficiently Cultivated) زمینات ہیں حکومت مینیجمنٹ کی خاطر ایسی زمینات لے سکتی ہے۔ لیکن جو افیشنٹلی کلتیویٹڈ زمینات ہیں اونکا مینیجمنٹ نہیں لے سکتے۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ کتنی زمین چھوڑی جاسکتی ہے۔ ساڑھے چار گنا فیملی ہولڈنگ کے لئے زمین کا کتنا ٹکڑا چھوڑنا چاہئے جس

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt)
Bill, 1953.*

سے فال آف پراڈکشن (Fall of Production) نہ ہو اوسکے بارے میں بھی ہم نے کہا تھا - لیکن اوسکو بھی ادھورا چھوڑا گیا - اسکے نتیجہ کے طور پر کوئی سرپلس لینڈ ہم کو ملنے والی نہیں ہے - فیملی ہولڈنگ کا چار گنے کا جو پراوژن رکھا گیا ہے اس کے لئے پلاننگ کمیشن نے یہ اجازت دی ہے کہ میگزیم تین فیملی ہولڈنگ آر مور (Or More) تک رکھ سکتے ہیں - اس لئے ”آرمور“ کے الفاظ کی وجہ سے حکومت کی جو لینڈ لارڈ ذہنت ہے اس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے - اگر کلتیویٹرس (cultivators) کے بھی تائید کرنے والے ہوتے تو وہ کہتے کہ چونکہ پلاننگ کمیشن نے یہ اجازت دی ہے کہ تین فیملی ہولڈنگس تک زمین رکھی جاسکتی ہے ضرور تین فیملی ہولڈنگس تک ہی رکھی جاسکتی تھی - لیکن مجھے صاف صاف یہ کہنا ہے کہ آج حکومت ایک خاص کلاس (Class -) کے لئے ورک (Work) کر رہی ہے - ایک خاص کلاس کی پاسداری کر رہی ہے - اسی لئے یہ طے کیا گیا کہ چونکہ پلاننگ کمیشن نے اجازت دی ہے اسلئے تین فیملی ہولڈنگ کی بجائے چار فیملی ہولڈنگس تک سیلنگ (Ceiling) رکھی جائے - اس طرح سرپلس لینڈ لینے کے لئے جو پراوژن رکھا گیا وہ اس طرح رکھا گیا ہے - اور سلکٹ کمیٹی میں بھی اس کو برقرار رکھا گیا جسکی وجہ سے کسانوں کو ایک انچ بھی زمین نہیں ملیگی - زمین کی تقسیمات کے سلسلہ میں بھی ہم نے اسٹڈنٹ پیش کیا تھا کہ کم از کم ۱۰ جون سنہ ۵۰ء کو جو حالت تھی اوسی کو بیسس (Basis) بنا کر یہ دیکھا جائے کہ سیلنگ ساڑھے چار گنا فیملی ہولڈنگس تک ہونی چاہئے یا نہ ہونی چاہئے - لیکن ہم سے کہا گیا کہ ہندو فیملی ایکٹ کے لحاظ سے ہر شخص کا پیدائشی حق ہوتا ہے کہ اپنا حصہ حاصل کرے - ایسے حالات میں ہم اس قسم کا پراویزن کیسے رکھ سکتے ہیں لیکن جب ہم کسانوں کی بہبودی کے لئے لیجسلیشن بنا رہے ہیں تو ہم کو پورا حق پیدا ہوتا ہے کہ اس پر اوسی نقطہ نظر سے سوچیں نہ کہ چند مٹھی بھر بڑے بڑے لینڈ لارڈس کے نقطہ نظر سے سوچیں - خاصکر ساڑھے چار گنا کے اوپر جو زمین ہے وہ اون کے پاس نہ رکھنے کے متعلق نہیں سوچا گیا - اور حال ہی میں تو انریبل ریونیو منسٹر نے دروازے کھلے رکھ دیئے ہیں جو چاہے آئے اور فوراً تقسیم کروالے - ایک طرف پراڈکشن میں بریک اپ (Break up) نہ ہو اور پھر دوسری طرف پارٹیشن (Partition) بھی الاؤ (Allow) کیا گیا ہے - گویا کسانوں کے گلے میں اتنی لکڑیاں لگادی گئی ہیں - جب ایسے حالات ہوں تو سرپلس لینڈ نہیں مل سکیگی - ریاست حیدر آباد میں تین کروڑ سے زیادہ زمین ہے - انریبل چیف منسٹر نے بھی اس کو مان لیا ہے کہ اگر سرسری طور پر بھی اسکو تقسیم کیا جائے تو چان کے پاپولیشن کے لحاظ سے ہر ایک کو ۱۲ تا ۱۵ ایکڑ زمین مل سکتی ہے - جب ایسا ہو تو حکومت کو اس لحاظ سے سوچنا چاہئے - حیدر آباد میں اسوقت کافی زمین ہے لیکن چھ

پرسنٹ لوگوں کے پاس ۳۰ پرسنٹ زمین ہے۔ آپ کیوں نہیں ایسے احکام نکالتے کہ چھ پرسنٹ لوگوں کے پاس چھ پرسنٹ ہی زمین رہنی چاہئے؟ آپ کشمیر کا اگزامپل (Example) پیش کرتے ہیں اور چائنا کا اگزامپل پیش کرتے ہیں کہ وہاں ۸۰ پرسنٹ لینڈ بڑے لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن کیوں نہیں حیدرآباد میں جس حد تک زمین لے سکتے ہیں نہیں لیتے؟ قیمتوں کے سلسلہ میں میں عرض کرونگا کہ جن علاقوں میں ساڑھے چار گنا کی اوپر کی زمین ہے حکومت ۲۰ سال کے لئے نان نیگوشیبل بانڈ (Non-negotiable Bond) دیگی۔ پلاننگ کمیشن نے یہ کہا تھا کہ نان نیگوشیبل بانڈ دیکر زمین حاصل کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس میں بھی حکومت نے ”مے“ (May) کا لفظ رکھا ہے یہ ”مے“ ہمیشہ ”مے“ ہی رہیگا۔ کیونکہ ممکن ہے عنقریب حیدرآباد کا ڈس انٹگریشن (Disintegration) ہو جائے۔ اوس وقت چیف منسٹر صاحب یہ کہہ سکیں گے کہ ہم تو ایک بہت بڑا قانون لارہے تھے۔ لیکن بد قسمتی سے ریاست کی تقسیم ہو گئی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آج ہی یہ تقسیم ہو جائے تو اچھا ہے۔ پھر دیکھئے ہم تلنگانہ میں کس طرح کسانوں کو زمین دیتے ہیں۔ آج بہت سے بڑے بڑے پنڈت کانگریس کے اندر ہیں۔ آئربیل چیف منسٹر بھی ایک مشہور وکیل ہیں اور دوسرے مشہور وکیل بھی کانگریس میں ہیں جو آج بھی لینڈ لارڈس کی تائید کرتے ہوئے کسانوں پر مختلف قسم کی قیود عائد کر رہے ہیں اور اس کے حیلے حوالے کر رہے ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں ان کسانوں کی طرف سے جو آج زمین چاہتے ہیں اور جو ٹیننس ہو کر زمین چھوڑنا نہیں چاہتے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ ہم نے دیکھی ہے اس رپورٹ کو اور بھی بدتر بنایا گیا ہے، جسکی وجہ سے مجبوراً ہمیں اسکی مخالفت کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ پہلے بل کے مقابلہ میں تو ہم اس بل کے ذریعہ کچھ نہ کچھ دے رہے ہیں۔ لیکن میں کہوں گا پہلے کا مقابلہ آج نہیں کیا جاسکتا۔ آج آپ سنہ ۱۹۵۳ء میں ہیں۔ آج ہزاروں لاکھوں کسانوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ زمین اپنے قبضہ میں رکھیں گے۔ ہم نے اپنی ایک مائٹاریٹی رپورٹ بھی پیش کی ہے جس میں ہم نے یہ کہا ہے کہ جب اس کو تبدیل نہیں کیا جائیگا آپ کا یہ قانون بید خلی کا قانون بنا دھیکہ۔ اور اسکے ساتھ ساتھ اسکی وجہ سے ایسٹی لینڈ لارڈ ازم اور سوپر وائزری لینڈ لارڈ ازم بھی برقرار رہیگا۔ یہی وجہ تھی کہ اس جانب کی مختلف پارٹیاں اس بل کی مخالفت پر مجبور ہو گئی ہیں۔ میں ایک اور آخری چیز ہاؤس کے سامنے رکھتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ اور وہ ہے فراگمنٹیشن (Fragmentation) اور کنسالیڈیشن آف ہولڈنگس (Consolidation of Holdings) میں نے پہلے ہی یہ اپیل کی تھی کہ چاہر (c) کو قائم کرنے کے پہلے ہمارے ایسٹی لینڈ لارڈ ازم (Absentee Landlordism) ختم کرنا چاہئے اور زیادہ فاضل زمین لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

ساتھ شہروں میں صنعتیں بھی کھولنی چاہئیں تاکہ بیروزگاروں کو روزگار حاصل ہو سکے۔ ان سب کا انتظام کرنے سے پہلے اگر کوآپریٹو فارمنگ (Co-operative farming) اور اینٹی فراگمنٹیشن (Anti-fragmentation) کے لئے ایفرٹس (Efforts) کئے جائیں گے تو دیہات میں کافی جھگڑے پیدا ہو جائیں گے۔ اگر کسی کسان کے دو تین بچے ہوں اور اسکے پاس ۱۰ ایکڑ زمین ہو اور وہ زمین ایک ہی بچے کو دیدی جائے تو باقی بچوں کو زمین نہیں ملیگی۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ کہیں بھی کسان اس چیز کو برداشت نہیں کریگا۔ اور اس انٹی فراگمنٹیشن (Anti-fragmentation) کو کسان ریسسٹ (Resist) کریں گے۔ اوسکے بعد آپ کو کسانوں کے موومنٹ (Movement) کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ کیا آپ اس کی گیارنٹی دیتے ہیں کہ فراگمنٹیشن سے جو کسان بیروزگار ہو جائیں گے ان کے لئے آپ روزگار فراہم کریں گے؟ جب آپ ان کو روزگار فراہم نہیں کر سکتے تو پھر آپ کو یہ حق نہیں ہے کہ زبردستی ان کے زمین کے متعلق یہ کہیں کہ آپ اپنی زمین کو ایسا رکھئے۔ ویسا رکھئے۔ آپ والنٹیری (Voluntary) طور پر یہ کر سکتے ہیں۔ لیکن جب تک روزگار کا انتظام نہ ہو آپ زبردستی انٹی فراگمنٹیشن کا کام نہیں کر سکتے۔ کوآپریٹو فارمنگ بھی والنٹیری بیسس پر قائم ہونا چاہئے ورنہ زبردستی کے ساتھ اسکو قائم کیا جائیگا تو یہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ حیدرآباد میں تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مجھے عرض کرنا ہے کہ یہ چیز والنٹیری بیسس (Voluntary Basis) پر ہونی چاہئے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہم نے کہا تھا کہ چیئر (ر) کو ملتوی کیا جائے یا ڈیلیٹ (Delete) کیا جائے۔ جب ڈسٹریبیوشن آف لینڈ (Distribution of Land) کا پروگرام پورا ہوگا تب ہی کوآپریٹو فارمنگ کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کا خیال نہیں کیا گیا اور اوس پر انسسٹ (Insist) کرتے ہوئے یہ سکشن باقی رکھا گیا۔ اسکے نتیجہ کے طور پر دیہاتوں میں بڑے پیمانے پر جھگڑے پیدا ہونے والے ہیں۔ اور انٹی فراگمنٹیشن اور کسٹالیڈیشن کا جو پراوژن ہے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ خود بمبئی کا تجربہ یہ بتاتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود بھی آپ حیدرآباد میں اگر وہی تجربہ کرنا چاہیں تو کر لیجئے۔ ضرور کر لیجئے۔ لیکن ہم تو خطرے کی گھنٹی بجا رہے ہیں کہ یہ کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ جب تک کہ آپ اسکے لئے پری ریکوئسٹس (Pre-requisites) پیدا نہ کریں یہ چیز ہو کر نہیں رہیگی۔ ہم بھی یہ ضرور چاہتے ہیں کہ کوآپریٹو فارمنگ (Co-operative farming) ہو لیکن جب پیٹ نہیں ہو سکتا تو

"half a loaf is better than nothing"

کے بموجب ہم یہ چاہتے ہیں کہ کچھ نہ ہوئے آدھی روٹی ہونا بہتر ہے۔ ایک لداہ اکر سے بھی کسان اپنا پیٹ کسی نہ کسی طرح بھر سکتا ہے۔ انٹی فراگمنٹیشن کا جو

انتظام رکھا گیا ہے وہ میکانائزڈ (Mechanised) نہیں ہے۔ زمین کی مقدار بالکل کم بھی ہو جاتی ہے تو بھی زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ عام طور پر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے فراگمنٹیشن کی جو اکائی (Economy) ہے اس کے تحت وہ کسی بہ کسی طرح زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لئے میرا یہ کہنا ہے کہ جب تک روزگار کا انتظام نہ ہو انٹی فراگمنٹیشن عمل میں نہیں لایا جاسکتا۔ زبردستی کا انٹی فراگمنٹیشن (Anti-fragmentation) کلیات نہیں ہو سکتا۔ آخر میں میں ایک چیز اور عرض کروں گا۔ اس بل کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ یہ لاسٹ ورڈ (Last word) نہیں ہے، اسکو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مجھے کہنا ہے کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ بھی لاسٹ ورڈ (Last word) نہیں ہے۔ آپ مقتدر ہیں اور سلکٹ کمیٹی نے جو کچھ طے کیا اس میں ترمیم کرسکتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس بل کو پروپیونٹ (Pro-Peasant) اور اینٹی لینڈ لارڈ (Anti-landlord) بنانے کا حق بھی اس ہاؤس کو حاصل ہے۔ اگر ہاؤس کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ کسانوں کے مفاد کے لحاظ سے اس بل کو تبدیل کیا جائے تو اسکو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن آج حکومت اپنے ٹسپان (Discipline) کے ذریعہ پروپیونٹ ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ مجھے یہ خطرے کی گھنٹی بجاتی ہے۔ اگر آپ اس چیز کو نہ مانینگے تو آپ کی حکومت نہیں رہ سکیگی اور ہماری مانگیں پوری ہو کر رہینگی۔

* شری جی۔ راجہ رام (آرمور)۔ سٹر اسپیکر سر۔ ایوان اس سے بخوبی واقف ہے کہ پچھلے سشن کے دوران میں جب یہ بل پیش کیا گیا تھا تو کچھ ٹریڈری بنچس اور کچھ اپوزیشن بنچس کے آئریبل ممبرس کی طرف سے یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ بل کی تدوین کرنے میں عجلت کی گئی ہے اور یہ کہ کئی چیزوں کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ ہونے سے پہلے ہی پرنسپلس کو اڈجسٹ کر کے سرسری طور پر پراویژنس ڈرافٹ کئے گئے ہیں۔ اس سے حیدر آباد کے کسانوں کو یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم حکومت سنبھالے ہیں تو خاموش نہیں بیٹھے بلکہ تمہاری بھلائی کی باتیں سوچ رہے ہیں۔ اس درستی سے یہ بل لایا گیا تھا۔ ایوان نے اپنی رائے دی تھی کہ عجلت میں بل بلا سوچے سمجھے لایا گیا ہے اسلئے اسپر سلکٹ کمیٹی میں غور ہونا چاہئے تاکہ ریاست کے بدلے ہوئے حالات کسانوں کے حالات اور زوعی معیشت کا آج کل جو ڈھانچہ ہے اسکو ملحوظ رکھ کر اسکی چھان بین کرنے کے بعد اس بل میں کافی تبدیلیاں کرے۔ اس بل سے ایوان کے تمام معزز اراکین کو بڑی توقعات تھیں۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے جو رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کی ہے اسکو دیکھنے کے بعد معزز اراکین کی وہ ساری امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں جو انہوں نے اس بل سے وابستہ کی تھیں۔ ایک چیز جو سب سے پہلے ہر معزز وکن کے ملاحظہ میں آئیگی وہ یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی نے لفظی ترمیمات۔ گرامشیکل مسٹیکس اور لینگویج

*Consideratin of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

کے کرکشن ہی کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ انہوں نے اس بل کے ادیش - آبجیکٹو اور اصولی نقطہ نظر سے اس میں کوئی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ایک چیز جس کی طرف میں معزز اراکین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جسکو سلکٹ کمیٹی نے قطعی طور پر نظر انداز کیا وہ یہ ہے کہ اس بل کی اہمیت کو محسوس ہی نہیں کیا گیا۔ اس بل کا تعلق ۷ فیصد عوام سے ہے۔ ان کسانوں سے ہے جو زمین پر محنت کرتے اور خون پسینہ ایک کرتے ہیں۔ لیکن وہ آج بھی زمین کیلئے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ میں نے پچھلی مرتبہ بھی کہا کہ ریاست کے ایک بہت بڑے طبقہ کا اس بل سے تعلق ہے اسلئے اس کی خرابیوں کو دور کر کے ہمارے معاشی نظام کو اس طرح بنانا چاہئے کہ ہمارے پاس ہمیشہ قحط اور جو قحط کے حالات رہتے ہیں اور دوسرے مالک سے بھیک مانگنے کیلئے آناج - آناج کی جو آواز لگتے ہیں اسکو دور کیا جائے۔ لیکن ۷ فیصد لوگوں پر اس بل کا جو اثر پڑنے والا ہے اسکو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ چٹاوی میں نے پہلے بھی دی تھی اور اب بھی دینا چاہتا ہوں۔ اگر آپ ۷ فیصد آبادی پر محض پانچ دس ممبروں کی میجاریٹی سے اس قانون کو پیش اپ (Push up) کریں تو یہ ایک بہت بڑی غلطی ہوگی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس ایوان میں کچھ ممبروں کی زیادتی کی وجہ سے اس بل کو پاس کرایا جائے لیکن جب اس کو ۷ فیصد عوام پر نافذ کیا جائیگا تو اس کے کیا اثرات مرتب ہونگے اسپر غور کیا جانا چاہئے۔ اسلئے میں نے حکومت سے یہ کہا کہ اس بل کو پاس کرتے وقت اسٹیٹ میں ایک ایسی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس میں کسان کو دخل ہو کیونکہ کسان ہی سے اس کا تعلق ہے اور تمام پارٹیاں بھی کسان ہی کی بھلائی چاہتی ہیں۔ جب ایسا پرسن ہو تو ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اگرمنٹ ہونا چاہئے۔ یہ فضا اس وقت سے پہلے ہی پیدا ہو جانی چاہئے جبکہ بل کا اکچوئل اسپلیمنٹیشن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں پارٹیوں کو اختلاف ہو لیکن کہیں نہ کہیں تو اگرمنٹ ہو سکتا ہے اور ہونا چاہئے۔ اس کی اوشکتا تھی لیکن اسکو قطعی طور پر نظر انداز کیا گیا۔ صرف یہ سوچ رہے ہیں کہ گورنمنٹ پارٹی کی میجاریٹی ہے اسلئے اسکو پاس کر کے نافذ کیا جائے۔ اگر ایسا سوچا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بھاری غلطی ہوگی۔

اس کے بعد سلکٹ کمیٹی رپورٹ میں جو خیال ڈولپ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کا کیا اثر پڑنے والا ہے جب ہم اسٹیمٹس پیش کر رہے تو اس وقت کافی وضاحت کے ساتھ اسپر میں روشنی ڈالوں گا۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے ایک چیز جو بالکل نظر انداز کی ہے وہ ایک اصولی بات ہے۔ ایک تو یہ کہ لینڈ ریفرمس کرنے کیلئے اور اس سے متعلق کوئی بھی قانون عمل میں لانے کیلئے دو تین آبجیکٹو کو پیش نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے۔ ایک تو یہ زمین جس پر دیس کا کافی بڑا طبقہ گزر بسر کرتا ہے اسپر کافی پریش ہے۔ ان میں سے ۸۰۷۷۰ فیصد ایسے ہیں جن کا کوئی زمین کا ٹکڑا نہیں ہے۔ کوئی ٹکڑا

زمین مٹھی بھر لوگوں نے کسی نہ کسی وجہ سے حاصل کر لی ہے۔ آپ اس ضمن میں مختلف انکوائری رپورٹس دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے زمین کو اگریکلچرل اکنمی کے لحاظ سے کوئی ترقی نہیں دی۔ نہ اسکی بنڈنگ کی گئی اور نہ کوئی اور کام۔ اگر اسکو درست کیا اور ترقی دی ہے تو وہ غریب کسان ہے۔ ان لوگوں کے نام سوسائٹی میں خاص پوزیشن ہونے یا انکی چالاک کی وجہ سے، پٹہ ہو گیا۔ آج بھی میں بتا سکتا ہوں کہ ایک سو سال سے زمین پر کسان قابض ہے لیکن زمین اسکی نہیں۔ ریکارڈ دیکھیں پانی پتر کا تختہ دیکھیں تو اسمیں کسی دیشمکہ۔ نواب یا راجہ کا نام لکھا ہوتا ہے۔ انہوں نے معزز ہونے کے نام سے کہا کہ یہ زمین تیری ہوگی تو اسکو صاف کر کے کاشت کرنا شروع کر دے۔ وہ یہ سمجھ کر کہ گاؤں کے بڑے آدمی مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں زمین صاف کر کے کاشت کرنا شروع کر دیا۔ وہ پڑھے لکھے نہیں ہوتے اور معزز آدمی۔ بڑے آدمی اپنی چالاک سے ریکارڈس میں اپنے نام پٹہ کرا لیا ان دنوں میں شخصی حکومت۔ ڈسپانک رول اور نظام صاحب اور انکے خاندان کے لوگوں کی حکومت کے زمانے میں ان لوگوں کو جو انکے آڑے وقت میں کام آئے تھے صرف ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ کہہ دیتے تھے کہ یہ ہزاروں۔ لاکھوں ایکڑ زمین آپکی ہے۔ آج بھی ان مٹھی بھر لوگوں کی مدد کرنا اور پیڑنٹری کلاس کو نظر انداز کرنا اس بل کا مقصد ہے۔ اسکی یہی نیتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کسان جسمیں صلاحیت ہے کہ وہ خود حقیقی طور پر زمین کاشت کرتا ہے تو اسکے نام زمین منتقل کرنے کی پالیسی ہوسکتی ہے۔ لیکن سلکٹ کمنٹی رپورٹ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیننٹ کو قطعی طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔

دوسری چیز یہ ہوسکتی ہے کہ اگریکلچرسٹ اور پروپرائٹر کے ریلیشنس کو زیادہ سے زیادہ سونڈ (Sound) اور بہتر بنایا جائے۔ پیداوار کو بڑھانے کیلئے جو تعلقات ہونے چاہئیں انہیں خوشگوار بنایا جائے اور جہاں تک ہوسکے ٹیننٹس کو جو مصیبت میں ہیں۔ پریشان ہیں انکی زمین ڈولپ کرنے کے سلسلہ میں حکومت ترغیب دیتی۔ مگر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ دیکھنے کے بعد یہ قطعی طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ اب ٹیننٹ کو رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ انکے مسائل کو حل کرنا ہی نہیں ہے تو پھر اسکا اختیار کیوں دیا جائے۔ سنہ ۱۹۵۰ء کے ریزمپشن ایکٹ کے تحت گورنمنٹ اسٹیٹمنٹ کے مطابق ۶ لاکھ ٹیننٹس تھے۔ یہ کہا گیا تھا کہ اسمیں سے کم از کم ۵ لاکھ آدمی ایسے ہونگے جو زمین کے مالک بن جائیں گے لیکن اس بل سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ انکو قطعی طور پر ایوکٹ کس طرح کیا جائیگا۔ بل پائلٹ کرنے والوں کا یہی مقصد معلوم ہوتا ہے۔ ٹیننٹس یا پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو ہٹانے کی ضرورت ہے کیونکہ خود انکے لوگوں کو یا انہیں خود پروٹیکٹڈ ٹیننٹ بننا ہے وہ صرف اس طرح پروٹیکٹڈ ٹیننٹ بن سکتے ہیں اگر ایسی تعریف بل میں کی جائے۔ کیونکہ وہ جب ہی گورنمنٹ میں رہ سکتے جب کہ مالکوں کو خوش کریں۔

*Consideration of the Report of
the Select committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

اس ضمن میں فیملی ہولڈنگ کا سوال سب سے پہلے آتا ہے۔ سلکٹ کمیٹی کو ریفر کرتے وقت ہماری یہ خواہش تھی کہ پارڈ اسٹک غیر معین ہے اسکو معین کیا جائے۔ وہ کسی کیلئے کتنا چھوٹا ہوگا فلاں دیشمکہ کیلئے کتنا لمبا ہوگا اور فلاں دیشمکہ کیلئے کتنا چھوٹا۔ ہماری یہ خواہش تھی کہ اس گز کو قطعیت دیجائے۔ سلکٹ کمیٹی میں اس چیز کو جانچنے کی کوشش کی گئی کہ یہ آخر کہاں تک ممکن ہے سلکٹ کمیٹی میں جانے سے پہلے کم از کم ایک قطعیت کے ساتھ یہ کہا گیا تھا کہ فیملی ہولڈنگ کا معیار ۸۰۰ آمدنی سالانہ ہو۔ مگر سلکٹ کمیٹی نے کن وجوہات کی بنا پر یہ مناسب سمجھا کہ خود کاشت کرنے والے کو بیس سنہ بنایا جائے بلکہ سپروائیزری لینڈ لارڈ کو بیس بن کر اسکو پارڈ اسٹک بنایا جائے اور اسکو ۵۰ پرسنٹ ایکسپنڈیچر رڈکشن کرنے کے بعد ۸۰۰ نٹ انکم ہو۔ ایکریج کے جو السٹریشنس دئے گئے ہیں ان میں کون کس پر پریویل کریگا غیر واضح ہے۔ (۸۰۰) نٹ انکم کا پریویل کریگا یا ایکریج پریویل کریگا۔ کیونکہ ایکریج میں یہ قطعی طور پر کہا گیا ہے کہ ۱۶ سے ۲۴ یکر پلاک کاٹن سائیل ہو۔ آنریبل چیف منسٹر نے کہا کہ بعض آنریبل ممبرس کی یہ رائے تھی کہ ایکریج کو بیس بنایا جائے۔ چنانچہ ہمنے انہی کے سنجیشن کے لحاظ سے بنایا ہے۔ مگر وہ شائد اس چیز کو بھول گئے کہ ایوان کے آنریبل ممبرس اس قابل تو ہیں کہ انکی چالاکی کو سمجھ سکتے ہیں۔ فٹ کلاس سائیل ۱۶ سے ۲۴ یکر رکھی گئی ہے۔ لیکن کہیں ۱۶ یکر سے کم رقبہ میں ۸۰۰ آمدنی ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کون کس پر پریویل کریگا یہ میں سمجھ نہ سکا۔ مالگزاری کے اسٹائٹمنٹس کے جو اسٹیمٹس ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ فٹ کلاس اور تھریڈ یا فورٹھ کلاس میں ڈبل ایریا کا فرق ہوتا ہے۔ سکند کلاس میں ۴۵ سے ۵۰ فیصد تک ہو سکتا ہے۔ آخر فیملی ہولڈنگ کا کیا مطلب ہے۔ آیا وہ پلوونٹ ہے یا ورک یونٹ ہے۔ جس سے ایک کسان کی فیملی اچھی طرح کام کر کے اتنی آمدنی پیدا کر سکتی ہے۔ جس سے وہ خوش حال زندگی گزار سکے۔ یا یہ کہ اتنی سائیز ہو جائے کہ ایک ٹریکٹر کی ضرورت ہو۔ ۳۲ تا ۴۸ یکر جو چلکا سائیل ہے اگر اسکو تبدیل کرنا چاہیں تو ۹۶ یکر تھریڈ کلاس سائیل ہوتے ہیں۔ کیا یہ ورک یونٹ کا کنسپشن ہو سکتا ہے۔ میں یہ نہیں سمجھا کہ سلکٹ کمیٹی نے یہ کیسے بتایا ہے۔ اور پھر اس میں چوری چھپی سے کام لیا جاتا ہے۔ تحصیلدار اس گز کو رکھ کر نانے کے بعد کسان کو ایک انچ زمین بھی نہیں بچتی۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ریاست میں کسان اور لینڈ لارڈ کے حالات کو دھیان میں رکھ کر پیدلی کی کوشش کی جاتی۔ اور اسکے لحاظ سے راستہ نکالا جاتا۔ جسکے لئے کسان برس برس سے جدوجہد کر رہا ہے اور حیدر آباد میں ہاپولر گورنمنٹ آئی ہے۔ اسکو نظر انداز نہ کیا جانا چاہئے تھا۔ مگر مجھے وہاں سے کہ اسکو قطعی طور پر نظر انداز کیا گیا۔ بجائے اسکے کہ یہ بل لایا جاتا اور اس طرح اس ایوان کے آنریبل ممبرس کی انرجی لوٹا دیا

اور ساری چیزیں ضائع کیجاتی یہ کام بھودان یگنہ کے طریقہ پر کیا جاتا اور اسکے لئے سارے ایوان کے ممبرس کام کرتے تو مجھے آشا تھی کہ جہاں اس بل کے ذریعہ ایک ایکر زمین بھی ملنے والی نہیں ہے اسکے مقابلہ میں ۲-۳ لاکھ پکر زمین تو حاصل ہو جاتی۔ کیونکہ ہمارے سامنے یہ واقعہ ہے کہ کچھ دنوں کے اندر ہی ۶۰-۷۰ ہزار پکر زمین اس طرح حاصل ہو گئی۔ یہاں قانون بنایا جا رہا ہے۔ مگر گورنمنٹ کے لوگ اور آنریبل منسٹر انچارج یہ نہیں چاہتے کہ زمین کسان کے ہاتھ میں آئے۔ یا زمین ایسے طبقے کے ہاتھوں سے چھن جائے جس سے ان کی پارٹی کا سہمبندہ ہے۔ مجھے ادباً یہ عرض کرنا ہے کہ جو بل سلکٹ کمیٹی سے نکل کر ایوان کے سامنے آیا ہے اس میں کچھ لفظی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ میں نے مینارٹی رپورٹ میں صاف طور پر اس پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح ہونا چاہئے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی اگر آنریبل ممبرس آف دی ٹریڈری بنچس اس بل کی اہمیت کو جانتے اور اس امر کی کوشش کرتے کہ اس ایوان کے زیادہ سے زیادہ ارکان کی خواہش کے مطابق بل پاس ہو۔ تاکہ اس کے امپلیمینٹیشن میں سہولت ہو۔ کیونکہ ایک بڑے جزو کی رائے کو نظر انداز کرے اس بل کو امپلیمینٹ کرنے کی کوشش کی گئی تو بل کا مقصد قطعاً پورا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے میں آنریبل چیف منسٹر سے ادباً عرض کرونگا کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ کسان کو کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچایا جاسکتا ہے اور اسکی حالت کس طرح بہتر سے بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ ہماری طرف سے جو سرجیشن پیش ہوئے ہیں انہیں بھی سامنے رکھتے ہوئے ایک یونانی مس بل پاس کرنے کی کوشش کریں تو ایسی صورت میں ہی بل کا مقصد پورا ہو سکتا ہے ورنہ اگر ۱۰-۱۱ کی میجاری سے اس کو منظور کرایا جائے تو یہ ایسا تو نہیں کہ کوئی اڈمنسٹریٹیو لا ہو جسکو جیسا چاہے بنا کر امپلیمینٹ کیا جائے۔ یہ ملک کے ۷ فیصد طبقہ پر اثر انداز ہونے والا قانون ہے۔ وہ کسانوں کی موجودہ حالات کو سنوارنے کیلئے زیادہ سے زیادہ کوشش کی جانی چاہئے ورنہ ایسا نہ کہ اس کے برے اثرات کا سامنا کرنا پڑے۔

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ بل سلکٹ کمیٹی میں امینڈ ہو کر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ ہمارے سامنے جس طرح پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ غلطی سے اس میں ایک امینڈمنٹ رکھ گیا وہ یہ کہ یہاں اسٹیٹمنٹ آف آجیکٹس میں یہ لکھا گیا ہے کہ

It has been considered necessary to make further amendments in the Act in order to afford better protection to tenants to save them from evictions and to give them a good return for their toil.

اس میں پروٹیکشن ٹو ٹیننٹ کی جگہ پروٹیکٹڈ ٹولینڈ لارڈ اور

To give them a good return for their toil.

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

کی بجائے (for their ownership) رکھے جائے تو اسٹیٹمنٹ آف آئیجیکشنز بھی ٹھیک ہو جاتا۔ ہاؤس نے جس اپیکشا کے ساتھ یہ بل سلکٹ کمیٹی میں بھیجا تھا وہ تو پوری نہ ہوئی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کے بنانے والوں کو لینڈ لارڈ کے مفادات کے تحفظ کا گڑبڑ میں جو زیادہ موقع نہ ملا تھا وہ سلکٹ کمیٹی میں بل پر غور کرتے وقت ہاتھ آ گیا۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔

مجھے اس بل کے سلسلے میں کلاز بائی کلاز کہنا تو نہیں ہے لیکن میں سلسلہ سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔

فسٹ ریڈنگ کے موقع پر کہا گیا تھا کہ پرسنل یا سلف کلتیویشن کی کیا ڈیفینیشن ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہی اس بل کی اصل بنیاد ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ایسٹی لینڈ لارڈز جو خود کاشت نہیں کرتے دوسرے کسان کھیت میں محنت کر کے پیداوار پیدا کرتے ہیں مگر فائدہ ان ایسٹی لینڈ لارڈز کو پہنچتا ہے کیا یہ پرسنل کلتیویشن کی تعریف میں آتا ہے۔ پرسنل کلتیویشن کی جو تعریف بمبئی میں کی گئی ہے وہ بھی یہاں نہیں آتی ہے۔ لینڈ کمیشن کی لینڈ پالیسی میں یہ صاف طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ رزیمپشن (Resumption) کیلئے اگر کوئی خاص چیز ہے تو وہ یہ ہو سکتی ہے کہ لینڈ لارڈ صرف اسی صورت میں ٹینٹ سے زمین حاصل کر سکتا ہے جبکہ اس کی زندگی کا ذریعہ معاش اسی زمین پر کلتیویشن ہو۔ وہی اس کا پیشہ ہو یا کچھ لیبر اس کے ساتھ مدد کیلئے ہو۔ لیکن جو ڈیفینیشن اس بل میں کی گئی ہے اور تین مہینے سلکٹ کمیٹی میں اس پر غور ہونے کے بعد جو ڈیفینیشن ہمارے سامنے آئی ہے وہ ”لینڈ ٹو دی ٹلر“ کے نعرہ کو پورا کرنے والی نہیں۔ کلتیویٹر کو پروپرائیٹری رائٹس دینے والی نہیں۔ اس تعریف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ”پرسنل سپرویزن آف اپنی ممبر آف دی فیملی“ چاہے وہ بچہ ہو۔ مائینز ہو۔ وڈو ہو ڈس ایبل پرسن ہو پرسنل سپرویزن کر سکیگا۔ یہ ڈیفینیشن ہے۔

دوسری چیز جو سکشن (ب) کے تحت ہے وہ فیملی ہولڈنگ کے بارے میں ہے۔ فیملی ہولڈنگ کے بارے میں پہلے کے مقابلہ میں پورا کلاز تبدیل کیا گیا ہے۔ آٹھ سو روپیہ انکم ہو سکے اتنی زمین رکھنا چاہئے۔ یہ الفاظ تھے ایسے مبہم الفاظ تھے۔ ممکن ہے فرسٹ ریڈنگ کے وقت اس جانب یا اس جانب کے آرٹیکل ممبرس نے کہا کہ ایسی تعریف صحیح نہیں ہو سکتی بلکہ اسکو ایکریج کی بیس پر رکھنا چاہئے۔ اس کا خیال رکھتے ہوئے سلکٹ کمیٹی کی میجاریٹی نے ایکریج کی بیس پر فیملی ہولڈنگ کو طے کرنے کی کوشش کی لیکن کس طرح یہ کوشش کی گئی یہ سوال الگ ہے۔ فیملی ہولڈنگ کی تعریف پلاننگ کمیشن نے کیا کی ہے۔ انہوں نے پلوونٹ (Plough unit) یا ورک یونٹ (Wrok unit) قرار دیا ہے۔ جتنی روٹیں آج تک آئی ہیں ان میں

فیملی ہولڈنگ کی تعریف نہیں ملیگی۔ اکنامک ہولڈنگ کی تعریف البتہ آپکو ملیگی۔ اکنامک ہولڈنگ کی تعریف انہوں نے کی ہے اسمیں کتنی زمین ہو سکتی ہے اسکا ریفرنس البتہ مل سکتا ہے۔ پہلی مرتبہ اکنامک ہولڈنگ کی جو تعریف کی گئی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ انڈین کانگریس کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی اوس نے اسکی تعریف کی ہے۔ انہوں نے جو تعریف کی ہے وہ یہ ہے۔

‘It must afford a reasonable standard of living to a cultivator and it must provide full employment to a family of normal size and at least to a pair of bullocks’.

اکنامک ہولڈنگ کس کو کہا جاتا ہے اس میں دو چیزیں دیکھنی چاہئیں

‘It must afford a reasonable standard of living’ This is of course very difficult.

یہ تعریف انہوں نے کی ہے۔ انہوں نے جو تعریف کی ہے اگر اسکو ہم بھی یہاں مانتے تو ممکن ہے کہ الفاظ یہ ہوتے۔

‘It must provide full employment to a family of normal size and at least to a pair of bullocks.’

اب یہ مسئلہ کہ ریزنبل اسٹینڈرڈ کس کو کہا جائے ذرا مشکل مسئلہ ہے۔ اسکا تعین کرنا مشکل ہے۔ پلاننگ کمیشن نے اسکے جو معنی بتائے ہیں وہ یہ ہیں کہ پانچ چھ آدمیوں کی ایک فیملی ہو اور دو بیل کے ساتھ وہ کام کرے اتنے لوگوں کو کام کرنے کیلئے پندرہ ایکڑ خشکی اور پانچ ایکڑ تری زمین ہونی چاہئے تاکہ کسان پیٹ بھر کھاسکے اور اسکو ضروریات زندگی مہیا ہو سکیں۔ اوسکو اچھی لائف بسر کرنے کیلئے آٹھ سو روپیہ کی انکم سالانہ ہونی چاہئے۔ جو اسٹینڈرڈ بتایا گیا ہے اسکو لیکر چلیں تو پھر ہمکو غور کرنا پڑیگا کہ اچھی زندگی بسر کرنے کیلئے یعنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے ہوئے گزارنے کیلئے کتنی زمین دیجانی چاہئے۔ میں عرض کرونگا کہ ہمارے پاس حیدر آباد میں بھی ایک کمیشن مقرر ہوا تھا۔ اوس نے حیدر آباد اکنامک انوسٹی گیشن رپورٹ کے نام سے ایک رپورٹ لکھی اسمیں انہوں نے یہ بتایا تھا کہ زمین کے اقسام کے لحاظ سے اکنامک ہولڈنگ یا فیملی ہولڈنگ طے نہیں کر سکتے انہوں نے تحقیقات کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ زیادہ سے زیادہ ۱۰ ایکڑ ڈرائی لینڈ اور ۵ ایکڑ وٹ لینڈ ہو سکتی ہے۔ اس لحاظ سے سلکٹ کمیٹی میں اپوزیشن کے ممبرس تھے انہوں نے اور یو۔ بی۔ بی کے ممبرس نے یہ کہا تھا کہ اسکو ریونیو یسس پر رکھا جائے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اسطرح سے بھی سنٹ پوسٹ (cent percent) فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کرکٹ (Correct) نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں کہوں گا کہ ریونیو یسس پر اتنی غلطیاں

نہیں ہونگی جتنی کہ اب اسکاں ہے زمین کے پیداوار کے لحاظ سے طے پایا ہے۔ ہر تیس سال کے بعد اس میں تبدیلیاں کیجاتی ہیں۔ پیداوار کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ پیداوار میں کمی ہوئی ہے یا زیادتی ہوئی ہے ان تمام باتوں کے لحاظ سے ہر تیس سال کے بعد اسسمنٹ میں تبدیلی کیجاتی ہے اور سائل (Soil) کے لحاظ سے دیکھتے ہیں کہ فوٹائل سائل (Fertile Soil) ہے یا معمولی سائل ہے۔ اس لحاظ سے اسسمنٹ کیا جاتا ہے۔ اس طرح قانون میں لچک رکھکر زیادہ سے زیادہ فائدہ لینڈ لارڈ کو پہنچانا میجاریٹی پارٹی کو مقصود ہے تو اور بات ہے۔ صاف صاف طے کردیجئے کہ اتنا سائل لینڈ لارڈ کے پاس رہنا چاہئے اور اتنا بیچنا چاہئے میں کہوںگا کہ اگر آپ ریونیو یسس پر رکھیں تو کوئی لینڈ لارڈ ہوا سکی مقررہ یسس رہیگی لیکن اگر آپ یہ لائیٹیوڈ (Lati-tude) رکھنا چاہتے ہیں کہ ۱۶-۳۲ تک اور اسمیں یہ پراویزو رکھتے ہوئے گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اسمیں اور زیادہ کرمسکین تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کا منشا فیملی ہولڈنگ کے ریزمپشن کا جو اختیار ہے پرچیز کا جو اختیار ہے اسکو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی گنجائش اس دفعہ میں لائی گئی ہے۔ جو فیکرس ہمارے سامنے آئے ہیں ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کتنے ایسے لینڈ لارڈ ہیں پانچ سو سے اوپر کے۔ انکے پاس کتنی زمین ہے۔ ڈھائی سو روپہہ سے اوپر ۱۵ ہزار پٹہ داروں کے پاس ۶۸ لاکھ ایکڑ زمین ہے محض انکو فائدہ پہنچانے کی غرض سے یہ لایا گیا ہے۔ پٹہ داروں میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ لینڈ ریفارمس آنے والے ہیں گورنمنٹ زمین لے لینے والی ہے اسلئے وہ اپنے بیوی بچوں میں والدین اور رشتے داروں میں زمین تقسیم کردئے ہیں اسلئے امید نہیں ہے کہ اب زمین تقسیم کرنے کیلئے مل سکے۔ شاید تلنگانے میں کچھ زمین مل جائے تو ملجائے لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مرہٹواڑہ میں ایک ایکڑ زمین بھی آپکو نہیں ملسکتی۔ اگر یہ قانون اس میگزیم ہولڈنگ اور اس سیلنگ پر نافذ ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ مقصد حاصل نہیں ہوسکیگا۔ جسکے نتیجہ میں یہ خیال کہ ٹینٹ کوزمین ملجائے تو پروڈکشن بڑھیکا وہ مقصد بھی حاصل نہوگا کیونکہ جب ٹینٹ کو زمین ہی نہ ملے تو پروڈکشن کیسے بڑھیکا۔ نہ پروڈکشن بڑھیکا اور نہ انکم میں اضافہ ہوگا۔ اگر آپکا بھی مقصد ہے تو اور بات ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ گورنمنٹ کی طرف سے فیملی ہولڈنگ کی جو دفعہ ۳۰ ہے وہ اسطرح سے آئی ہے کہ لینڈ لارڈ حفاظت کی اور اسکے تحفظ کی پوری پوری کوشش کیگئی ہے۔ اسکے بعد لینڈ پالیسی کے خلاف سکشن ۷ رکھا گیا ہے۔ لینڈ پالیسی کے تحت فائبر ایر پلان میں ”تھری ٹائیس دی فیملی ہولڈنگ آربر“ (Three times the family holding or more) یہ الفاظ ہیں۔ ”مور“ (More) کے الفاظ وہاں نہیں آئے ہیں۔ فائبر ایر پلان میں یہ چیز طے کیگئی ہے کہ فیملی ہولڈنگ کیا ہوسکتی ہے سیلنگ کیا ہوسکتی ہے۔ تھری ٹائیس دی فیملی ہولڈنگ (Three times the family holding)

اسکے باوجود ہمارے سامنے جو سیلنگ رکھی گئی ہے وہ ساڑھے چار رکھی گئی ہے۔ فائو ایر پلان میں یہ چیز صاف طور پر طے کی گئی ہے۔ جو ٹیننٹ ہیں انکو پورا اختیار دیا گیا ہے لیکن اورینٹل ایکٹ کے دفعہ ۷ میں لکھا ہے کہ دس سال تک قابض رہ سکتا ہے اور یہاں پانچ سال کی مدت رکھی گئی ہے اور اس سے کہا جا رہا ہے کہ پانچ سال کے بعد نوٹس دے۔ یہ اختیار بالکل خلاف قانون ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ سکشن فائو ایر پلان کے خلاف ہے۔ بجائے اسکے پانچ سال ختم ہوتے ہی پروٹیکٹڈ ٹیننٹ بنایا جائے جیسا کہ اسمیں بنایا گیا ہے۔

“The appropriate limit has to be determined by each state in the light of its own circumstances but, broadly speaking, about three times a family holding would appear to be a fair limit.”

انکی حیثیت ایک معمولی لگان دار کی ہوگی بلکہ محفوظ لگاندار کی ہوگی۔ اسمیں پانچ سال کی مدت رکھی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ پانچ سال کے بعد مالک کو اختیار ہوگا کہ ایک سال کی نوٹس دیکر زمین سے بیدخل کر دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسپر ہاؤز غور کریگا۔ میرا خیال یہ ہے کہ کم از کم آپکا اپروچ (Approach) سٹر کی پالسی کے مطابق تو ہونا چاہئے۔ آخر آپ کس پالسی کے تحت کام چلانے کی کوشش کر رہے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کم از کم فائو ایر پلان میں جس طرح رکھا گیا ہے اور جسکو آپ تسلیم کرتے ہیں اوسکے مطابق لیجسلیشن ہونا چاہئے۔ کم از کم کانگریس پارٹی کو تو یہ ماننا چاہئے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں اس کے برخلاف چیزیں آرہی ہیں۔

اس کے بعد رنٹ کا سکشن آتا ہے۔ رنٹ کے سلسلہ میں جو الفاظ پہلے تھے وہی ہیں اسمیں تبدیلی نہیں کی گئی۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ رنٹ کے سلسلہ میں کچھ تبدیلیاں ضرور ہمارے سامنے آئیں گی۔ لیکن رنٹ سے متعلق پورا دفعہ جوں کا توں رکھا گیا ہے۔ اور پراویژو بھی ویسا ہی رکھا گیا ہے۔ اس پراویژو کے ذریعہ یہ رکھا گیا ہے کہ اگر لینڈ لارڈ نے کوئی امپرومنٹ کیا ہو اپنی اراضی میں یا کتوان کہودا ہو تو زیادہ رنٹ لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس کے لئے بھی لمٹ نہیں رکھی گئی ہے۔ وہاں بھی یہ نہیں طے کیا گیا کہ کم از کم اس سے بڑھکر رنٹ نہیں دلایا جاسکیگا۔ گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں جو پراویژو ایڈ کیا ہے وہ میں پڑھکر سنانا ٹھیک نہیں سمجھتا لیکن اوسکے ذریعہ یہ اختیارات دئے گئے ہیں کہ اس سے بڑھکر رنٹ دلایا جاسکتا ہے۔ اسکے بعد کا جو سکشن آتا ہے وہ

(۱۷) ہے۔ ہرے قانون میں جو سکشن (۳۴) ہے (Who can be protected tenant) اسکی تعریف اس میں کی گئی ہے۔ گویا ہمارے سامنے ایک لچک دار چیز پیش کی گئی ہے۔ میں داد دیتا ہوں اون لوگوں کی جنہوں نے اس قانون کو سامنے لا کر پروٹیکٹڈ ٹیننٹی کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے لینڈ لارڈ ازم کو برقرار رکھنے کا جو ٹھیکہ لیا

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953*

ہے اوسکا نمونہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پرانے سکشن میں ”مائر“ کے الفاظ نہیں تھے اوسکو اب جوں کا توں رکھا جا کر ”مائر“ کا لفظ بڑھایا گیا۔ جسکے معنی یہ ہونگے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننس کی جو زمینات ”مائر“ کے نام پر ہونگی یا وہ جب مائر کے نام منتقل ہونگی تو اسکو اختیار ہوگا کہ کبھی بھی اس پروٹیکٹڈ ٹینٹ کو ختم کرے۔ قانون دان ایک طرف تو کسانوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے جو قانون پیش کیا ہے اوس سے آپ کو فائدہ ہوگا اور دوسری طرف ایک آدہ کلاز اس میں ایسا لگادیا جاتا ہے کہ جسکی وجہ سے اوپر کے سکشنس میں جو سہولتیں دیجاتی ہیں وہ سب ختم ہو جاتی ہیں۔ سکشن (۳۷) کے پراویژو میں یہ الفاظ ہیں۔

If the Landlord is a minor or is serving.

”سرونگ ان دی نیول“ وغیرہ پر تو اعتراض نہیں ہے لیکن مائر کے جو الفاظ رکھے گئے ہیں اوس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے لوگوں نے اپنی زمینات جو پروٹیکٹڈ ٹیننس کے قبضہ میں تھیں اون کو زیادہ سے زیادہ ”مائنرس“ کے نام پر تقسیم کر دیا۔ آگے چل کر بھی وہ ایسا ہی کر سکتے ہیں۔ اور ہندو لا کے تحت پوری زمینات جو پروٹیکٹڈ ٹیننس کو دی گئی ہیں یا اون کے قبضہ میں ہیں تقسیم کے بعد مائنرس اون کے مالک قرار پاسکتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مائر کی آراضی پر پروٹیکٹڈ ٹینٹ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ سکشن (۳۴) میں بھی جو امٹنڈنٹ لائی گئی ہے اوسکا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ زمین پروٹیکٹڈ ٹیننس سے واپس حاصل کی جاسکتی ہے۔ کم از کم پہلے جو قانون ہمارے سامنے تھا اوسکے تحت یہ تھا کہ تین فیملی ہولڈنگ تک ریزیمیشن کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس سے بڑھ کر جنی زمین ہوگی وہ پروٹیکٹڈ ٹینٹ کو مل سکیگی۔ لیکن اب ایسا نہیں رکھا گیا ہے۔ اسی طرح (۳۷) میں بھی مائر کے الفاظ رکھے گئے ہیں۔ تاکہ جس طرح سکشن (۳۴) کا فائدہ کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اسی طرح مائر بھی اس کا فائدہ حاصل کرے گا۔ ہمارے سامنے جو بل آیا تھا اسمیں کلاز (۱۹) اور (۲۰) میں کچھ امٹنڈنٹ ہوا تھا اس میں یہ امٹنڈنٹ ہوا تھا کہ اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد بھی اگر کوئی ٹینٹ چاہے تو اپنی ٹیننسی کے متعلق دعویٰ کر سکتا ہے۔ یا اگر کوئی ٹینٹ بے دخل ہو جائے تو اس کے متعلق چھ مہینے کے اندر وہ دعویٰ پیش کر سکتا ہے۔ بعد میں تحصیلدار کا جو فیصلہ ہوگا وہ ہوگا لیکن یہ اختیار تو دیا گیا تھا کہ یہ قانون نافذ ہونے کے بعد بھی چھ مہینے یا سال بھر کی مدت اس کے لئے رکھی گئی تھی۔ لیکن یہ چیز بھی باقی نہیں رکھی گئی۔ آپ سب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ کس طرح پینڈیاں عمل میں آرہی ہیں۔ آئریبل مینسٹرانچارج نے بھی متعدد مرتبہ سوالات کے جوابات کے سلسلہ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ مینسٹرانچارج نے دخل کئے گئے ہیں۔ اون سے جب یہ پوچھا گیا کہ ٹیننس کی پینڈیوں کو روکنے کے متعلق کیا کیا گیا تو جواب دیتے ہیں کہ کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ جب اون سے یہ

کہا گیا کہ جن لوگوں نے ٹینٹس کو زبردستی بیدخل کیا ہے اون کو سکشن (۹۶) کے تحت کوئی تعزیری سزا کیوں نہیں تجویز کرتے تو آنریبل منسٹر انچارج کہتے ہیں بیدخل کرنا کوئی ظلم نہیں ہے۔ اگر ظلم و ستم ہوتا تو ہم (۹۶) کے تحت جرمانہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ چیز معلوم رکھتے ہوئے بھی کہ ہزاروں کی تعداد میں پروٹیکٹڈ ٹینٹ کو بیدخل کیا گیا سکشن (۲۰۱۹) میں جو امینڈمنٹ لائی گئی تھی کہ اگر پروٹیکٹڈ ٹینٹ بیدخل ہو گیا ہو یا سرٹیفیکیٹ نہیں دیا گیا ہو تو اسکو چارہ کار اختیار کرنے کا حق حاصل رہیگا۔ اس چیز کو بھی سلکٹ کمیٹی نے نکال دیا۔ اس طرح سلکٹ کمیٹی نے کوئی پروٹیکشن اس کلاز میں نہیں رکھا بلکہ اسکو نکالنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ہے کلاز (۲۰۱۹) کا نمونہ۔ اسکے بعد سکشن (۳۸) ہے۔ جسکے تحت پروٹیکٹڈ ٹینٹ کو زمین خریدنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اسمیں بھی ایک پراویزو سلکٹ کمیٹی نے اضافہ کیا ہے جو امینڈنگ بل میں نہیں تھا۔ ممکن ہے یہ کہا جائے کہ ہم نے پرائز کم کردی ہے اس لئے یہ پراویزو لائے ہیں۔ لیکن میں یہ دریافت کرونگا کہ ایسی کونسی کمی کی گئی۔ ایک طرف پروٹیکٹڈ ٹینٹ کے لئے یہ رکھا گیا ہے کہ اسکے پاس جو زمین ہے اور جو وہ لینا چاہتا ہے ان دونوں کو ملا کر وہ ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا۔ اور دوسری طرف کم از کم دو فیملی ہولڈنگ لینڈ لارڈ کے لئے رہنا چاہئے یہ آپ نے قرار دیا۔ کسی ٹینٹ کو ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ لینے کا اختیار نہیں ہے۔ لیکن مالک کے لئے دو فیملی ہولڈنگ لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ قیمتیں جو لگائی گئی ہیں وہ خشکی کے لئے رنٹ کا پندرہ گنا اور اسی طرح باغات اور ویٹ لینڈس کے لئے بھی رکھی گئی ہیں لیکن اوسمیں بھی یہ پراویزو ایڈ کیا گیا ہے کہ کسی مالک نے کسی زمین میں باؤلی کھودی ہے یا اور کوئی مصارف کئے ہیں جسکی وجہ سے انکم بڑھنے والی ہے تو ایسی صورت میں اس پرائز سے بڑھ کر قیمت دلانے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ پراویزو پہلے نہیں تھا لیکن اب ایڈ کیا گیا ہے۔ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ اپوزیشن کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ جو پرائز فکس کی جارہی ہے وہ زیادہ ہے اس لئے کہ اسکو کم کیا جانا چاہئے لیکن دوسری طرف یہ پراویزو ایڈ کیا جاتا ہے اور یہ سمجھ کر ایڈ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ تو ہاری ہے۔ قانون کو امپلیمنٹ کرنے والے ہمارے ہیں۔ کتنی زمین کس زمیندار کو دینا چاہئے وہ خود طے کریں گے۔ اسکے علاوہ سب سکشن (۴) میں پراویزو ایڈ کر کے ٹریبیونل کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ اگر اوس اراضی میں کوئی باؤلی کھودی جائے یا کوئی اور مصارف کئے جائیں تو وہ من مانے طور پر اوسکی پرائز فکس کر سکتا ہے۔ اسکے بعد سکشن (۳۸) میں جو سکشن ایڈ کیا گیا ہے (۳۸) سی اوسکے بڑھنے کے لئے دفعہ (۴۴) کی طرف جانا پڑتا ہے۔ اور وہ کلاز (۲۲) - سکشن (۷) کے تحت کم از کم پروٹیکٹڈ ٹینٹ کیلئے یہ رکھا گیا ہے مالک کی حد تک دو فیملی ہولڈنگ کی زمین چھوڑ کر اوپر کی زمین وہ خرید سکتا ہے۔ لیکن کلاز

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

(۲۷) میں ایک سب سکشن (۶) بڑھایا گیا ہے۔ اسکے ساتھ سکشن (۳۸) سی کے تحت اگر کوئی پروٹیکٹڈ ٹیننٹ زمین خریدنے کی کوشش کرے تو اوسکو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ تین فیملی ہولڈنگ کی حد تک ریزمپشن کے لئے لینڈ لارڈ کے واسطے زمین چھوڑ کر حاصل کر سکتا ہے اور اسکے لئے نوٹس دے سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ابھی میرے ایک دوست نے کہا لینڈ لارڈ کو اس کے پورے اختیارات دئے گئے ہیں کہ کونسی زمین رکھنا چاہئے یا کونسی زمین دینا چاہئے۔ وہاں ”گوڈ فیتھ“ (Good Faith) کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلے بحث کے وقت یہ کہا گیا تھا کہ اگر اس طرح تین فیملی ہولڈنگ کی حد تک ریزمپشن کا اختیار دیا جائے تو بہت سے پروٹیکٹڈ ٹیننس ایوکٹ (Evict) ہو جائیں گے۔

زیادہ سے زیادہ ایک فیملی ہولڈنگ کی حد تک یہ اختیار دینا چاہئے اس سے زیادہ نہ دینا چاہئے تھا۔ ایک طرف تو پرچیز کا اختیار دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف سکشن ۴۴ میں ریزمپشن کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے۔ ایسی ان کنسنسنسی اس بل میں موجود ہے۔ جو سکشن ۳۸ میں دی گئی ہے اسکو سکشن ۴۴ کے ذریعہ واپس لیا جا رہا ہے۔ اس لئے مجھے عرض کرنا ہے کہ سلکٹ کمیٹی نے اس بارے میں کوئی چیز ہمارے سامنے نہیں رکھی۔ اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس میں تو یہ رکھا گیا ہے

To protect the tenants and stop eviction.

لیکن یہ مقصد کہاں پورا ہو رہا ہے۔ کونسی چیز اس بل میں ایسی رکھی گئی ہے جس کے ذریعہ یہ مقصد پورا ہو یا انکے لیبر کا معاوضہ ملے۔ یہ اس بل کا حال ہے جو سلکٹ کمیٹی کے پاس سے واپس آیا ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے پہلے ہی کہا تھا کہ ایسٹی لینڈ لارڈ ایزم، میں چاہتا ہوں کہ وکالت بھی کروں اور بوڑھا ہونے کے بعد زراعت بھی کروں۔ ایسا ہی اس قانون میں بھی رکھا ہے۔ اگر آپ مادھو راؤ اگریرین رپورٹ دیکھیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ کتنے پروٹیکٹڈ ٹیننٹس ہیں۔ کتنے لینڈلس ہیں۔ انکا کیا پوزیشن ہے۔ اور ان سے لینڈ لارڈس کو کتنا فائدہ مل رہا ہے۔ ان تمام چیزوں کے باوجود یہ کہا جا رہا ہے کہ ٹیننٹس کو ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ نے اس کے لئے کونسی چیز رکھی ہے۔ اسکے بجائے اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس میں یہ رکھنے کہ

“We want to protect the landlords”

چلکہ یا ہلاک سوائل ہوتو دونوں کو ملا کر لیا جائے تو دیڑھ دو سو ایکڑ تک ریزمپشن ہوتا ہے۔ اس سے کونسا پروٹیکٹڈ ٹیننٹ قائم ہو سکتا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سکشن ۳۸ سی۔ سکشن ۴۴ اور خریدی زمین سے متعلقہ سکشن ان سب کو ملا کر بڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اس بل کا اصل مقصد پورا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amentd.)
Bill, 1953.*

29th Sept., 1953

بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ سابقہ قانون کے تحت جو لوگ زمین پر قابض تھے انکو وہاں سے ہٹانے کا ایک ذریعہ دھونڈ کر نکالا گیا ہے ۔

The Bell was rung

آخر میں میں کلاز ۳۰ کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ ابھی ایک آنریبل ممبر نے کہا فراگمنٹیشن اور کنسلڈیشن کے ساتھ ساتھ میگزیم ہولڈنگ پر بھی کافی بحث کئے گئے تھے کہ انہیں استحقاقاً اور لازماً لیا جائیگا ۔ لیکن وہاں ”may“ کے بجائے ”shall“ کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ۔ وہاں پیسہ کا سوال بھی نہ تھا ۔ اگر پیسہ کا سوال ہوتا تو ممکن ہے یہ کہا جاتا کہ ہم زمین لیں تو پیسہ دینا پڑیگا اور ہمارے پاس کمپنیشن دینے کیلئے پیسہ نہیں ہے ۔ فائو ایر پلان کی تجویز آپکے سامنے رکھی گئی تھی ۔ ایک راستہ آپکو بتلایا گیا تھا ۔ ایک آلہ آپکے ہاتھ میں دیا گیا تھا لیکن اس آلہ کو بھی آپ استعمال نہیں کرنا چاہتے ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ میگزیم سیلنگ مقرر کرنے کے بعد بھی بڑے بڑے زمینداروں سے زمین نہ لیجائے ۔ آپ انہیں کیچہ اور دن زندہ رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس طرح قانون سلکٹ کمیٹی کے پاس سے واپس تو آیا ہے لیکن ہاؤز کے دونوں جانب سے جو خواہش کی گئی تھی اور جو اصل مقصد تھا وہ پورا نہیں ہو رہا ہے ۔ اسلئے میں اسکی کلیتاً مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کئی آنریبل ممبرس تقریر کرنے والے ہیں ان کے لئے کافی موقع ملنا چاہئے اس وجہ سے میں ۲۰ منٹ کی قید لگاتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ممبر کیلئے ۲۰ منٹ کافی ہونگے ۔

* شری پی ۔ پانی ریڈی (ابراہیم پٹن ۔ عام) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج ہاؤز کے سامنے ”حیدر آباد ٹیننسی اینڈ لینڈ ریفرنس بل ایز امینڈڈ بائی دی سلکٹ کمیٹی“ پیش ہے ۔ میں اب تک یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس بل کا مقصد کیا ہے اور اس بل کو موو کرنے والوں کی نیت کیا ہے ۔ ہم اسکی تاریخ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ حیدر آباد میں ٹیننسی بل کب نافذ ہوا تو مختصراً یہ کہنا پڑیگا کہ ”ننچا کا ڈنڈا نہیں چلیگا“ کی جب چیخ و پکار ہوئی تو انہوں نے ماس سائیکالوجی کو پڑھا اور اس ٹنشن کی اصل وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی ۔ انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ چیخ و پکار ۔ یہ میس ۔ یہ ٹراہل ۔ صرف زرعی مسئلہ کی وجہ سے ہے ۔ آج ہمارے پاس ذمہ داری کا احساس رکھنے والے پاپولر مسٹرس ہیں لیکن میں ان نامینٹڈ مسٹرس ہی کو ترجیح دیتا ہوں ۔ اسکی وجوہات میں سے پاس ہیں ۔ انہوں نے کم از کم یہ محسوس تو کیا کہ عوام پر کیا ظلم ہو رہا ہے انکی کیا تکالیف ہیں ۔ اسکے لئے انہوں نے تھیوریٹکی ہی سہی خواہ اس سے فائدہ ہو یا نہ ہو ایک

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

حیز تو پیدا کردی - اسکو آج ہر ایک سسیر ممبر جو یہاں بیٹھا ہے سمجھ سکتا ہے - لیکن آج کے ذمہ دار منسٹرس اسکو کہاں تک امپلیمنٹ کر رہے ہیں اس بارے میں میں کچھ نہیں کہنا چاہتا -

اسکے بعد ہمارے پاس ایک آرڈیننس نافذ کیا گیا جب کہ لوگوں نے احتجاج کیا اور چیخ و پکاری - خود کانگریس کے ایک سکشن کی طرف سے یہ فیل (Feel) کیا گیا کہ آرڈیننس نافذ ہونا چاہئے - ڈٹرنٹ ایکشن لینے کیلئے یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا کیونکہ اسمبلی اسوقت کام نہیں کر رہی تھی - اسکے لانے کی بھی ایک وجہ تھی - مگر اورینٹل بل اور اس آرڈیننس کے بعد اس پارسائی کی ضرورت پڑی اور یہ بل لایا گیا - ضرورت اسلئے ہوئی کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کا ڈیفینیشن آئے اور لیجسلیچرمیں جس طرح ایک ٹیننسی سکشن ہے اسی طرح کا ایک آئو کرائٹ سکشن بھی آجائے - مگر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس مقصد کیلئے یہ بل نافذ کیا گیا تھا کیا وہ پورا ہو رہا ہے - جب ہم اس بل کے پورے سکشنس کو ایک امپارشل آدمی کی طرح دیکھتے ہیں تو ہمیں یہی نظر آتا ہے -

Everywhere the word 'Landlord' is there

اس میں ٹیننٹ کے تحفظ کی کہاں کوشش کی گئی ہے - اسکو ایوکٹ کرنے سے روکنے کیلئے کونسا کلاز ہے - جس سے آپ اپنی پارسائی جتاسکتے ہیں - میں ایک کامن میان کی طرح کانگریس بنچس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ میجاریٹی پر یقین رکھتے ہیں اور اسی بنا پر آپ نے گدیاں سنبھالی ہیں تو آپ میجاریٹی کی بھلائی کیلئے کیا سوچ رہے ہیں - ہزاروں لاکھوں ایسے کسان ہیں جنکو ابھی تک پروٹیکٹڈ ٹیننٹ نہیں بنایا گیا ہے - آپکا اعلان نکال کر ایک سال ہو گیا لیکن کچھ نہ ہوا چاہے وہ آپکے اڈمنسٹریشن میں کرپشن کی وجہ سے ہو یا ان ایفینسنسی کی وجہ سے - میرے پاس کئی ایسے کیس ہیں جنہیں اس ایک سال کی مدت میں پروٹیکٹڈ ٹیننٹ نہیں بنایا گیا -

کہا گیا ہے کہ قانون امپارشل ہے - لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی اپنی زمین تین - چار سال کے بچوں کے نام پر منتقل کردئے ہیں - میں ان کے نام ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے نہیں لینا چاہتا - لیکن مجبوراً مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہی بل لاتے ہیں اور وہی لوگ خود اس قانون کی زد سے بچنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں - وہ اس قانون کے موڑ توڑ کو سمجھتے ہیں اور اپنے مفاد کیلئے ہلے ہی سے انتظام کر لیتے ہیں -

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آج لینڈ کائنشن ہے اور یہی ہمارا میجر پرابلم ہے - میں اسکو حل کرنا ہے - جب آپ ان کے مسائل کو حل نہیں کرنا چاہتے اور انکے تعلقات کو خوشگوار نہیں بنانا چاہتے تھے تو اس بل کو کیوں موڑ کیا گیا - آپکو معلوم ہے کہ ٹیننٹ

سال ہا سال کے ٹیننٹ کی وجہ سے تنگ آ گیا ہے۔ آج وہ اپنا حق مانگ رہا ہے۔ اسنے بنجر زمین کو زرخیز بنایا ہے۔ اسلئے زمین پر اپنا خون پسینہ ایک کیا ہے۔ لیکن اسکے ہٹانے کے لئے آج کی گورنمنٹ یہ پراویژن رکھتی ہے۔ اسلئے مجھے مجبور ہو کر یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ قانون مینٹنگ لس ہے۔ اسکی بنیاد ہی غلط ہے۔ اسکے تمام فیکٹرس غلط ہیں۔ اگر حکومت کی یہ نیت ہوتی کہ ٹیننٹ کو اس کی زندگی بسر کرنے کا موقع دیں اور اسے زمین کا مالک بنایا جائے تو یہ پراویژن نہ رکھا جاتا۔ لیکن آپ تو لینڈ لارڈ کی بھلائی چاہتے ہیں اور اسی کے متعلق سوچتے ہیں آپ نے یہ نہیں سوچا کہ

Tenants first and landlords next

ہر طریقہ سے ویکٹم ٹیننٹ ہی بنتا ہے۔ پچھلے زمانے سے میں بھی، جنکے آپ گدی نشین ہیں، اور اسوقت بھی۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہر قانون لینڈ لارڈ ہی کی بھلائی کیلئے بنایا جائے۔ آپکی ڈکشنری میں ”Landlords come first and then tenants“ آتا ہے۔ میجاریٹی سکشن نے اپنی آواز اٹھائی اور آپکی نوازشوں سے وہ جیل تک گئے لیکن اسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فیملی ہولڈنگ فکس کرنے سے پہلے حکومت یہ کیوں نہیں سوچتی کہ ٹیننٹ کو مالک بنایا جائے۔ میں نے جنرل ڈسکشن کے وقت بھی یہ کہا تھا کہ یہ فادر اور اڈاپنڈ سن کا معاملہ ہے۔ فادر بدیتی سے اڈاپنڈ سن کے حقوق ختم کر دینا چاہتا ہے۔ اسی طرح لینڈ لارڈ ایزم کا بھی معاملہ ہے جسکو ختم کرنا چاہئے۔ لیکن نہ سلکٹ کمیٹی نے اسپر غور کیا اور نہ حکومت نے۔ جب تک آپ ٹیننٹ کو مالک بنانے کا طریقہ نہیں اختیار کرتے اسوقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ اور لینڈ لارڈ کے رلیشنس کو درست کرنا چاہتے تو ہو سکتے تھے۔ لیکن ان کو حل کرنے کی بجائے آپ نے اور کامپلیکیشن پیدا کر دئے۔ آپ کہتے ہیں کہ اگر کوئی لینڈ لارڈ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو ہٹانا چاہے تو اس کے لئے ون ایر نوٹس کی ضرورت ہے لیکن اگر کوئی پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کے قبضہ میں زمین آنا ہو تو اس کیلئے لینڈ ۱۰ سال تک پڑاؤ پڑی رہنے کی صورت میں ٹیننٹ کے پوزیشن میں لینڈ آنے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔ یہ کوئی امپارشیل سیلوشن نہیں ہے۔ ٹیننٹ سے زمین لینے کیلئے تو ایک سال اور لینڈ لارڈ سے زمین واپس لینے کیلئے ۱۰ سال۔ اگر پروٹیکٹڈ ٹیننٹ زمین خریدنا چاہتا ہو تو اسکے لئے لینڈ لارڈ کے مقابلہ میں کافی رسترکشن رکھے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ یہ بل بالکل بے معنی ہے۔ کسانوں کے ڈیمانڈ کے لحاظ سے اس کی کوئی ویالیو نہیں ہے۔ یہ بل اگر ۱۰۰ سال پہلے یا آصفجاہی دور میں پیش ہوتا تو شاید اتنا برا نہ معلوم ہوتا لیکن آپ پاپولر گورنمنٹ کا نام لیکر یہ بل پیش کرنا بالکل بے معنی ہے۔ اسکا کوئی محل نہیں ہے۔ آپ اگر چاہتے تو رٹنر اور پرائیسیس کے

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A.* Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

جھگڑے کو ختم کرسکتے تھے۔ اس سلسلے میں جو فیگرس دئے گئے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کرکٹ ہیں۔ کیونکہ یہ پہانی پتروں سے لئے گئے ہیں اور وہ کوئی صحیح نہیں ہوتے لینڈ لارڈ اپنی بیوی بچے بہو نواسوں پوتروں کے ناموں پر منتقل کردئے ہیں۔ اسکے لحاظ سے جو لسٹ بنی ہے وہ سنسلس آڈٹنگ ہے۔ ٹیننٹ کو اکسپلائیٹ کرنے کا جو سلسلہ عرصہ دروازے چلا آ رہا ہے اسکو ختم کرنے کا فرضی دعویٰ کر کے یہ میوے کا ٹوکرا کھکر ہمارے سامنے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔ اس میں نہیں معلوم کچرا ہے یا لڈو ہیں۔ اس سنسلس آڈٹنگ سے کوئی فائدہ نہوگا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو رائٹس دے رہے ہیں۔ ہر آدمی روز بروز اپنے پوزیشن کی حفاظت چاہتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس قانون میں ٹیننٹ کے پوزیشن کی سیکورٹی کیلئے کونسی پراویزن ہیں۔ آپ کمپنیزیشن کمپنیزیشن کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تواہمسا کے سدھانے کے حامی ہیں۔ کمپنیزیشن کے بغیر کیسے لے سکتے ہیں۔ قانیو ایر پلان میں پرائیم منسٹر آف انڈیا نے بتایا ہے کہ کیپاسٹی آف دی کنٹری اور کیپاسٹی آف دی پپل کے لحاظ سے ضرور دیا جائے۔ مگر آپ نے یہ کیا کہ لینڈ لارڈ اور ٹیننٹ کے درمیان رلیشن کو بہتر بنانے کی بجائے یہ کہہا کہ انکے درمیان کوئی جھگڑا ہی نہ رہے اور رلیشن ہی ختم ہو جائے۔ آپ یہ کرسکتے تھے کہ انکو لینڈ کا مالک بنائیں۔ پرنٹ سسٹم جو بل میں رکھا گیا ہے اس سے کئی کمپلی کیشن پیدا ہونگے اور پیچنی بڑھیکے گی۔ اور آفیس کا کیا حال ہے معلوم ہے وہاں رشوت چلتی ہے۔ بے معنی لیگل کمپلی کیشنس پیدا ہونگے۔ اس بل کے بارے میں اگر میں یہ کہوں تو مجھے معاف کیا جائے کہ

the season standing before two males.

لینڈ لارڈ اودھر۔ ٹیننٹ ادھر۔ حکومت مزے میں کھڑے ہو کر دیکھ رہی ہے۔ ٹیننٹ کے فائدہ کا کوئی سوال ہوتو کئی حیلے بہانے۔ میجاری، مائیٹرائی، اور اگر لینڈ لارڈ مائیٹر یا معذور یا وڈو یا ڈس ایبل ہو تو یہی وہ ٹیننٹ کو اوکٹ کرسکتا ہے۔ کیا وہ رنٹ نہیں لے سکتے۔ اسلئے میں نے کہا کہ جو بل پیش کیا گیا ہے وہ بے موقع۔ ناموزوں ہے۔ اسکا اپروچ بالکل غلط ہے۔ پرابلم کو سالو (Solve) کرنے کا صحیح طریقہ نہیں ہے۔ ٹوپلس ٹو فور ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں الٹا ہی معاملہ ہے۔ آپ کے سامنے تو یہ ہے کہ لینڈ لارڈ کے رائٹس کو کس طرح برزور کریں۔ Priority comes first for the tenant۔ ٹیننٹس جو ایک زمانے سے اکسپلائیٹیشن اور ظلم کا شکار ہوئے ہیں کلن کشمکش کے بعد بھی ہاپور ٹریڈری بجز انکے پرابلم کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لینڈ لارڈ یہ کہتا ہے کہ ہمارے دادا پردادا نے افضل الدولہ کو شکار کے وقت خوش کیا تھا اور ہم کو یہ زمین

ملگئی - یہ ذہنیت اب بھی باقی رکھی جا رہی ہے - ٹیننس کولینڈ کا مالک بنانے کی درستی سامنے نہیں رکھی جاتی - اور پھر آپ ٹیننس سے یہ کہتے ہیں کہ اگر اسکو کوئی دعویٰ ہے تو وہ عدالت اور دفاتر کے چکر میں کائے - پہلی حکومت نے جب ٹیننس فاریس ایشیو کئے تھے تو اس وقت کم از کم ٹیننس کی غربت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کیا تھا کہ اگر ٹیننس اور لینڈ لارڈ کے درمیان کوئی ڈسپیوٹ ہو لینڈ لارڈ سرکار کے پاس رجوع ہو - لیکن یہاں تو وہ بھی نہیں - آج کوئی اوکشن کرتا ہے تو آپ کے پراویژنس میں یہ ہے کہ آپ اسکو کچھ جرمانہ کر دیں - کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آج کے لینڈ لارڈ اتنے سیدھے سادھے ہیں کہ اس جرمانے کا کوئی اثر لیں - کیا ان میں اتنی شرافت ہے - وہ تو کہیں گے کہ ... ہ کی بجائے ... ۱ جرمانہ لیلو اور ... ۵ اور ٹیننس کو اوکٹ کرنے کا موقع دیدو - آپ کی حکومت سوائے اسکے کہ مرا فے سٹی رہے اور کیا کریگی - دو سالوں میں کئی منتقلیاں ہو گئیں - کئی لینڈ لارڈ نے زمینات بیچ لئے منتقل کر لیا - یہ آپ کے بیوروکراسی کی وجہ سے ہے - اس سے آئندہ ٹیننس کی کیا سیکوریٹی ہو سکتی ہے - کوئی ڈیفینٹ ایکشن (Definite Action) اس بل میں ہے - ٹیننس کو دفتری الجھنوں میں مبتلا کیا جائے وہ وکیل ڈھونڈے - تحصیل اور مالگزاری کی چکر میں لگتا رہے - اگر آپ کو اس سے ہمدردی ہے تو شارٹس پروسیجر آف لیگیالائز رکھئے - ایک اتاری کو مجاز بنادیجئے - ایک بورڈ ہو حکومت اور نان آفیشیل ممبرس کا - اسکے ممبرس اگر یہ محسوس کریں کہ لینڈ لارڈ نے زبردستی کی ہے تو وہ اسکو سپرد فوجداری کر دیں - کچھ دن آپ اسکو اپنے ”مہان خانے“ میں بھجوائیے - مگر حکومت ایسا کرنا نہیں چاہتی - کیونکہ انہی کے بل بوتے پر تو اسکی شان باقی ہے - وہ چاہتی ہے کہ لینڈ لارڈ میئر پوزیشن میں ہو - اسکی مدد کیلئے آپ اپنی پولس لیجا کر ٹیننس کو مداخلت کرتے ہیں -

میں اسٹڈمنٹس کے موقع پر اس سیشن پر تفصیل سے بحث کرونگا - اب تو یہ کہونگا کہ اپروچ غلط ہے - ٹیننس اور لینڈ لارڈ کے ریلیشنس کو اور بگاڑ دیا گیا ہے - فیملی ہولڈنگ کا جو کنسپشن ہے وہ بالکل ویک اور بے معنی ہے - لینڈ کمیشن پوری طرح انوسٹیگیٹ کرنے کے بعد کیسے فیکرس آئینگے یہ تو مجھے معلوم نہیں - لیکن غور کرنا یہ ہے کہ اس کا امپلی منٹیشن کس طرح ہوگا - میں حکومت کے سامنے یہ صاف صاف کہونگا کہ یہ بل آؤٹ آف ڈیٹ - آؤٹ آف ٹائم ہے - آپ صرف کسان کو یہ بھروسہ دلانا چاہتے ہیں کہ اس کا فائدہ ہے - آپ صرف گدیاں لئے بیٹھے ہیں - اگر مسائل کے حل کا بھی شیپ رہے تو اگر بھی

“It is just like a female deer in the season standing between two male deers”

پوزیشن ہے اور بھی آپ کی نیت ہے تو ایسے ... بلز لائیے تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا -

बी. बीरें वादील (बाळें) :-अध्यक्ष महोदय, अभी सिलेक्ट कमिटी की तरफ से जो रिपोर्ट हाबुस के सामने पेश की गयी है उसपर काफी तकरीरें हुयी । और बहुत से अपोजिसन के आँरेबल

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amdt.)
Bill, 1953.*

मेंबर्स की तकरीरें सुनने का मौका मिला। और मैं समझता हूँ कि अभी जो तकरीरें रिपोर्ट के सिलसिले में और टेनन्सी अँक्ट के सिलसिले में ऑनरेबल मेंबर्स की हुआँ और अूसमें जो ख्यालात का अजहार किया गया यह कोअी नखी बात नहीं थी। बल्कि असि टेनन्सी अँक्ट के विल का फर्स्ट रीडिंग जब चल रहा था तब भी असिी तरह के ख्यालात का अजहार किया गया था। और सिद्धतसे असिकी मुखालिफत को गअी थी। जब असि बिल का फर्स्ट रीडिंग चल रहा था तो ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब ने फरमाया था कि असि विल का असर काफी लोगों पर होनेवाला है असि लिये असि को यदि सिलेक्ट कमिटी के पास भेजा जाय तो असि पर काफी सोंचा जा सकता है और असि के बाद फिर अख्तलाफात कम होंगे। असिो ख्याल से असि बिल को सिलेक्ट कमिटी के सुपुर्द किया गया। और सिलेक्ट कमिटी में जो काम हुआ अूसके बारे में यहां पर यह कहा गया कि सिलेक्ट कमिटी ने कुछ काम नहीं हुआ। सिर्फ लफजो अमेंडमेंट्स किये गये हैं। असिसे कोअी खास चीज कायम नहीं हुआ। यह बात आप आपके दिल से पूछिये की सिलेक्ट कमिटी मे जो काम किया गया है वह सिर्फ लैवेज बदलने का हद तक किया गया है या और कअी अहम बातों पर भी गौर किया गया है या नहीं ? मैं यह कहना चाहता हूँ कि सिलेक्ट कमिटी मे जो अमेंडमेंट्स अपोजिशन पार्टी की तरफ से लाये गये थे और जो ठीक समझे गये वे मंजूर किये गये थे। जो अमेंडमेंट्स ठीक मालूम हुअे फिर वह अपोजिशन को तरफ से हो या किसी भी पार्टी को तरफ से हो अुनको मान लिया गया था।

यह जो सिलेक्ट कमिटी की रिपोर्ट है अूसके सिलसिले मे बहुत मुखालिफत की जा रही हैं। यह कहा गया है कि यह जो बिल लाया गया है वह लैंड लॉर्ड्स की हिफाजत के लिये लाया गया है। अिमते ज्यादातर लैंड लॉर्ड्स का हो फायदा होनेवाला है। लेकिन यह आपका कहना गलत है। मैंने असि बिल के फर्स्ट रीडिंग के वक्त यह कहा था कि यह अेक अैसा मसला है जिसका असर ७५ फीसद लोगों पर होनेवाला है और असि टेनन्सी बिल से करीब ७५ फीसद लोग मुतासिर होने वाले है। असि लिये असि बिल की तरफ सियासी नुकते नजर से देखना ठीक न होगा। असि को हमें सही मानों मे सोंचना चाहिये। लेकिन असि वक्त बहुत जोशीली तकरीरें कर के यह कहा गया कि यह जो सिलेक्ट कमिटी से अमेंड हो कर बिल आया है असिसे अेक अिच भी जमीन किसानों को नहीं मिलनेवाली है। कहा गया कि ११ लाख अेकड जमीन आयेगी, फिर कहा गया कि ८ लाख अेकड जमीन आयेगी लेकिन कुछ जमीन नहीं आनेवाली है असि तरह का भी अंतराज किया गया।

लेकिन जमीन कितनी आयेगी यह तो अेक अलहदा बात है। मैं असि बात की अहमियत नहीं समझता कि असि कानून से हमे कितनी जमीन मिलेगी। जैसा ऑनरेबल लीडर ऑफ दी अपोजिशन ने फरमाया कि ३ करोड अेकड जमीन है मैं समझता हूँ कि हमारे यहां की आबादी पावने दो करोड की है। असि तरह यही सोंचा जाय कि सिर्फ जमीन ही तकसीम करनी है तो अैसा कानून तो दो घंटे मे बनाया जा सकता है। लेकिन हमारा मकसद तो सब लोगों को जमीन तकसीम करने का नहीं है बल्कि बाब जमीन पर जो लैंड प्रेशर (Land Pressure) बढ़ा है अुसे कम करना है। लैंड हंगर तो है लेकिन सिर्फ लैंड हंगर के बारे में सोंचने से हमारा काम नहीं होनेवाला है। बाब हम बिसी बात को मान कर यदि जमीन तकसीम करें तो अुस जमीन पर लगाने के लिये

पैसा भी कास्तकार के पास नहीं रहता है। आज तो देहात में अंडर-एम्प्लॉयमेंट ज्यादा है। आज वहाँ अंडर-एम्प्लॉयमेंट (Underemployment) है और जिस तरह यदि हम सब जमीन तकसीम करने की बात करते हैं तो लैंड प्रेशर ज्यादा बढ़ता है। जिस लिये पूरी जमीन तकसीम करने का जरूरिया नहीं रखा गया है। हम तो आज जो लैंड प्रेशर बढ़ा हुआ है उसे किसी तरह कम करना चाहते हैं। जो लोग आज देहात में हैं उनके पास इंडस्ट्रीज खोलने के लिये पैसे नहीं हैं। वे इंडस्ट्रीज को तरक्की नहीं कर सकते हैं। आज देहात में जितने लोग रहते हैं उनमें से ज्यादा तर लोगो पर कर्जा है। उनका नतीजा यह होता है कि वे जमीन को लागत नहीं लगा सकते हैं। अंक बाप है और उसके पाम चार अंकड जमीन है उसके चार लडके हैं तो बाप के मरने के बाद ये चारों लडके उस जमीन को अंक अंक अंकड में तकसीम कर लेते हैं। उनके पास दूसरा कोई जरिया आमदनी का नहीं रहता है जिस लिये वे जमीन तकसीम कर लेते हैं। उनको यदि दूसरा काम मिले तो वे जिस तरह तकसीम नहीं कर लेंगे। हमें आज जो यह लैंड पर ज्यादा प्रेशर है उसके कम करने के बारे में सोचना चाहिये जिस तरह यदि छोटे छोटे टुकडे किये जाते हैं तो फिर मुल्क में अनाज की पैदावार कैसे बढ़ेगी ? जिस तरह यदि १०, १५ अंकड के छोटे छोटे टुकडे किये जाते हैं तो फिर अनाज की पैदावार नहीं बढ़नेवाली है। पैदावार बढ़ाने के लिये तो अफिशियंट कल्टिवेशन किया जाना चाहिये। लेकिन जिस तरह छोटे छोटे टुकडे कर के किस तरह अफिशियंट कल्टिवेशन किया जा सकता है ? अफिशियंट कल्टिवेशन के लिये तो मेकानाइज्ड फार्मिंग करने की जरूरत होती है। उसके सिवाय पैदावार नहीं बढ़ सकती है। जिसके लिये तो सोचना यह है कि देहातों में जो आज लैंड का प्रेशर ज्यादा हो रहा है उसके कम करने का क्या तरीका हो सकता है। महज लैंड हंगर को देखने से मसला नहीं हल होनेवाला है यदि सिर्फ लैंड तकसीम करने की ही बात है तो ऐसा कानून दो दो तीन घंटे में पेश किया जा सकता है।

फैमिली होल्डिंग के बारे में भी बहुत कुछ बातें कहीं गयीं। सिलेक्ट कमिटी में हमारे उस तरफ के मॅम्बर्स भी मौजूद थे। जिसमें गवाह देने के लिये लैण्ड लॉर्ड्स ऑफिशियलरिस्ट और लैण्ड लेस लेबरर्स आये थे उसमें जब फैमिली होल्डिंग का सवाल आया था तो अपोजिशनवालों ने भी ८०० रुपये के बजाय १२०० रुपये फैमिली होल्डिंग करने की बात कहीं थी। और यह कहा था कि ८०० रुपये फैमिली होल्डिंग काफी नहीं है।

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کل یہ طے کیا گیا تھا کہ سلکٹ کمیٹی کے اندرون معاملات سے متعلق ہاؤس میں کچھ نہ کہا جائے - لیکن یہاں ان باتوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے - اگر ایسے طریقے اختیار کئے جائیں گے تو ہم بھی پورا بھانڈا بھوڑ سکتے ہیں -

श्री. वीरेंद्र पाटील :- अंकरेज के मुताल्लुक फैमिली होल्डिंग का बेसिस क्या होना चाहिये जिसके मुताल्लुक बॉनरेबल मॅम्बरों ने यह ख्याल फरमाया कि अंकरेज पर जो बेसिस रखा जा रहा है वह मुनासिब नहीं है, बल्कि जिसका बेसिस लैण्ड रेवीन्यू होना चाहिये। सिलेक्ट कमिटी में जिसके

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. 1 of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

मुताल्लुक काफी सोच विचार किया गया और बाद में ही इसका तायुन किया गया है। लेकिन आज हम देखते हैं कि अगर लैंड रेवीन्यू को हम फॉमिली होल्डिंग का बेसिस बनायें तो उससे कारनकारों के साथ अन्साफी नहीं होगी वह इसलिये कि लैंड रेवीन्यू को बेसिस रखना या नहीं इसमें मुताल्लुक हमने सिलेक्ट कमेटी में बहुत से अक्सपर्ट्स के ख्यालात सुने और उसी के बाद हम इस नतीजे पर पहुंचे कि इसके लिये लैंड रेवीन्यू का बेसिस ठीक नहीं हो सकता। जो आदाद हमारे सामने इस सिलसिले में आये उनसे हम यह तय नहीं कर सकते थे कि लैंड रेवीन्यू को बेसिस करार देने में यह मामला तय हो सकता है। मसलन क्लास वन साबील का जो असेसमेंट है वह मुस्तलिफ जगहों पर मुस्तलिफ है यानी करोब अंक रुपये से साढ़े तीन रुपये तक है। अंक तालुके में अंक क्लास की जमीन की धारा अंक है तो दूसरे तालुके में उसी क्लास जमीन की धारा दूसरी है। जिस तरह से धारे में भी मुनासिबत नहीं है और इसलिये आम तौर पर जो ख्याल किया जा रहा है कि जमीन की फर्टिलिटी (Fertility) पर असेसमेंट किया गया है वह सही नहीं है। अगर यह असेसमेंट का बेसिस लैंड रेकार्ड्स और सेटलमेंट्स में होता तो वह हमारे लिये आसान होता लेकिन ऐसा नहीं है वहां असेसमेंट के वक्त देखा जाता था फलान जमीन स्टेशन के नजदीक है या नहीं—मार्केट प्लेस से दूर है या नजदीक, उसकी डेपथ (Depth) कितनी है, किसी मौजे से वह दूर है या करीब है या वह पहाड़ों के पास है। इसलिये जिसमें महज अंक फर्टिलिटी का कन्सीडरेशन होता तो हम आपकी बहस से मुतफिक होते। लेकिन ऐसा नहीं हुआ है। इसलिये हमने इसको अकरेज के बेसिस पर रखना मुनासिब समझा है। हम और आप उस असूल के हद तक मुतफिक हैं कि फॉमिली होल्डिंग के लिये ८ सौ रुपये अिनकम होना चाहिये। लेकिन इसके लिये भी यह अंतराज किया गया कि आठ सौ रुपये अिनकम के लिये कितने अंकड जमीन का तायुन करेंगे, लैंड कमीशन के अस्तियार पर अगर इस बात को छोड़ देंगे तो इसका गलत अिस्तेमाल होगा और वह मनमाने फॉमिली होल्डिंग का साबीज बढ़ायेंगे जिस तरह का खौफ कुछ ऑनरेबल मॅंबरो के दिल में था। इसको दूर करने के लिये हमने यह अकरेज के लिमिटेडशन्स यहां डाल दिये हैं। मसलन ब्लेक काटन साबील के लिये १६ से २४ अंकड तय किया है लेकिन इसके माने यह नहीं है कि लैंड कमीशन से यही मुकर किया जायगा, ऐसा नहीं है लेकिन हमारा जिसमें यही अिरादा था कि लैंड कमीशन को गैरमहदूद अस्तियार नहीं दिये जाने चाहिये। इसीलिये मिनिग्रम और मैक्जिमम फिक्स किया गया।

यहां पर ५० परसेंट कास्ट बाँफ कल्टीवेशन के मुताल्लुक भी अंतराज किया जा रहा है लेकिन जिसमें हमारा अिरादा बड़ी है कि किसी सूरत में ५० परसेंट से जियादा कास्ट बाँफ प्रोडक्शन नहीं होना चाहिये। अगर लैंड कमीशन यह ख्याल करे की किसी लोकल अेरिया में ७० या ८० फीसदी कास्ट बाँफ प्रोडक्शन बढ़ेगा और उस तरह से अगर वह कास्ट बाँफ प्रोडक्शन फिक्स करे तो.....

شری وی۔ ڈی۔ ڈیپانڈے - فیملی ہولڈنگ کے ڈیفینیشن (Definition)
میں ناٹ اکسپنڈنگ فٹنی پوسنٹ (Not exceeding 50 per cent) کے الفاظ
نہیں ہیں۔ ڈانڈ یہ آپ اپنے طور پر کہہ رہے ہیں۔

श्री. वीरेंद्र पाटील :—मैं अपनी जाति राय जाहीर कर रहा हूँ। ५० परसेंट से ज्यादा कास्ट आफ प्रोडक्शन नहीं होना चाहिये और यह असिलिये रखा गया है कि आज हम देखते हैं कि जो कुछ प्रोडक्शन होता है वह अगर पांच साल की पैदावार हम निकालें तो तीन साल तक तो प्रोडक्शन ठीक होता है लेकिन दो साल तो कुछ नहीं होता। इसके बाद फसल में तरह तरह की बीमारी आती है, वक्त पर बारिश नहीं होती, भगेलों को तनख्वाह देनी पड़ती है, और बहुत सारी चीजें होती हैं जिन सबका ख्याल करते हुए मुमकिन है कि ५० परसेंट से कास्ट आफ प्रोडक्शन कुछ कम हो लेकिन वह २५ या १५ परसेंट होगा यह ख्याल गलत है। हम किसी सूरत में पचास परसेंट से ज्यादा नहीं रखना चाहते। यही हमारा जिसमें एक मकसद था।

बाज ऑनरेबल मॅबरोंने यह ख्याल जाहीर किया कि आज हमको लैंड लेस टेनन्ट्स में तकसीम करने के लिये जमीन की जरूरत है। लेकिन मैं समझता हूँ कि जिस बिल के अंदर हमारे अपोजीशन के ऑनरेबल मॅबरों ने गौर नहीं फरमाया है। जिस बिल के अंदर ऐसा एक प्रोजीजन है कि सेक्शन ४४ के तहत वह प्रोटेक्टेड टेनन्ट की हैसियत से सीलिंग की हद तक जमीन रख सकता है जिसको मुमानियत नहीं है। जिसको एक फैमिली होलिंग के हद तक खरीदने का अख्तियार है। प्रोटेक्टेड टेनन्ट के ताल्लुक से जो जमीन रहेगी वह तमाम छीनी जायगी ऐसी बात नहीं है। मगर बाक़ी आपको लैंड लेस टेनन्ट से दिलचस्पी या हमदर्दी है तो मैं पूछना चाहता हूँ कि क्या आप प्रोटेक्टेड टेनन्ट्स को लैंड लाई बनाना चाहते हैं। क्या लैंड लेस टेनन्ट से आपको हमदर्दी नहीं है? उनके बारे में तो आप कोजी आवाज नहीं उठाते। अगर किसी के पास साढ़े चार ऐकड़ फैमिली होलिंग के हद तक टेनन्सी के ताल्लुक से जमीन है और लैंड होल्डर जिसको रिज्यूम नहीं कर सकता है तो बराबर वह शल्स जमीन रख सकता है। इसके लिये आपके पास कोजी जवाब नहीं है। क्या उनके पास एक ही फैमिली होलिंग रख कर बाकी सब जमीन लैंड लेस लोगों में तकसीम करने के लिये तयार है? लेकिन लैंड लेस लोगों के लिये आपके पास हमदर्दी नहीं है। आपका ख्याल है कि जो टेनन्ट्स हैं वे ही सिर्फ दुनिया में हमदर्दी के काबिल या उसके मुस्तहक हैं लेकिन अगर कोजी लैंड लाई, चाहे वह एक फैमिली होलिंग का ही लैंड लाई क्यों न हो, वह आपके लिये बड़ा भारी लैंड लाई है और उसके लिये कोजी रियायत नहीं होनी चाहिये। आप चाहते हैं कि अगर मुल्क में कोजी गरीब हैं तो आखिर तक वह गरीब रहे। किसी के पास तनभर कपड़ा है तो वह भी उसके पास न रहे, वह भी दूसरों की तरह लंगोटी लगाकर ज़िदगी बसर करे यह आपकी स्वाहिश और मंशा है। जो लोग पक्ष हालत में हैं और जो अपूर बैठे हैं उनको खींचकर नीचे लाने का ऐकड़ रमियानी रास्ता निकालने के बारे में आप नहीं सोचते। आप चाहते हैं कि जितनी भी जमीन है वह तमाम लोगों में तकसीम की जाय फिर चाहे एक एक आदमी को एक या डेढ़ ऐकड़ भी क्यों न मिले। लेकिन जिसके हम लोग खिलाफ हैं। जिस तरह से गैरमुनासिब जुसूल के तहत जमीन की तकसीम करें यह हमारा जुसूल नहीं है। अगर आप लैंड लेस लोगों से हमदर्दी रखते हैं तो जो सात लाख प्रोटेक्टेड टेनन्ट्स हैं और मैं दावे से कह सकता हूँ कि उनमें बहुत से ऐसे हैं कि जिनके पास जमीन है और जो दूसरों की भी जमीन ख़ुद कास्त करते हैं लेकिन जो सीलिंग एक लैंड लाई रखता है वही कौल्दार अपने पास भी रख सकते

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Land (Amend.)
Bill, 1953.*

हैं। जिसमें ऐसा कोई प्रोजेक्शन नहीं है कि वह जमीन जिसके पास से छीन कर दूसरों को तकसीम की जा सकती है। जिसके बारे में आपने कभी नहीं सोचा।

प्राजिसेस के मुताल्लुक भी यह कहा गया कि सिर्फ विल में लंबी फेरफार हुई है। मैं पूछना चाहता हूँ कि बेट लैंड के लगान के मुताल्लुक जो जिसमें कमी की गयी है वह आपके मुताल्लुके पर ही की गयी है। प्राजिसेस के मल्टीपल में भी कमी की गयी है। लेकिन जिसके वावजूद आप कहते हैं कि सिर्फ लैंग्वेज में फेरफार किया गया है जिसके अलावा यह विल सिलेक्ट कमेटी में जाने से वहां और कोई काम नहीं किया गया। यह सुन कर मुझे बड़ा ताज्जुब मालूम होता है। अंक अंक जमीन के लिये औसत बारा अंक रुपया है। तो उस आराजी के मालिक को सिर्फ चार रुपये मिलते हैं। जिस तरह से अगर चार सौ या पांच सौ अंक जमीन रखनेवाले को ज्यादा से ज्यादा मावजा या रेंट २ हजार रुपये मिलेगा। आप समझते हैं कि यह बहुत ज्यादा होता है। प्रोटेक्टेड टेनन्ट जिसको देने की काबिलियत नहीं रख सकता तो क्या अंक अंक के लिये मालिके आराजी को ४ रुपये देना भी ज्यादा होता है ? इसी हिसाब से अगर आप सोचेंगे तो ब्लैक काटन सॉजील के लिये ६० या ७० रुपये अंक अंक के लिये देने पड़ेंगे। यह मैकजीमम लिमिट है। जिसमें ऐसा नहीं लिखा गया है कि जिससे कम नहीं दिया जा सकता। यह तो ट्रिब्यूनल का अस्तित्व होगा। हमने सिर्फ (३५) परसेंट से ज्यादा मल्टीपल नहीं होना चाहिये जितना लिखा है। अगर जमीन नाकीस है तो उसके अंदर यह कम हो सकता है। अगर जमीन नाकीस है तो दो या चार गुना हो सकता है लेकिन किसी सूरत में १५ परसेंट से ज्यादा नहीं हो सकता यही जिसका मतलब है। जब हम ट्रिब्यूनल को कोई अस्तित्व-रात देते हैं तो उसमें भी एक तरह की लचक होनी चाहिये। ज्यादा से ज्यादा रखें तो जितनी उस जमीन की किंमत हो सकती है उसका ६० फीसदी निकाल कर उस जमीन का तायुन हो सकता है। लेकिन आपका ट्रिब्यूनल और लैंड कमिशन पर भरोसा नहीं है। आप समझते हैं कि हम अपने ही हाथों से इन लिमिटेशन्स को कानून के अंदर लगावें लेकिन जिनसाफ या कानून का कभी यह मतलब नहीं हो सकता। जब हम अंक कमेटी या ट्रिब्यूनल की तरफ अंक चीज सुपुर्द करते हैं तो उनको कुछ न कुछ अधिकार देने चाहिये। लेकिन जिसका मतलब यह नहीं है कि रेंट जो तायुन किया गया है वह बहुत मनमाना है, वह देने की किसी सूरत में देने की काबिलियत प्रोटेक्टेड टेनन्ट में नहीं है जिस तरह की बहस नहीं हो सकती।

प्राजिसेस के मुताल्लुक ऑनरेबल मॅबर ने जो अंतराज किया उसमें अंक प्राविजन ऐसा भी रखा गया है कि अगर वहां कूबा छोड़ा है तो उसकी जो कीमत मालिके आराजी को देते हैं वह क्यों देनी चाहिये। जिसके सिलसिले में मैं यही बर्ज करना चाहता हूँ कि यह समझना गलत है कि जो भी ७ लाख प्रोटेक्टेड टेनन्ट्स हैं वे अपना खून पसीना बहाकर अपने बाप-दादाओं के जमाने से जमीन कास्त करते आ रहे हैं जिसमें उनको ही उस जमीन का मालिक करार दिया जाय यह तो कमी नहीं हो सकता जिसमें ५० या ६० फीसदी से ज्यादा प्रोटेक्टेड टेनन्ट्स जैसे हैं जिनका जमीन पर सेक्शन ३७ के तहत अंक साल कम्पा या और मालिके आराजी ने उस पर क्लेम नहीं किया जिसलिये वे प्रोटेक्टेड टेनन्ट बने हैं। चार अंक की जमीन है उसमें अगर दस हजार रुपये खर्च करके मालिके आराजी ने कूबा

चांदा है और अम जमीन पर एक साल तक काश्त करनेवाला प्रोटेक्टेड टेनन्ट अगर यह कहे कि दस हजार रुपये खर्च किये तो क्या हुआ, ४ अेकड़ के हिसाब से ही अमको मुआवजा देना चाहिये तो मैं मसझना हूं कि यह अिन्साफ का तकाजा नहीं है। जब कि वह अपनी पूंजी खर्च करके १०, १५, या २० हजार रुपया खर्च करके कृषा खुदवाता है तो उसके लिये अमको मुआवजा मिलना चाहिये। मेकान ३ के तहत बहुत से प्रोटेक्टेड टेनन्ट्स के हक्क खतम होगये हैं, उनको वे फिर से हासिल हो सके अिमलिये और एक साल की मुहल्लत उनको दी जाय अैसा कहा जाता है। आप टेनन्ट्स की मिक्चरिंग चाहते हैं और उसके साथ साथ यह भी चाहते हैं कि जो १३४२ से काश्त करते आये हैं उनके लिये प्रोव्जिजन कर दिया जाय, जिससे बहुत से लोग आर्ये और मौजूदा टेनन्ट्स डिस्प्लेस होंगे। अिमसे तो यह होगा कि जो आज काश्त करते हैं वे भी काश्त नहीं कर सकेंगे, उनको भी अपनी मेक्चरिंग का अिमोनान नहीं रहेगा और जो पहले के आर्ये अमको भी नहीं रहेगा। अिस लिये आज जिन लोगों को लैंड टेनन्सी के तहत सर्टिफिकेट्स मिले हैं अमकी हालत को डिस्टर्ब नहीं करना चाहिये। अैसे मव लोग खड़े हो जायेंगे और कहेंगे कि फलाने साल मैं मैने काश्त किया था और अिस तरह मे मुकदमेबाजी शुरू होगी। अिससे बहुत कम्प्यूजन पैदा होगा, वह हम नहीं करना चाहते। अिसलिये अिम सेक्शन को डीलिट (Delete) किया गया है।

شری وی۔ ڈی۔ دیشبانڈے - ہماری مانگ یہ تھی کہ جن پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو سرٹیفیکیٹ نہیں ملے ہیں ان کو چانس دیا جانا چاہئے -

बी. वीरेंद्र पाटील :-अपोजीशन के मंबरों ने यह डिमांड रखी कि सेक्शन ३५ के तहत जिनको चान्स नहीं है अमको एक साल की मुद्दत मिलनी चाहिये। मेरा जवाब अुस मंबर के अंतराज की हद तक ही है अिसी तरह से बहुत सी चीजों पर सिलेक्ट कमेटी के अंदर रोशनी डाली गयी है जहां तक हो सके डिफेक्ट्स (Defects) को दूर करने की कोशिश की गयी है। अगर कोअो मजबूद डिफेक्ट्स अिसमें अभी भी है अैसा मालूम होता है तो अमके अूपर हाअूस में गौर किया जा सकता है। लेकिन यह कहना कि हम लैंड लार्डज की हिफाजत करना चाहते हैं। अगर हम अमकी हिफाजत सचमुच नहीं करना चाहते तो सेक्शन ४४ सस्पेंशन में नहीं रहता और अिस सक्यूलर के जरिये यह किया गया वह सक्यूलर हाजीकोर्ट में चेलेन्ज नहीं किया जाता। यही हमारी नेकनीयती का सुबून है। यह होने पर भी आप कहते हैं कि हम लैंड लार्डज के पिठू हैं, लैंड लार्डज की हिमायत करते हैं। मैं देखता हूं कि अिधर से ज्यादा अपोजीशन में अैसे लोग हैं जो ज्यादा जमीन रखते हो ज्यादा पैसेवाले हों लेकिन महज नारे बुलंद करके कहते हैं कि अिधर के लोग लैंड लार्डज के अेजंट्स हैं। हम को लैंड लार्डज के बारे में रतिभर भी हमदर्दी नहीं है। हो सकता है आपको हो। लेकिन अिस तरह के वेग अेलीगेशन्स (Vague allegations) से आपका सियासी मकसद पूरा नहीं हो सकता। हमें अिस पर गहराअीसे सोंचना चाहिये और एक दूसरे के नजदीक आकर सोंचने की जरूरत है। कुछ हद तक हम आपके नजदीक आने के लिये तैयार हैं बशर्त कि आप भी अपना कदम आगे बढ़ावें। अितना ही मैं कहना चाहता हूं।

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

श्री. भगवंतराव गाढे (अंबड) :—मिस्टर स्पीकर सर, सिलेक्ट कमेटी से यह बिल जो हाबुस के सामने आया है उसके सिलसिले में मैं कुछ बहस सुन रहा हूँ। अपोजिशन की जानिव से बाज जो बहस हुई और जनरल डिसकशन के वक्त जो तकारीर हुईं उसमें मैं किसी किस्म का फर्क नहीं देखता और वैसे तो कोर्जो फर्क भी नहीं सकता। इस मसले के मुताल्लुक अपोजिशन की जो पालिसी है उससे हम मुखतलीफ हैं। इसके बाद वे जिस बिल की खास बातों पर प्रकाश डालेंगे या जिस कानून में क्या तबदिलियां या जिसलाहत की गयी है उसको वे मानेंगे जिसकी तबक्को हरगिज नहीं की जा सकती। मैं जिस कानून के ताल्लुक से यह चीज अर्ज कर देना चाहता हूँ कि आप जिसकी तरफ किसी सियासी नुक्तेनजर से न देखें जिसलिये कि यह अक माआशी तबदीली लाने-वाला कानून है। सिलेक्ट कमेटी की जानिव से जिसमें जो तरमीमात हुई हैं और जिम तरह में रिपोर्ट हमारे सामने आयी है उसके ताल्लुक से मैं चंद चीजें अर्ज करूंगा। आम तौर पर मेरे ख्यालात जाहीर करते हुए मैं यह चीज आपके सामने लाना चाहता हूँ कि हम अभी यह तय नहीं कर सकते कि जिसमें मुल्क के तमाम तबकात के अटरेस्ट का पूरा पूरा तहफूज हो रहा है। जिसमें अभी काफी नकायस होंगे। लेकिन मौजूदा हालत में हमारा जो सोशल स्ट्रक्चर है उसके लिहाज हमको गौर करना चाहिये कि हम किस हद तक उन तमाम तबकों को अक जगह लाने में या अक बीच का रास्ता निकालने में कहां तक कामयाब हुए हैं। इसके साथ साथ दूसरी चीज यह है कि जनरल डिसकशन के वक्त जो अंतराज किया गया था और बिल में जो चीजें रखी गयी हैं उनमें जो नकायस मालूम होते थे और जिनपर काफी क्रिटीसीजम हुआ था उनको कहां तक सिलेक्ट कमेटीने दुरुस्त करने की कोशिश की है। इसके सिलसिले में दो तीन चीजें मैं अर्ज करना चाहता हूँ। पहली चीज यह है कि जहां तक हो सके सिलेक्ट कमेटी में गौर किया गया कि जो जो पावर्स लैंड कमीशन को जिस कानून में दिये गये हैं उनमें गैरमहदूद अस्तियारात न दिये जायें और जहां तक हो सके उसमें किसी किस्म का डेफिनेटनेस (Definiteness) लाया जा सकता है वह लाया जाय जिसकी कोशिश की गयी। सब से अहम बात जो जिस कानून की बुनियाद है और जिसके बारे में काफी डिस्त्रिब्युटन जिस हाबुस में है वह है फैमिली होल्डिंग (Family holding) जो दफा चार में रखा गया है। जिसके बारे में मुस्तलिफ ढंग से सोचा जा रहा है लेकिन अक चीज जिस पर तमाम मंबरान मुत्ताफिक है वह है कि ८ सौ रुपये का ब्युजिनेस (Income Basis)। जिसके बारे में ब्युजिनेस है तो फिर बाठ सौ रुपये हासिल करने के लिये किस कदर बाउजी होनी चाहिये यही चीज बाकी रह जाती है। जिसके बारे में मुस्तलिफ ख्यालात है। हम सिलेक्ट कमेटी में अक बेसा तरीका जिसके अंदर लाना चाहते थे जिसकी वजह से लैंड कमीशन को ब्युजिनेस लायुन करने में सहुलियत हो। जिसी लिहाज से हमने पहले कास्ट आफ कल्टीवेशन (Cost of Cultivation) के बारे में विचार किया। ब्युसका लायुन करना था क्योंकि पहला ड्राफ्ट बिल (Draft Bill) का प्रोवीजन (Provision) वेग (Vague) था। जमीन के जो मुस्तलिफ हिस्से हैं उनके बारे में लैंड कमीशन को कौन्सेल में बाकर तय करना जरूरी हो गया था। लेकिन ५० परसेंट कास्ट आफ कल्टीवेशन मुकर

कर के हमने इस चीज को लैंड कमीशन के सामने रख दिया है कि ज्यादा से ज्यादा वह कास्ट ऑफ कल्चिवेशन या ग्रास (Gross) अन्कम को ५० परसेंट तक ही तय करे। दूसरा जो अमका जुज है वह अक्रेज के बेसिस पर रखा गया है। अक्रेज के बेसिस के ताल्लुक से अपोजिशन के ऑनरेबल मॅम्बरों ने यह अंतराज किया कि इसमें कौन किस पर प्रीवेल (Prevail) करना है। अन्कम बेसिस अक्रेज पर प्रीवेल करता है या अक्रेज अन्कम बेसिस पर। मैं यह अर्ज करूंगा कि यह बात सिलेक्ट कमेटी रिपोर्ट में बिल्कुल साफ है। आठ सौ रुपये की आमदनी इसमें अमोलिये रखी गयी है और वह हासिल होने के लिये जितनी जमीन की जरूरत है वह मुअयन है मिसाल के तौर पर इस अक्रेज में ब्लेक काटन साजील के लिये अलग अक्रेज रखा गया है। क्लास बन १६ से २४ अकड़ तक रखी गयी है। इसलिये लैंड कमीशन को यह अस्तियार दिये गये हैं कि वह मनमाने नहीं लेकिन वहां के हालात के लिहाज से, आराजी की किस्म के लिहाज से रकबा तय करें। अगर ऐसा नहीं हुआ तो मैं सज्जता हूं यह नामुमकिन है कि अक फ्लैट रेट (Flat rate) मुकर कर दे। सब से ज्यादा जोर इस सिलसिले में इस पर दिया जाता है कि यह बहुत अडिफिनेट (Indefinite) हो गया है और इस की बजाय असेसमेंट बेसिस मुकर किया जाय। इसके बारे में मैं यह कहूंगा कि इसके बारे में सिलेक्ट कमेटी में काफी सोचा गया माहिरीन के स्थालात मालूम करने की कोशिश की गयी। लेकिन इस बेसिस से बजाय इसके कि किसी खास नतीजे पर पहुंचे गलत नतीजे पर पहुंचने के ज्यादा अमकानात थे। इस लिये हमने बिन दो तीन तरीकों पर गौर किया। पहले ड्राफ्ट बिल में जैसी डेफिनेशन थी उसके ऊपर यह छोड़ा जाय या, क्या इसपर भी सोचा गया या अक्रेज के बेसिस पर या लैंड असेसमेंट के बेसिस पर इसे तय किया जाय। सिलेक्ट कमेटी ने इस बात पर काफी गौर किया और फिर यह आखरी प्रोव्हाजिजो और लगाया गया और उस समय इस जानिब के सब सभासदों ने इसे तसलीम किया था। मैं कहना चाहता हूं कि सिलेक्ट कमेटी ने यहां जो चीज रखी है उससे काश्तकारों का ही भला होनेवाला है। लैंड लॉर्ड्स का इससे ज्यादा भला होनेवाला है यह कहना गलत है।

दूसरी चीज मैं रेंट के ताल्लुक से अर्ज करना चाहता हूं। यह जो रेंट का मसला है जिसपर सिलेक्ट कमेटी में काफी गौर किया गया है। यह कहा गया कि रेंट जो रखा गया है उसे लैंड लॉर्ड का ज्यादा फायदा होनेवाला है। लेकिन इस तरह कहना गलत है। हमारा ऐसा कोई स्थाल नहीं था कि लैंड लॉर्ड्स का ज्यादा फायदा किया जाय।

प्रायिस और रेंट के सिलसिले में यह चीज अर्ज करना चाहता हूं कि मल्टिपल्स को कम किया गया है। बवाहों के बयानात से दूसरे जो माहिरीन आये थे उनसे सिलेक्ट कमेटी को यह मालूम हुआ कि यह जो मल्टिपल्स रखे गये हैं वह बहुत ज्यादा हैं। यह महसूस किया गया की बहुतसे मुकामात पर असेसमेंट रेट्स (Assesment Rates) ज्यादा हैं। उसको कम करना चाहिये। तो इस बात को ध्यान में रखकर बुसमें रेंट्स के मल्टिपल्स कम कर दिये गये हैं। जिस कानून के बारे में यह भी अक अंतराज किया गया कि जो प्रोटेक्टेड टेनन्ट्स थे उनका डिन्विक्शन किया जा रहा है उसमें रेंट्स के मल्टिपल्स जिस डिन्विक्शन का ताल्लुक रिज़मेशन से है। और इस के साथ रिज़मेशन का सवाल

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

बैदा होता है जिस रिजमेशन के मिलमिले में मैं एक बात जरूर अर्ज करना चाहता हूँ, और मैं समझता हूँ कि सारे लोग इस बात को कबूल करेंगे। इस बात पर भी मिलेक्ट कमिटी में पूरा गौर किया गया है। लेकिन फिर से इस बात पर गौर किया जाना चाहिये। बात यह है कि एक फॉर्मली होल्डिंग के बारे में रिजमेशन हो तो अमूमर तक कोई खाम अजर नहीं होना चाहिये। लेकिन प्रेक्टिकली होल्डिंग से ज्यादा याने दो या तीन फॉर्मली होल्डिंग के रिजमेशन का जो मसाला है अमूमर रिजमेशन के मुतालिक अलबत्ता उसपर गौर किया जा सकता है। और मेरी जाती राय भी यह है कि इस पर फिर से गौर किया जाना चाहिये। जो असल जरूरी मांग जिराअत नहीं रखते हैं उनको हक्क रिजमेशन नहीं देना चाहिये। इससे लैंड लॉर्ड को ज्यादा सहूलियत होगी यह तो बात समझमें आ सकती है। यह एक चीज जरूर काबिले गौर है लेकिन यह कहना कि जो बेदखलियाँ की जा रहा है या की जानेवाली है और यह जो रिजमेशन का हक्क तीन या चार फॉर्मली होल्डिंग का रखा गया है उसमें गव्हर्नमेंट का मनशा यह है कि टेनंट को बेदखल किया जाय, और लैंड लॉर्ड्स को कब्जे दिये जाय, सही नहीं है। यह गलत ची है।

شری اناجی راؤ گوآنے - اسکا کیا اثر ہوئے والا ہے یہ بتلا دیجیے - نیت پر کیوں جاتے ہیں ؟

श्री. मणवंतराव गाडगे :—उसकी वजह यह है कि आप गलत तरी के से सोचते हैं। अब मैं दूसरी एक चीज आपके सामने रखना चाहता हूँ वह किमत के सिलसिले में है। वह मल्टिपल्स के लिहाज से है। याने अकमात के बारे में है। पहले कानून में यह था कि यह किमत ८ अकसात में दी जा सकती है लेकिन सिलेक्ट कमिटीने इसे ८ अकसात के बजाय १६ अकमात कर दिया है। मुझे यहाँ पर यह बात कहनी है कि सूद का दर जो ४ परसेंट किया गया है उसे यदि तीन परसेंट रखा जाय तो ज्यादा अच्छा होगा। और ३ परसेंट रेट ज्यादा मुनासिब होगा। असल ट्राफ्ट बिल में यहीं रेट आफ इंटरैस्ट (Rate of Interest) रखा गया है।

क्लाज १९ और २० के बारे में बहुत कुछ कहा गया है। यह कहा गया है कि प्रोटेक्टेड टेनंट को हक्क दिये गये थे उन्हें कम किया जा रहा है इस लिये इस दफे को ही हजफ कर दिया जाय। इसको डिफिल्ट करने के बारे में कहा गया है। मैं समझता हूँ कि इसके बारे में ऑनरेबल मेंबर्स को कुछ अलतफहमी हो रही है। उनका कहना यह है कि इसमें लैंड लॉर्ड्स को ज्यादा जमीन रहने के इम्कानात हैं और प्रोटेक्टेड टेनंट को कुछ जमीन नहीं मिलनेवाली है। आप यदि इस असल कानून के देखेंगे तो आपको मालूम होगा कि प्रोटेक्टेड टेनंट को जमीन लेने के लिये भी इस कानून में प्रोविजन रखा गया है। अगर वह प्रोटेक्टेड टेनंट नहीं है यह बात सिद्ध करने जिम्मेदारी तो लैंड लॉर्ड पर रखी गई है। दूसरी यह बात है कि एक बार यदि उसे प्रोटेक्टेड टेनंट सर्टिफिकेट मिल गया तो फिर वह प्रोटेक्टेड टेनंट हो जाता है। आप यदि देखेंगे तो आपको मालूम होगा कि जिनको एक बार प्रोटेक्टेड टेनंट सर्टिफिकेट मिला है उनको हम बेदखल करना नहीं चाहते हैं। यदि आप ऐसा करना चाहे तो फिर वह बात तो आपको ही मुबारक हो। हम तो उससे कम करने लिये तैयार नहीं हैं।

شری انجی او گوانے - کلاز ۲۰ کو دیکھئے -

شری. भगवंतराव गाढे :—अब मैं क्लॉज २० के बारे में कुछ अर्ज करना चाहता हूँ इसके उपर जब अर्मेंडमेंट्स आयेंगे तब तपसील से गौर किया जा सकता है। इस क्लॉज के जरिये प्रोमिजर के बारे में बताया है। इसमें अदालत दिवानी को यह अवतार दिया गया है कि यदि कुछ शिकायतें इस बारे में ट्रायब्युनल से (Tribunal) हो तो उनका फसला किया जाय। इसका इम्लिमेंटेशन तो दूसरे लोग करेंगे लेकिन वह बराबर होता है या नहीं यह देखने का काम अदालतों का है। इनके काम पर यदि चेक रखना है तो वह चेक रखने का काम अदालत के जरिये से हो सकता है। जो झगड़े पैदा होंगे उनका फैसला जप्टदासी होने के बाद अपील का अवतार को या कलेक्टर को दिया गया है। ये फैसले डिस्ट्रिक्ट जज या कलेक्टर के सामने होंगे। और डिस्ट्रिक्ट जज समें हाईकोर्ट को भी रिविजन का अधिकार दिया गया है। आपका तो आज तक हाईकोर्ट या जूडिशियरी पर ही ज्यादा भरोसा रहा है ना? जूडिशियरी तो आखीरकी अयॉरिटो समझी जाती है। इस लिये जूडिशियरी को इसमें लाया गया है। यह जो अर्मेंडमेंट किया गया है वह बहुतही जरूरी है।

The House then adjourned in lunch till Three of the clock.

(Mr. Speaker in the Chair)

Questions and Answers

(See Part I)

Business of the House

Mr. Speaker: Let us proceed to the next item.

میں نے ہاؤس کے سامنے جو کام ہے اس پر غور کیا - اس میں

First reading of L.A. Bill No. XV of 1953, the Agricultural Debtors Relief Bill

ابھی باقی ہے - یہ ایک بل ہمارے پاس ہے - اس کے علاوہ ایک دو چھوٹے بلس اور بیش ہونے والے ہیں - کام کا لحاظ کرتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ فرسٹ اکٹوبر کو تعطیل دی جائیگی - اب یہ کام ہوگا اور کل نان آفیشیل (Non-Official) کام ہوگا - جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر یکلچرل ڈیٹرس ریلیف بل (Agricultural Debtors Relief Bill) کا ترجمہ ابھی نہیں ملا ہے - اس لئے اس پر غور کرنے کیلئے کافی موقع نہیں ہے -

There are two more bills which have to be introduced, by the Finance Minister. (Pause)

(The Finance Minister was not present in the House.)

اب ہم نکسٹ آئٹم (Next Item) لیتے ہیں -

شری جی۔ ہمنٹ راؤ (ملک) - ہاؤس کیلئے فرسٹ کو کوئی کام نہیں ہے - آندھرا اسٹیٹ فارم ہو رہا ہے کیا اس لئے ہی کام نہیں کرتے جیسا کہ میسور وغیرہ میں ہو رہا ہے ؟

Mr. Speaker: We shall take up general discussion.

**Consideration of the report of the Select Committee on
L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agri-
cultural Lands (Amendment) Bill, 1953.**

* شری گوپال راؤ [کو نے (چادر گیٹ) - مسٹر اسپیکر سر - سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ لینڈ ٹیننسی بل ہاؤز کے سامنے آیا ہے - سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے بھی اس پر مختلف آنریبل ممبرس نے اپنے وچار ہاؤز کے سامنے رکھے تھے اور سنک کمیٹی سے بل واپس آنے کے بعد بھی رکھے ہیں - اب تک جو تقاریر اپوزیشن کے آنریبل ممبرس کی جانب سے کی گئیں وہ مختلف کلازس سے تعلق رکھتی ہیں - اسلئے جنرل ڈسکشن کے موقع پر کلاز بائی کلاز اسکا جواب دینے کے بجائے زیادہ اچھا ہوگا اگر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو اور جنرل بل کے ساتھ ملا کر اسکی روشنی میں جواب دیا جائے - چند چیزیں جو سلکٹ کمیٹی نے ہاؤز کے سامنے رکھی ہیں یا وہ چیزیں جو اور جنرل بل میں نہیں اسکی بارے میں جو اعتراضات پہلے کئے گئے تھے تقریباً پورے نہیں تو ستر اسی فیصد اعتراضات سلکٹ کمیٹی سے بل واپس آنے کے بعد بھی کئے جارہے ہیں - انکا جواب کلاز بائی کلاز ریڈنگ کے وقت دیا جائیگا اور یہ بتلایا جائیگا کہ یہ اعتراضات کہاں تک صحیح ہیں - لیکن اب میں بنیادی طور پر اس بل کے چوکھٹے کو سمجھنے میں جو غلط فہمی ہو رہی ہے اسکو دور کرنے کی کوشش کرونگا -

اس بل کے تعلق سے دو چیزیں پیش نظر رکھنا ہے - ایک تو یہ ہے کہ اس بل پر غور کرتے وقت ہم دوسرے ممالک کا جو حوالہ دیتے یا ہندوستان ہی کے مختلف صوبہ جات کا حوالہ دیتے وہ میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ مفید ثابت نہوگا - میں تمثیل کے طور پر ایک چیز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - ابھی اس ہاؤز میں آنے سے پہلے ایک صاحب جو کافی تعلیم یافتہ ہیں اور حال ہی میں امریکہ سے آئے ہیں اور جو لینڈ ریفارمس سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ماڈرن میکانائزیشن کی وجہ سے امریکہ میں پروڈکشن کافی بڑھ گیا ہے - اگر اسکی ہو بہو حیدر آباد میں بھی نقل کریں تو کیا بگڑتا ہے میں نے ان سے صرف یہی کہا کہ آپ نے امریکہ کی صرف ظاہری صورت دیکھی ہے اگر فارمنگ وغیرہ کے سلسلہ میں ہندوستان کے حالات کا لحاظ کرتے تو جو ریمارک (Remark) انہوں نے کیا وہ نہ کرتے - آج دنیا میں جتنی قابل کاشت زمین ہے اسکا ۲۰ فیصد امریکہ میں ہے - اور ورلڈ ہاپولیشن کے لحاظ سے پرورش کرنے یا کھلانے پلانے کا تناسب نکالا جائے تو صرف ۶ فیصد ہے - اس ملک میں جہاں دنیا کی ۲۰ فیصد قابل کاشت زمین ہو اور صرف ۶ فیصد کھانے والے ہوں تو ظاہر ہے کہ انکی کیا حالت ہوگی خصوصاً جبکہ انکے پاس کافی مقدار میں پٹرول اور کروڈ آئل وغیرہ بھی موجود ہو تو وہ سائنٹیفک انسٹرومنٹس سے مدد لیکروہ اپنی اگریکلچر میں کافی ریفارمس

کر سکتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ جو اصحاب اکنامکس کے بنیادی اصولوں سے پرچیت ہیں وہ مجھے متفق ہونگے کہ پروڈکشن کے پوائنٹ آف ویو سے ایک زمین کی رٹرن (Return) کم ہو جاتی ہے تو اسکو چھوڑ کر نئی زمین کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ امریکہ میں بھی یہی تجربہ کیا جا رہا ہے کہ نئی زمینات کو کافی رویہ لگا کر قابل کشت بنایا جائے۔ اس سلسلہ میں میں دوسری مثال چین۔ کوریا اور جاپان کی دے سکتا ہوں جو ہندوستان کے حالات سے قریب تر ممالک ہیں۔ امریکہ اور ہندوستان کے حالات میں تو زمین آہن کا فرق ہے۔ لیکن چین۔ جاپان اور کوریا ایسے ممالک ہیں جہاں ہندوستان کی طرح چھوٹے چھوٹے فارمس رکھنے والے کاشتکار ہیں۔ ہمارے پاس پنجاب ہی ایک ایسا صوبہ ہے جہاں اوسطاً کاشت کی زمین ۱۰ ایکڑ ہے۔ بقایا دوسرے صوبہ جات میں کاشت کی زمین ۴۰۰ یا ۴۰۰۰ ایکڑ کا تناسب ہے۔ حیدرآباد کا اوسط بھی اس سے کچھ زیادہ نہیں۔ یہاں نانچ ایکڑ سے اوپر اور ۱۰ ایکڑ سے کم زمین عموماً کاشتکار کے پاس ہوتی ہے۔ یہ بتلانے کا مشنا یہ ہے کہ چاہے ہندوستان کی مثال لیں یا ہندوستان کے باہر کے ممالک کی جو ہندوستان سے بالکل مختلف صورت حال رکھتے ہیں ایسی مثال لی جانی چاہئے جہاں کے حالات ہمارے اسٹیٹ جیسے ہوں۔ ہندوستان کی حد تک چین۔ جاپان یا کوریا کی مثال لی جاسکتی ہے لیکن اسمیں بھی زمین آہن کا فرق پایا جائیگا۔ مسٹر پننگ جو اگریکلچرل اکسپرٹ سمجھے جاتے ہیں انہوں نے ان تینوں ممالک سے متعلق یہ کہا ہے کہ چین ایک بڑا ملک ہے جسکے پاس کافی بڑی زمین ہے لیکن اسپر کافی پاپولیشن کا کنسٹریشن ہو گیا اور لگ بھگ یہی حال کوریا کا بھی ہے۔ ان تینوں ممالک کا ریفرنس دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ

“Every foot of land is made to yield food, fuel and fibre”

یہ حال آج ان تینوں ممالک میں ہے۔ ہر ایک فٹ زمین چاہے وہ کوریا میں ہو۔ جاپان میں ہو یا چین میں ہو اس سے فوڈ۔ فیول اور فائبر نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس اصول کے لحاظ سے اسکی تقلید ہندوستان میں بھی کرنی چاہئے یہاں جتنا بھی کلتیویبل ویسٹ لینڈ ہے اسکو ری کلیم (Reclaim) کیا جانا چاہئے اور جو لینڈ ویسٹ پڑا ہوا ہے اسکو قابل کاشت بنانا چاہئے۔ اس حد تک مجھے کوئی سندیش دینا نہیں ہے۔

اس ضمن میں دوسری چیز جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ آج ہندوستان میں کاشتکاروں کا ایوریج انکم (Average Income) کیا ہے۔ انکی پوزیشن کیا ہے۔ تو تقریباً وہی لگ بھگ آتا ہے جو ان ممالک میں ہے۔ لیکن مجھے ایک چیز خاص طور پر ایوان کے سامنے رکھنا ہے کہ جاپان اور چین کی مثال یہاں کسی طرح بھی عائد نہیں ہوتی۔ آج میں انکا دھیان ہندوستان کی حالت کی طرف آکرشٹ کرانا چاہتا ہوں۔ ہمارے پاس ۳۰۰ ملین ایسے ہیں جس پر کاشت کی جاتی ہے اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ کئی ملین ایکڑ ایسے

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

ہیں جو ویسٹ میں جنہیں وی کہہ کیا جا کر قابل کشت بنایا جاسکتا ہے۔ اسکے متعلق کچھ سفارشات پنج سالہ منصوبہ میں کی گئی ہیں۔ لیکن اس ۳۷۰ ملین ایکڑ کے منجملہ پیداوار کی نوعیت کا لحاظ کرتے ہوئے دیکھیں کہ ٹوٹل کٹیویٹڈ ایریا کتنا ہے تو معلوم ہوگا کہ اس میں ۷۸ برسٹ پر فڈ کر اس کٹیویٹ کی جاتی ہے۔ ۱۷ برسٹ ہر کمرشیل کراپ اور باقی پر صرف پلانٹیشن ہے۔ یہ ایک گراؤنڈ (Background) ہے۔ اسکو پیش نظر رکھ کر یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے ملک کے حالات کیلئے اس سے کس حد تک مدد لے سکتے ہیں۔ آج ہندوستان کے کاشتکار کی نسیسیز انکا رہن سہن اور ماحول بھی معزز ایوان کے ممبروں کو اچھی طرح معلوم ہے۔ ایک کاشتکار جو دیہات میں رہتا ہے یہی کہتا ہے کہ اس کی ہمہ جہتی ترقی ہو۔ آج حیدرآباد کے کاشتکار کی حالت دوسرے اسٹیٹس کے کاشتکار سے مختلف نہیں۔ ایجوکیشن میں ہو یا سوشلی ہو یا اکنامکلی وہ اتنا پست ہے کہ اپنے بل بوتے پر ترقی نہیں کر سکتا اس میں جو اگریکلچرل اسکل (Agricultural Skill) ہونا چاہئے وہ نہیں ہے۔ یہ چیزیں ہیں جنکو ہم نہیں بھول سکتے جبکہ ہم انکے ریفارمز پر غور کرتے ہیں۔ انہیں نظر انداز کر کے دوسرے ممالک کی رٹ لگانا کہ دوسرے کنٹریز میں اس طرح فیملی ہولڈنگ ہے اکنامک ہولڈنگ یہ ہے اکسٹنسیو کٹیویشن - انٹنسیو کٹیویشن یہ ہے۔ ایسا امپلی منٹیشن ہوتا ہے ایک خاص اکنامک آئیڈیا جو انہوں نے اختیار کیا ہے اسکے امپلی کیشن پر غور کرنے بغیر محض دوسرے ممالک کے نظائر پر غور کر کے اگر اکٹفا کیا جائے تو مجھے یہ بھیہ (Bhaya) ہے کہ اس کوشش میں کہیں ہندوستان میں بھی ایسی صورت نہ پیدا ہو جائے ایک طرف تو کاشتکار چاہتا ہے کہ اسکو لینڈ حاصل ہو دوسری طرف وہ لوگ ہیں جنکے پوزیشن سے لینڈ نکل رہی ہو اور تیسری طرف وہ ویسٹ لینڈ ہو جسکو ہم قابل کشت بنانا چاہتے ہیں یہ صورت ہم نہ پیدا کر دیں۔ اور جس مقصد کے تحت یہ ساری سدھار کی جاتی ہے وہ مقصد حاصل نہو۔ تو میں نہایت ادب سے معزز ایوان سے پوچھتا ہوں کہ آخر اسکا مطلب کیا ہو۔ زمین سدھار کا جو آدرش فائو ایر پلان میں رکھا گیا ہے اور اس سے ان امپلائمنٹ کے پرابلم کو بھی شارٹ ٹرم اور لانگ ٹرم یسز پر حل کرنا ہے ہم اسکو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ فائو ایر پلان پر کافی تکتہ چینی کی گئی کافی ٹیکائیں کی جاتی ہیں۔ ایک ٹیکا یہ بھی کی جاتی ہے کہ اسکا جو اگریکلچرل یاس ہے اور جو کمیونٹی پراجکٹ چلایا جا رہا ہے وہ اسریکن ایڈ پڑے۔ انڈیا میں اس خیال کے بعض لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ہندوستان کو جو انڈسٹریالاٹیز کرنا چاہتے ہیں اسکی بجائے کہیں ہندوستان زمین کے پرابلم میں نہ پھنس جائے۔ باہر کے بھی بعض لوگوں نے سنسیری یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ۷۰ فیصد لوگ اگریکلچر پر گزر بسر کرتے ہیں دراصل وہ گزر بسر نہیں کرتے بلکہ چونکہ وہ سر نہیں رہے ہیں اسلئے انہیں اگریکلچر

ہر زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کوئی آنریبل ممبر بھی یہ کہنے کے موقف میں نہیں ہے کہ ۷۰ فیصد آبادی زمین پر رہتی ہے۔ ہمارا یہ مقصد ہے کہ ایک طرف پروڈکشن بڑھے اور دوسری طرف الٹی میٹی لینڈ رفرمس کا اوالو ہو۔ اور جو ٹیسپرائیز سوسائٹی میں نظر آتی ہیں انکم کے سببندہ میں انکو درست کیا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے پیارٹی اس میں لائی جائے۔ یہ دو مقاصد سامنے رکھنا ہے۔ کانسیٹی ٹیوشن میں ہم نے جس کنسپٹ آف پراپرٹی کو اکسپٹ کر لیا ہے اسکو نگلکٹ نہیں کر سکتے۔ ایسی صورت نہیں ظاہر ہے کہ ایسا کوئی سوال نہیں آتا کہ کسی جگہ بیٹھکر غیر ذمہ دارانہ طور پر جو چاہے کہہ سکیں۔ فائیو ایر پلان میں لینڈ رفرمس کے تعلق سے جو ایٹی ٹیوڈ رکھا گیا ہے اگر کیکلچرل یا رورل اکائی کے تعلق سے جو ایروج پلاننگ کمیشن نے لیا ہے اور جو پلان بنایا گیا ہے اور جو ایک نیشنل پلان بن گیا ہے کم از کم ہم تو اسکو نیشنل پلان سمجھتے ہیں۔ اس پلان میں جو لینڈ رفرمس بتائے گئے ہیں اسکے لحاظ سے اس پرائلم کو صرف حیدرآباد کی حد تک محدود رکھکر تو کنسیڈر نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں کہ ایسا کہنا کہ ہمیں یہاں کے حالات تلنگانہ کے حالات کے پیش نظر لینڈ رفرمس لانا ہے تو یہ ایک اکسٹریم ویو ہے۔ اڈجوائننگ پراونس میں اس سلسلے میں جو کچھ بھی ہو ہمیں اس پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ میں فائیو ایر پلان کے بارے میں دھیان آکرت کرنا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے کہا ہے کہ فیملی ہولڈنگ کس طرح مقرر ہوگا۔ میگزیم ہولڈنگ کس طرح مقرر ہوگا۔ اور یہ کہ پروڈکشن نہ کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئے۔ اس بل پر غور کرتے ہوئے ہم یہ دیکھیں گے کہ آیا یہ نیشنل پلان کے اس چوکھٹے میں بیٹھتا ہے یا نہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ اس میں کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہم اتنے پراگریسیو نہیں بن گئے ہیں جتنا کہ چینا یا رشین یا آکوپائیڈ جرمنی ہے۔ اس بل کے ہر کلاز پر جب ٹیکشن ہوگا تو میں تقضیلی طور پر بتلانے کی کوشش کرونگا۔ جن کلاز کے بارے میں تبدیلیہ ظاہر کیا جا رہا ہے میں بتاؤنگا کہ فینڈامینٹل وہ کس طرح کانسیٹی ٹیوشن کے آرٹیکلس ۱۹ یا ۳۱ کے خلاف ہے۔ کمپنیشن کے بارے میں یہ جو دھارنا رکھی جا رہی ہے کہ وہ ایک عرصہ سے کاشتکاروں کا رکت شوشن کرتے آ رہے ہیں اسلئے ان سے پوری زمین لیکر کاشتکاروں کو دیدی جائے جب ہم یہاں کانسیٹی ٹیوشن سے وفاداری کا حلف لیکر آئے ہیں اور کانسیٹی ٹیوشن کو ایک سپکٹڈ ڈاکومنٹ سمجھکر اوتہ لئے ہیں اور فائیو ایر پلان کو ایک نیشنل پلان سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ پلاننگ کمیشن نے ہمارے پرائلمس کے ہر کلاز کو اس میں لایا ہے اور ہم کو اس پلان پر چلنا ہے اور صرف حیدرآباد ہی میں نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں اس پر عمل ہوگا تو اسکو دھیان میں رکھیں۔ اور یہ جو کینچ فریزر ہیں کہ یہ لینڈ لارڈ کو سیف کرنے والا ہے۔ ٹینٹ کو ختم کردینے والا ہے

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اسکا کوئی اثر نہوگا کہ وہ ہمیں کٹونس کرسکیں۔ اسکی مخالفت میں جو ڈسکشن ہوا اور صرف یہ کہنا کہ ایک پھڑتوس پلان ہے جب آپ کانسی ٹیوشن کو منظور کئے ہیں تو ایسی صورت میں ان خیالات کو میں اپنی نیشنل کہونکا۔ جو نیشنل پلان یا کانسی ٹیوشن کے خلاف ظاہر کئے جائیں۔ وہ پراگسیو نہیں ہیں میں اس کو ری اکشنری سمجھتا ہوں۔ اگر پراگسیو اور ری اکشنری کی ڈفینیشن کرنا ہوتو یہی ہوگی اس میں صرف اڈمنسٹریشن کا فرق ہوگا۔ اگر خداخواستہ اپوزیشن کے لوگ ادھر آجائیں اور ہم ادھر چلے جائیں تو ہم یہاں خود پراگسیو ہوجائینگے اور جو اڈمنسٹریشن میں جا کر بیٹھینگے وہ ری اکشنری ہوجائینگے۔ اسلئے یہ تو صرف فریزز ہیں۔ تو یہ صرف ڈفینیشن کا فرق ہے۔ جو پارٹی پاور میں رہتی ہے اسکو مخالف پارٹی ری اکشنری کہتی ہے جو پاور میں آنا چاہتی ہے۔ یہ سہل ڈفینیشن ہے۔ یہ اسٹاک فریزز سے کہاں تک کام چلنے والا ہے غور طلب ہے۔ کیا اس سے بل کو اسطرح جانچا جاسکتا ہے جیسا کہ جانچا جانا چاہئے۔ یہ Bedrock منزل مقصود کے تعین میں کہاں تک مدد دے سکتی ہے۔ پنج ورشی یوجنا میں اسٹیٹ کے کاشتکاروں کی اتنی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس پنج ورشی یوجنا میں دو مقاصد انہوں نے رکھے ہیں۔ ہمارا پلان خود ایک ایویولوشنری ٹائپ کا ہے۔ جنکو اس پر وشواس نہیں ہے ان سے مجھے بحث کرنا نہیں ہے۔ کیونکہ نہ میں انہیں مطمئن کرسکتا ہوں اور نہ وہ مجھے مطمئن کرسکتے ہیں۔ کیونکہ ایسے ریویولوشن چاہنے والے لوگوں میں اور ہم میں بنیادی فرق ہے۔ میں ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوں جو فنڈامنٹلی (Fundamentally) اس پر وشواس رکھنے والے ہیں۔ جو ایویولوشنری ٹائپ آف لینڈ ریفرمس (Evolutionary Type of Land reforms) لانا چاہتے ہیں۔ اسکو اس پوائنٹ آف ویو (Point of View) سے دیکھیں کہ یہ ایک نیشنل پلان (National Plan) ہے اور فائیو ایر پلان کے مطابق ہے اور یہ اتنا ہی فنکشنل ہے جتنا کہ اسٹرکچرل۔ وہ فنکشنل ایڈویل ایز اسٹرکچرل (Functional as well as structural) اسطرح پر بنے تو ٹیسپیریٹی (Disparity) باقی نہیں رہ سکتی۔ اسکے اسٹرکچر میں جس تیز رفتاری سے چنچ ہوگا ویسے ویسے تبدیلی آئیگی۔ اس میں فنکشنل ایسپیکٹس آف دی فائیو ایر پلان (Five Year Plan) کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور اسکو بھی دھیان میں رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے خون خرابا نہو۔ یہ کہا جاتا ہے کہ فوڈ پروڈکشن کم ہے۔ ملیش آف ٹن اناج باہر سے لایا جاتا ہے۔ کیا کریں۔ ہمارا بیسک پرائمری ڈیمانڈ (Basic Primary Demand) غذا اور اناج ہے۔ یہاں کا فوڈ کنڈیشن خراب ہوا فیمین (Famine) آئے۔ اسکیپریشی کے حالات رونما ہوئے ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں فوڈ پرابلمس (Food Problems) کو دور کرنے کیلئے ہمیں باہر سے اناج منگنا پڑا۔ ان فنکشنل ایسپیکٹس

کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ہمیں فائو ایر پلان کے تعلق سے اسٹرکچرل سائیڈ آف دی پلان (Structural side of the Plan) پر غور کرنا چاہئے۔ جب کوئی شخص لینڈ ریفارمس بل پر غور کرتا ہے تو اسے اسٹرکچرل ایسپیکٹس آف دی فائو ایر پلان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ہمارے جو پروٹیکٹیو ٹیننٹ ہیں انہیں ہم بالآخر مالک بنانا چاہتے ہیں۔ ایک طرف تو ایوریج ہولڈنگ رکھی گئی ہے اور دوسری طرف ڈسپاریٹی اور فراگمٹیشن کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ چیز مناسب پروسس (Process) اختیار کر کے کی جا رہی ہے۔ لینڈ کے پروڈکشن کو بڑھانے کیلئے جو فنکشنل ایسپیکٹس (Functional aspects) ہوسکتے ہیں اختیار کئے جا رہے ہیں ان تمام چیزوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ چیزیں بنیادی طور پر پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اس مسودہ قانون کو اگر آپ سیسٹمائی (Satisfy) ہونے کے ارادے سے پڑھیں گے تو مجھے یقین ہے کہ یہ آپکو کنوینس (Convince) کرانے کیلئے کافی ہے بشرطیکہ آپ پری اکیوپائیڈ نوٹن (Pre-occupied notion) رکھ کر نہ پڑھیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس سے اتفاق کریں گے کہ یہ فائو ایر پلان کے اندر بیٹھتا ہے۔ میں ایک اور پوائنٹ پر تقریر کر کے اپنے بھاشن کو ختم کرونگا۔ مجھے امید ہے کہ اس پر آنریبل ممبرس آف دی ہاؤس غور کریں گے۔ اس بارے میں چند ان ریلیسٹک ویوز (Unrealistic Views) کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ کسٹ آف کلتیویشن (Cost of Cultivation) کیا ہوتا ہے۔ ہم نے فیملی ہولڈنگ کا جو ڈیفینیشن کیا ہے اس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ فائو پرسنس (Five persons) کی ایک فیملی ہوگی۔ اور وہ ایک پلوہ یونٹ (Plough Unit) یا ایک ورک یونٹ (Work unit) تصور کی جائیگی۔ کسٹ آف پروڈکشن کو نکالنے کے بعد اسکو (۸۰۰) روپہ نٹ انکم (Net Income) ہونی چاہئے۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کافی ڈسکشن کرنے اور کافی ایویڈنس (Evidence) لینے کے بعد کسٹ آف کلتیویشن (۵) فیصد قرار دیا ہے۔ اس پر کافی اعتراضات تنقید و تبصرہ کیا گیا ہے۔ لیکن شہادت اور بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ

Cost of cultivation in a given set of circumstances fifty per cent.

ہوسکتا ہے اور یہ مناسب بھی ہے۔ سلکٹ کمیٹی نے ڈاکومنٹری ایویڈنس (Documentary evidence) بھی لئے تھے اور اس سے بھی انہوں نے یہی نتیجہ نکالا کہ قحی پرسنٹ کسٹ آف کلتیویشن صحیح ہے۔ اس سلسلہ میں میں تین چار ڈاکومنٹس کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جسکے منجملہ میں ایگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے ”جے۔ مولائس“ نے ایک رپورٹ لکھی ہے اس میں انہوں نے کسٹ آف کلتیویشن کے بارے میں ایک مخصوص چاپٹر (Chapter) لکھا ہے۔ اور انہوں نے ایگریکلچرل کمیشن رائے کے

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

حوالہ سے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ کسٹ آف کلتیویشن کے معلوم کرنے کا کوئی اتنا معیاری طریقہ نہیں ہے کہ ہر ایک کراپ (Crop) کے تعلق سے یہ معلوم کیا جائے کہ اس کا کسٹ آف کلتیویشن (Net cost of cultivation) کتنا ہوتا ہے۔ صحیح اندازہ کسٹ آف کلتیویشن کا نہیں کیا جاسکتا کیونکہ

Cost of cultivation varies from group to group and varies from farmer to farmer.

وہ چیخ ہوسکتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ زائد کاشت ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سپروائیزی لینڈ لارڈ پرسنل کلتیویٹر اور مینیجریل فارم آف لینڈ لارڈ کو پہلے سمجھ لینا چاہئے۔ اس کا صحیح طور پر سمجھنا ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن معنوں میں یہاں لینڈ لارڈ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے دوسرے صوبوں میں مینیجریل فارم آف لینڈ کا مینیجر کہلاتا ہے کیونکہ وہ مینیجری فنگشنس کو ادا کرتا ہے۔ اس لئے وہ مینیجر کہلایا جاسکتا ہے۔ لیکن یہاں لینڈ لارڈ کا لفظ اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ اس سے جذبات کو ابھارنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس لفظ میں کچھ کشش ہے لوگوں کے جذبات فوراً بھڑک اٹھتے ہیں اس لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ خیر تو اس کا ڈیفینیشن یہ ہے کہ اسکو مینیجریل فارم کہا جاتا ہے اور اوئر آف دی فارم کو یا جو اس طرح کے فارم کے کام کو یا اسکی مینجنگ کو قبول کرتا ہے مینیجر آف دی فارم کہا جاتا ہے۔ فارمس کی یہ قسمیں ہوسکتی ہیں۔ مینیجریل فارم۔ اوئر فارم۔ ٹیننٹ فارم۔ ان میں کسٹ آف کلتیویشن جو ہوتا ہے وہ مختلف ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے مختلف پراونس کے کسٹ آف کلتیویشن میں کیا فرق ہوتا ہے اسکی پریٹیکولر اسٹیڈی کی ہے انکو معلوم ہوگا کہ بمبئی کا پراونس ایسا ہے جہاں کسٹ آف کلتیویشن کا سسٹمٹک یا سائنٹیفک ریسرچ کیا گیا ہے۔ بمبئی میں جے۔ مولائس نے کسٹ آف کلتیویشن سے متعلق ایک چارٹر لکھا ہے۔ حیدرآباد گورنمنٹ کی طرف سے اس بارے میں کیا کیا گیا معلوم نہیں لیکن مجھے اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک صاحب نے اوونگ آباد ضلع میں کسٹ آف کلتیویشن کا ایک چارٹ تیار کیا ہے۔ لیکن جب اوونگ سے ملنے کا اتفاق ہوا تو وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ انکو اسکا افسوس ہے کہ جس طریقے پر یہ چارٹ تیار ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ وہ اطمینان سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ سب کچھ جو انہوں نے لکھا ہے ٹھیک ہے۔ مختلف قسم کے کراپس ہوتے ہیں شوگر کین ہے۔ جوار ہے۔ باجرا ہے۔ کمرشیل کراپس ہیں۔ کیاٹس کراپس ہیں۔ چاہے کوئی کراپ ہو انہوں نے جو پرسنٹیج نکالا ہے وہ ایوریج (۷۵ تا ۶۰) پڑتا ہے اب ہر ایک کراپ کے لحاظ سے اس کے ایوریج ریٹ کے لحاظ سے اس میں تھوڑا سا مارجن رکھیکر قبول کرنا چاہئے۔ خود بمبئی کے اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ نے اسکی تین مرتبہ کوشش کی ہے کہ سائنٹیفک ریسرچ پر کوئی کسٹ آف کلتیویشن کا تعین ہو جائے چنانچہ ہمارے اسسٹنٹ کے ضلع ناندیڈو کا بھی سروے کیا اور کسٹ آف کلتیویشن کے معلوم کرنے کی کوشش کی۔

چنانچہ گہوں باجرا اور شوگر کین کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ کونسے ایٹم سے متعلق کونسا طریقہ رائج ہے۔ بہر حال میں اسکی تفصیلات پر روشنی ڈالنے بغیر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر جگہ تقریباً اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کسٹ آف کٹیویشن فکٹی پرسنٹ کے قریب قریب ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں کی سلکٹ کمیٹی نے بھی ایویڈنس اور مباحث کے بعد اگر یہی نتیجہ اخذ کیا ہے تو کیسے غیر صحیح قرار دیا جاسکتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ قانون لینڈ لارڈ کے فائدہ کیلئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو اسپلیٹکیشن کئے جارہے ہیں وہ مسائل کو نہ سمجھ کر کئے جارہے ہیں۔ ہمارا اونر فارمر (Owner Farmer) جو کٹیویشن کرتا ہے ایک ہزار سے گیارہ سو کے درمیان آمدنی ہوگی۔ نٹ انکم معلوم کرنے کیلئے ہمیں یسکیلی پرسنل کٹیویشن کے ڈیفینیشن کو سمجھنا ضروری ہے۔ نانڈیڈ کا ٹیروے کرنے کے بعد انہوں نے جو بلوٹین نمبر (۱۴۹) بابت سنہ ۱۹۲۷ نکالا ہے اس میں انہوں نے جو فیکٹس پیش کئے ہیں وہ بتانا چاہتا ہوں شوگر کین کے متعلق اس میں بتایا گیا ہے کہ آمدنی (۸-۱۴-۹۷) روپیہ ہوتی ہے اور خرچہ (۸-۹۴) روپیہ ہوتا ہے گویا ۳۷ روپیہ پر ایکڑ آمدنی ہوتی ہے۔ گہوں اور باجرے کے متعلق انہوں نے بتایا ہے کہ کسٹ آف کٹیویشن فکٹی پرسنٹ ہوتا ہے یہ میں بمبئی سے متعلق عرض کر رہا ہوں۔ انکا آخری بلوٹین نمبر (۱۶۴) سنہ ۱۹۳۰ ٹرمرک کراپ کا کسٹ آف کٹیویشن فکٹی پرسنٹ ہے۔ ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ بالعموم کسٹ آف کٹیویشن فکٹی پرسنٹ کے قریب ہوتا ہے اور اسی چیز کو بنیاد بنا کر ساری عمارت کی بنیاد کھڑی کی گئی ہے۔ ایک ورک یونٹ یا پلوہ یونٹ کے الفاظ نکالنے سے مینیجریل فارمر کو زیادہ فائدہ حاصل ہو رہا ہے جو کہا جاتا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک کھوکھلا خیال ہے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ لینڈ کمیشن کا کام پیچ گیا ہے بلکہ جو مختلف گروپس ہونے کا خطرہ تھا وہ بھی کم ہو گیا ہے اسلئے میں نہایت ادب سے معزز ممبرس سے یہ عرض کرونگا کہ اس بل کی طرف دیکھنے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے اس پر روشنی سے نہ دیکھیں بلکہ اس پر حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے غور کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ضرور سہمت ہونگے۔

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House re-assembled after Recess, at Five of the Clock.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

L.A. Bill No. XXVII of 1953, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Deputy Speaker : Dr. G. S. Melkote.

Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote) :

Sir, I beg to introduce L.A. Bill No. XXVII of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Allowances of Ministers Act, 1952.

Mr. Deputy Speaker : The Bill is introduced.

**L.A. Bill No. XXVII of 1953, the Hyderabad
Legislative Assembly (Speaker and Deputy Speaker,
Salaries (Amendment) Bill, 1953.**

Dr. G. S. Melkote : Sir, I beg to introduce L.A. Bill No. VIII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad Legislative Assembly (Speaker and Deputy Speaker) Salaries Act, 1952.

Mr. Deputy Speaker : The Bill is introduced.

**Consideration of the Report of the Select Committee on
L.A. Bill No. 1 of 1953, the Hyderabad Tenancy and
Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953**

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - قبل اسکے کہ ڈسکشن شروع کیا جائے میں ایک چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں - ٹائم بالکل کم ہے اور اب صرف ایک گھنٹہ باقی ہے - بولنے والے زیادہ ہیں - اس لئے میں ممبرس سے ریکوسٹ (Request) کرونگا کہ جتنے کم ٹائم میں ہوسکے مختصر طور پر اپنا بیہاشن دیں -

* شری ادھور اڑپٹیل (عثمان آباد - عام) - مسٹراسپیکسر - یہ ایک بہت بڑا اور اہم بل ہے - معاشی یا اکنامک بنیادیں اس پر رکھی جانے والی ہیں - رام راج کی بنیادیں اس پر رکھی جانے والی ہیں - بولنے سے پہلے سوچ رہا تھا کہ اس بل کو کون سے نقطہ نظر سے دیکھا جائے - چائنا یا رشیا کی طرف اگر اشارہ کروں تو پھر وہ جو کائن پر چارجز ہیں مجھ پر آجائینگے - اس لئے میں فائیو ایر پلان کے جو ڈائرکٹریوز ہیں اس چوکھٹے میں اس بل کو دیکھنا چاہتا ہوں - لیکن فائیو ایر پلان کوئی بائبل نہیں وید نہیں یا قرآن نہیں جس پر وشواس نہ کیا جائے تو انسان دھریہ ہو جاتا ہے - فائیو ایر پلان کے جن کہ سی - ڈی - دیشمکھ نے پارلیمنٹ میں ان امپلائمنٹ کے نان آفیشیل بل پر بولتے ہوئے کہا ہم اسکو ریوائز کرنے والے ہیں - پنج سالہ منصوبہ ابھی فینالائز نہیں ہوا اور نہ فینالائز ہونے کے بعد یہ بائبل بن سکتا ہے - ساج کے جو ڈائرکٹریوز ہوتے ہیں اون کے لحاظ سے ہر وقت چینجز آتے ہیں - کیا فائیو ایر پلان کے مقاصد کو اس بل میں عمل میں لایا جاسکتا یہ دیکھنا ہے - اس میں تین چیزیں زیادہ اہم ہیں - ایک تو پراڈکشن بڑھانے کا نقطہ نظر انہوں نے رکھا ہے - ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ساج میں جو ٹیپا ریٹی ہے اسکو بھی ہوسکے تو دور کیا جائے - سی - ڈی - دیشمکھ (آنریبل مسٹر فار قینانس) نے یہ بھی کہا تھا کہ ان امپلائمنٹ کو دور کرنے کے نقطہ نظر سے اسکو ترتیب دینا چاہئے اور اسکی گنجائش بھی رکھنی چاہئے - لیکن آج ۵۳ع کا نواں مہینہ ختم ہو رہا ہے اور یہ بچہ ابھی مکمل نہیں ہوا - اس لئے جس کو اس پلان پر وشواس نہ ہو اسکو اٹھی

نیشنل کہنا میں سمجھتا ہوں وہ ایک بھاؤناتک اکسپریشن ہے۔ میں فائیو ایر پلان کے جو ڈائریکٹوز ہیں اون کو ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اس میں صاف لکھا ہے کہ فائیو ایر پلان کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

In other words from the aspect of the national economy, as a whole, the conclusions to be emphasised are :

(i) increase of agricultural production represents the highest priority in planning over the next few years ;

and

(ii) the agricultural economy has to be diversified and brought to a much higher level of efficiency.

اس میں اگریکلچرل انیشیاتیو کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ کیونکہ پراڈکشن بڑھانے کیلئے انیشیاتیو نہایت ضروری ہے۔ اس نقطہ نظر سے میں کہوں گا کہ ہمارے پاس جو بھی کلائوویل لینڈ اس وقت ہے اور جو ہند سے فائیو ایر پلان میں بتلائے گئے ہیں وہ (۲۶۶) ملین ایکرس ہیں یعنی پورے ایریا کا (۴۳) پرسنٹ ہے۔

Cultivable waste land 98 million acres

اور (۱۶) ایکر اگریکیٹیٹ پرسنٹ کلائوویل لینڈ ہے وہ ویسٹ ہے۔ ہماری کوشش یہ رہنی چاہئے کہ پراڈکشن ضرور بڑھایا جائے۔ لیکن کس وقت پراڈکشن بڑھیکا۔ کیا اس بل میں پراڈکشن بڑھانے کے لئے کوئی پروویژن رکھا گیا ہے۔ کیا آپ نے یہ سوچا ہے کہ ایک کسان کی فیملی زیادہ سے زیادہ کتنے ایکر کا سوپروویژن کر سکتی ہے۔ جن لوگوں کے پاس زمینات ہیں میں اون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر (۱) گاؤں میں زمینات واقع ہوں تو کیا ان کا سوپروویژن ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں ہو سکتا ہے تو پھر وہ ویسٹ آف پراڈکشن ہے۔ کیا اس بل میں آپ نے کوئی پروویژن رکھا ہے کہ ۱ گاؤں میں زمینات نہیں رہنی چاہئے۔ کوئی آئریبل ممبر مجھے اپنے تجربہ کی بناء پر یہ بتائیں کہ کیا ایک شخص سوپروویژن کر سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ جیپ گاڑی رکھے اور ہر گاؤں میں ہر کھیت بھرا کرے تو شائد سوپروویژن ہو سیکا۔ اگر کسی کھیت میں ۲۵ آدمیوں کو لگایا جائے یا کسی کھیت میں ۱ مزدوروں کو رکھا جائے تو جب تک پرسنل سوپروویژن نہ ہو کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ویسٹ ہے۔ اکتامک ہولڈنگ اور فیملی ہولڈنگ مقرر کرنے کے ڈائریکشن فائیو ایر پلان میں ضرور ہیں۔ لیکن انہوں نے ڈیفینیٹی یہ نہیں کہا کہ انکم کی بیس پر فیملی ہولڈنگ کا میٹرومنٹ کیا جائے انہوں نے صرف اتنا لکھا کہ چار پانچ بیسی ہو سکتے ہیں۔ لینڈ ریویو بیسی ہو سکتا ہے۔ پراڈکشن ہو سکتا ہے۔ وغیرہ

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend-
ment) Bill, 1953.*

ہوسکتا ہے۔ پروڈیوس کا ویالو ہوسکتا ہے۔ لیکن پروڈیوس ویالو کے سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ جو پیداوار ہوتی اسکا اگریج نکالنے اور اسکی قیمت مقرر کرنے کیلئے کسٹ آف کٹیشن کا کوئی ڈاٹا نہیں اور نہ اسٹائٹسکس میں اسلئے ڈیفینیٹلی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اتنا پروڈکشن کے لئے یہ خرچہ ہوسکتا ہے۔ بدقسمتی سے اگریکلچر کے پروفیشن میں جو لوگ ہیں وہ لکھے پڑھے نہیں ہیں کہ اکاؤنٹ رکھ سکیں۔ اکاؤنٹس رکھتے بھی ہیں تو گناشتہ رکھنا پڑتا ہے۔ اسلئے پروڈیوس نکالنے کے طریقہ کو ری کمند کرنے میں وہ ہچکچاتے ہیں۔ اون کے جو الفاظ ہیں وہ میں ہاؤز کے سامنے رکھتا ہوں۔

The only satisfactory way of calculating the value of gross produce would be to prepare fresh estimates on the basis of a standard series of prices for commodities which go into the produce estimates prepared for different areas during settlement operations. This would be.....

ساتھ ہی ساتھ اون کا رجحان اس طرف ہے کہ پروڈیوس نکالنے کا طریقہ پیچیدہ ہے۔ کاسپلیکیٹڈ ہے۔ اس میں نہ جاتے ہوئے انہوں لینڈ ریوینیو کا معیار رکھا ہے جو ہر زمین کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ سلکٹ کمیٹی میں جو (۱) معیار پیشے ہوئے ہیں اون سے یہ توقع تھی کہ وہ ہم کو ہنومان بتائیں گے۔ لیکن بندر کی صورت میں انہوں نے پیش کیا۔ فیملی ہولڈنگ کمیونسٹوں کا ری کمند کیا ہوا نہیں ہے۔ جائتا کے اکسپرنس کا ری کمند کیا ہوا نہیں ہے۔ اس کا ری کمندیشن کانگریس کی اگریڈین ریفرنس کمیٹی نے کیا تھا۔ جسکا پلاننگ کمیشن نے ریفرنس دیا ہے کہ

The limit which may be appropriate has to be determined by each State in the light of its own circumstances but, broadly speaking, following the recommendations of the Congress Agrarian Reforms Committee, about three times the family holding would appear to be a fair limit for an individual holding.

کانگریس کی اگریڈین کمیٹی نے تحقیقات کر کے یہ مقرر کیا تھا کہ تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ کی سیلنگ نہ ہو لیکن ہمارے پاس اسی کانگریس کے ڈائرکشنس کو نظر انداز کرتے ہوئے اوسکو چار فیملی ہولڈنگ تک بڑھایا گیا ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ فیملی ہولڈنگ کے سلسلہ میں اسطرح اکسپلائٹ کیا جاتا ہے کہ اگر (۸) سو روپہ کی انکم رکھی جائیگی تو آج جو لوگ لنگوی لگاتے ہیں وہ کل ننگے بھرینگے۔ نہ بچوں کو تعلیم دیکسینگے۔ نہ اپنی زندگی بسر کرسکیں گے۔ ایجوکیشن فسیلٹیز وغیرہ کی جو چیزیں ہیں وہ ہونچکا ہوئے ہیں۔ دولت مند کسان ہیں جن کے پاس دو سو ایکڑ زمین ہے۔ ایویج کا جو طریقہ

زرعی زمین کو ایگرکیالکولیٹ کیا جا رہا ہے یا پاپولیشن پر کیا جا رہا ہے وہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ کسی ضلع میں پانچ ایگر بھی ہو سکتے ہیں کسی ضلع میں آٹھ ایگر بھی ہو سکتے ہیں۔ بعض اضلاع میں آدھے سے زیادہ زمین ایک ہی کے پاس رہتی ہے۔ اسلئے ایسا ایوریج غلط ہوگا سنہ ۵۰۲ء میں کانگریس نے لینڈ ٹو دی ٹلر (Land to the tiller) کا ریزولوشن پاس کیا تھا لیکن اب حکومت ہاتھ میں آتے ہی یہ بھلا دیا گیا ہے۔ اوس وقت تو نوجوان کسانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے یہ کہا جاتا رہا کہ یہ سب کچھ آپ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ لیکن جب کسانوں کی دقتیں دور کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ سب کچھ بھلا دیا جاتا ہے۔ یہ ہم تجربہ میں دیکھ رہے ہیں۔

فائیو ایر پلان کے تحت صرف اتنی ہی ہدایت تھی کہ اس اسٹیٹ کے جو سرکس ہونگے اس لحاظ سے کیا جائے۔ جیسے سیٹا مائی نے ہنومان سے کہا تھا کہ درخت سے پھل نہ توڑنا تو اس نے ہاتھ سے نہیں توڑا بلکہ دم سے درخت کو ہلاتا رہا اور پھل کھاتا رہا۔ اس طرح یہاں بھی کیا جا رہا ہے۔ آیا ۸۰۰ روپیہ رکھے جائیں یا فیملی ہولڈنگ کو بڑھایا جائے۔ لینڈ لارڈ کسے کہتے ہیں اس کے متعلق اپنا اپنا کنسپشن ہے۔ پلاننگ کمیشن نے تو سب سیشنایو اونر کہا ہے۔ پروڈکشن بڑھانے اور ایفیشنس کو تیزتر کرنے کیلئے اتنی ہی ہولڈنگ ہونا چاہئے جتنی کہ ایکسپرنٹس کہتے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ایک آدمی اس کی بیوی بچے اور اس کی ماں وغیرہ ملکر صحیح معنوں میں کتنی زمین سپروائز کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس سپروائزنگ کے معنی موٹر میں بیٹھکر چکر لگانے کیلئے لئے جا رہے ہیں۔ سپروائز کرنے کے دراصل معنی یہ ہونا چاہئیں کہ وہ ذاتی طور پر کرے۔ زراعت میں سپروائز کرنے کیلئے پاؤں کو کیچڑ میں دھنسانا پڑتا ہے۔ بیلوں سے دوستی کرنی پڑتی ہے اور اپنے کو مٹی سے مانوس کرنا پڑتا ہے۔ جو لوگ وکالت یا تجارت کرنے کیلئے رہتے ہیں وہ ایجنسی لینڈ لارڈ ہیں۔ پلاننگ کمیشن نے جو ڈائریکشنس دیئے ہیں وہ اسپال اور مڈل اونرس کے بارے میں ہیں وہ اپنے ڈائریکشن کے ذریعہ ٹیننٹ اٹ ول چاہتے ہیں۔ وہ ٹیننسی کی شوریٹی چاہتے ہیں اور اسکو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس کی شوریٹی نہ رہے تو وہ اپنی زمین نہیں سمجھتے۔ اسلئے انہوں نے یہ ڈائریکشن دیا ہے۔

“A period may be prescribed, five years, for instance, during which a owner may assume for personal cultivation. If he fails to do so during this period, the tenant should have the right to buy the land, in a way similar to those suggested earlier for large landholders.”

یہاں بھی لینڈ ہولڈرس کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ٹیننٹ اٹ ول کو بھی وہی پانچ سال کا حق رہیگا جو سب سیشنائل اونر کو ہوگا۔ ان کے لحاظ کو اگر ہم نے بائبل کا لفظ یا قرآن شریف

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amtd.)
Bill, 1953.*

کی آیت سمجھی تھے تو میں یہ کہہونگا کہ پلاننگ کمیشن کا ڈیفینیٹیو پوائنٹ آف ویو یہ ہے کہ ٹیننسی کو قائم کرے۔ انٹنسیو کلتیویشن پر ٹیننٹس رکھا جائے۔ سلکٹ کمیٹی رپورٹ میں نے ساری دیکھ ڈالی لیکن کہیں بھی یہ چیز نہیں ہے۔ ”ٹیننٹ اٹ ول“ اس کے بجائے ہر پانچ سال کے بعد نام بدل کر خود کاشتکار بن سکتا ہے۔ تین فیملی ہولڈنگس کی حد تک کلاز ے ہے لیکن ساڑھے چار فیملی ہولڈنگس کی زمین کے جو ٹیننٹس ہیں ان کے لئے کوئی کلاز نہیں ہے۔ ان کے ونٹ سے متعلق بھی کہیں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اس سے کیا ہم یہ شک و شبہ کریں کہ آپ ایک خاص کلاس کیلئے ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو آپ ہی کے کرتوت ہیں اس کے لئے ہمیں نہ لین کے پاس جانے کی ضرورت ہے اور نہ مارکس کے پاس۔ نہ چین جانا پڑتا ہے اور نہ رشتا۔ خود ونویہاؤے نے اس پر عمل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کمیونٹی پراجکٹس سے لوگوں کو نقصان نہیں ہے۔ کسان زمین چاہتے ہیں انہیں زمین ملنا چاہئے یہ ونویاجی نے کہا ہے۔ کیا یہ فائو ایر پلان کے خلاف ہے اور کیا وہ اٹی ٹیشنلسٹ ہیں۔ خود پنڈت جی نے بھی یہ کہا تھا کہ ایک خاص طبقہ کو جو برسوں سے ایکسپلاٹڈ ہوتا آیا ہے اس کے لئے یہ ہونا چاہئے۔ لیکن نہرو جی کا نام جنے والوں کی جانب سے اس کی تائید نہیں کی جاتی۔ اس لئے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ پلاننگ کو بھی بدلتے ہوئے حالات اور وقت کی ضرورت کے ساتھ تبدیل کرنا چاہئے۔ اس لئے ہم نے ہاؤز کے سامنے یہ رکھا ہے کہ حقیقت میں ہولڈنگ کا معیار ہمارے پاس کیا ہونا چاہئے اس کے لئے اسٹانڈنگس کی بھی ضرورت نہیں۔ کاشتکار سے پوچھئے تو وہ بتلاتا ہے کہ سو ایکڑ سے زمین بڑھ جائے تو اس پر انتظام کرنا دشوار ہوتا ہے اور اگر وہ ایک ہزار ایکڑ ہو جائے تو وہ ایسے شخص کے مانند ہو جاتی ہے جس کے ہاتھ پاؤں لمب (Limbs) سویچہ جانے میں جکڑ اٹھانے پھانسنے کیلئے ایک نوکر رکھنا پڑتا ہے۔ جس طرح انسان کا سریر بڑھنے کی وجہ سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اسی طرح زمین کا بھی حال ہو جاتا ہے۔

رہا یہ سوال کے کسان دھوقہ پہن سکتا ہے۔ کون کہتا ہے کہ وہ دھوقہ پہنتا ہے۔ اس میں سے دو تین پرسنٹ ایسے ہونگے جو دوسروں کی زمینات پر کام نہیں کرتے ان کی سبجائی کی تو یہ حال ہے کہ وہ اناج گیلئے محتاج ہیں۔ ان کے لئے اناج ہی کی زیادہ ضرورت ہے۔ وہ انڈر اپلائیڈ ہیں۔ آپ انٹسٹریز میں ریفارمس کیوں نہیں کرتے۔ انٹسٹریز کا یہ حال ہے کہ وہ دن بدن بند ہو رہی ہیں۔ اس بارے میں فائو ایر پلان میں کیا ہے۔ اس بائبل میں کیا ہے۔ آج ہزاروں مزدور بیکار ہو رہے ہیں۔ انہیں بھیک مانگنے کی ٹوٹ آ رہی ہے۔ ان تمام چیزوں میں بینائی ترقی کرنے کی ضرورت ہے چاہے اس کا تعلق زمین سے ہو یا کون کون سے۔ ملک کی ساری دولت مزدوروں کے ہمنے سے ہٹا رہی ہے اس کے علاوہ قدرتی وسائل اس میں سد و معاون ہوتے ہیں۔ لینڈ لارڈس اور سرمایہ دار اس کا ایک ٹیکر ہوتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیوں صاحب گچ کا رنگے کیوں بد ہو رہے ہیں

مشنری ہے۔ کہاس موجود ہے۔ لیکن اسکو کیا کیا جائے کہ ٹاٹا اور بولا کو نفع نہیں ملا اسلئے کارخانہ بند کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح کاشتکار ہیں لیکن انکے لئے زمین نہیں ہے۔ مالکوں کے پاس زمین ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ داروں کے پاس زمین ہے۔ اسکے بعد ہمیں پروڈکشن کے نقطہ نظر سے بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ اسکے لئے بھی پلاننگ کمیشن کا ڈائریکشن ہے۔ میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں فائو ایر پلان کو سامنے رکھکر ہی امینڈمنٹ پیش کرونگا۔ لیکن اس طرف کے آنریبل ممبر پارٹی ڈسپن - وہپ اور پارٹی لکچر کو نہ چھوڑتے ہوئے امینڈمنٹ کو ایسکی مرٹس (Merits) پر جج کریں اگر وہ صحیح معنوں میں پینڈنٹری کا مفاد چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب پینڈنٹری کا مفاد چاہتے ہیں۔ یہ پارٹی اشیو نہیں ہے۔ لینڈ ریفارم - انٹیمپٹڈ پلانڈیشن یا ڈولپمنٹ اسکیم کسی ایک پارٹی کی گتہ داری نہیں ہے۔ لیکن اسکے باوجود انٹی نیشنل ہونے کے جو غلط فتوے لگائے جاتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسی طرح پرائس کا معاملہ بھی قریب قریب ایسا ہی ہے۔ (اس موقع پر ہل دیگئی)۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پرائس آپ نے رکھی ہے کیا وہ کسان کے کو سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اسکے لئے ایک طرف کانسیٹیوٹین ہے جسکے لحاظ سے اڈوکیٹ پرائس دینا لازمی ہے ورنہ کیس ہائیکورٹ میں چائیگا اور مجھے تو ڈر ہے کہ اس قانون کو ہائیکورٹ کیس ہائیکورٹس قرار نہ دے۔ جب تک کانسیٹیوٹین ہے کوئی مس اپریویشن نہیں ہو سکتا۔ اس میں جو لیشری کا کوئی کا گنسنس باقی نہیں رکھا گیا ہے۔ اڈرینڈ بل میں دو ایک سکشن ایسے تھے لیکن اب انکو بھی ڈراپ کردیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے پرائس آرپریویشن کا ڈسپن ہی نہیں ہے۔

آخر میں میں یہ کہوں گا کہ کمیٹی میں جو پرائکٹسنگ لائٹس تھے انہیں اسکا کافی موقع ملا ہے کہ قانون کو کیسے کیسے لوڑ رکھا جاسکتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ کیا کیا لیگل لوپ ہولس ہو سکتے ہیں۔ انہیں اسکا کافی موقع ملا ہے کہ قانون میں کیا رکھنا چاہئے اور کیا نہیں۔ میں کسی کی طرف پرسنلی اشارہ نہیں کر رہا ہوں۔ لیکن لٹیگیشنس ہونگے اور کافی لٹیگیشنس ہونگے وہ تحصیلدار سے لیکر اونچے درجہ تک جائینگے۔ اسکے لئے ایک اسپیشل اڈمنسٹریشن وہیگا۔ اسپیشلی ٹرینڈ کلرکس رہینگے۔ لیکن یہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ اسٹاف کسانوں سے ہمدردی رکھنے والا ہوگا۔ آپ شیر اور بکری کو ایک پتھرہ میں پالتا چاہتے ہیں۔ انہیں ایک گھاس پر پانی پلانا چاہئے ہیں۔ تو یہ جادو آپ ہی کو آتا ہے۔ جس شیر کی غذا بکری ہے آپ اسکو اسی کے ساتھ رکھنا چاہئے ہیں۔ اگر آج گاندھی جی ہوتے تو وہ بھی یہی کہتے کہ میرے اہمساکا ہرگز یہ پرنسپل نہ کہا میں ایک مثال ہاؤز کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک ماں کے چار بچے ہیں۔ اس میں سے ایک شادی شدہ ہے۔ ایک مدرسہ کو جاتا ہے۔ ایک چھوٹا ہے اور ایک رہتا ہے۔ جو بچہ شادی شدہ ہے وہ بڑا ہے مگر اسکی طرف دھیان نہیں دیتی۔ جو مدرسہ کو جاتا ہے

*Consideration of the Report of
the Select Committee L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendment)
Bill, 1953.*

اسکی طرف کچھ دھیان دیتی ہے۔ جو چھوٹے بچے ہیں انکے کھانے پینے کا وہ خیال رکھتی ہے۔ لیکن جو بچہ رنگتا ہے ماں اسکی زیادہ دیکھ بھال کرتی ہے اسکی زیادہ تر ہمدردی اسی کے ساتھ ہوتی ہے۔ آج مزدوروں کا طبقہ، کسانوں کا طبقہ اسی رنگتے بچے کے مانند ہے۔ اسلئے اسکے پرنولیجس اور اسکے ساتھ ہمدردی رکھنے کا خیال حکومت کو زیادہ سے زیادہ ہونا چاہئے خاص طور پر اس صورت میں جبکہ ہمارا کنسپشن ولفیر اسٹیٹ کا ہے۔ گورنمنٹ کا پور (Power) اور اسکا دماغ ان ہی کیلئے زیادہ صرف ہونا چاہئے۔ اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو میں کہوں گا کہ یہ بل بالکل ناکارہ ہے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

* شری ایم۔ نرسنگ راؤ (کلو کرتی۔ عام)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میرے دوست نے میرے لئے یہ کام بہت آسان کر دیا کیونکہ فائو ایر پلان کا بہت سا خلاصہ بھی انہوں نے پڑھ دیا ہے۔ لالینڈ پالیسی کے سلسلے میں کئی ایسپکٹس ہوتے ہیں۔ ایک ہی ایسپکٹ سے اگر غور کیا جائے تو یہ غلطی ہوگی۔ لینڈ ہنگر۔ لینڈ ڈسٹریبیوشن اور سرپلس لینڈ یہ تمام باتیں زیر بحث آئیں گی۔ فائو ایر پلان میں جو پالیسی رکھی گئی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ پلان بائبل ہے۔ ابدی ہے۔ اڑی ہے۔ یا اس میں چینج نہیں ہو سکتا۔ لیکن بھارت سرکاری پارلیمنٹ نے جو پالیسی بنائی ہے جسکو ہمارے الکنڈ ریپرنٹیشنوز نے بنایا ہے اسکے لحاظ سے لینڈ پالیسی کے جو ایسپکٹس ہیں وہ نیشنل اکائی جس میں یہ ہے کہ پروڈکشن میں فال نہ ہو۔ پیداوار میں اضافہ ہو کوئی ان افیشنسٹی نہ پیدا ہونے پائے۔ دوسرے سبھی اونچ نیچ ہے۔ جسکو جہاں تک ممکن ہو گھٹایا جاتا ہے۔ یہ سوشل ایسپکٹ ہے۔ اس سلسلے میں یہ چیز آئی ہے کہ اپر لمٹ قائم کیجائے۔ اس جانب آپ نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔ میں بھی اس پر روشنی ڈالوں گا۔ اپر لمٹ تین اغراض کیلئے ہو سکتی

ہے۔ ایک فیوچر اکویزیشن کیلئے دوسرے پرسنل کٹیبوشن کے واسطے ریزرویشن کے لئے اور تیسرے یہ کہ جو رقبہ زیر کاشت ہے جہاں ٹیننس نہیں ہے وہاں میلنگ کیا قائم کیجائے۔ میں نیشنل اکائی کے ہر ایسپکٹ پر نہیں جاتا۔ یہ جو لینڈ اپروونٹ بل سلکٹ کمیٹی میں غور ہو کر آیا ہے حال ہی میں ہم نے یہاں لینڈ اپروونٹ بل پاس کیا۔ ممکن ہے کوئی لینڈ مینجمنٹ کا لیجسلیشن بھی پیش ہو۔ تاکہ ایلڈ اور پروڈکشن کو بڑھایا جاسکے۔ ایسے قوانین آئیں گے۔ لیکن جہاں تک اس بل کا تعلق ہے ہمیں یہ غور کرنا ہے اپر لمٹ کا کرائیڈیر کیا ہونا چاہئے۔ اس میں کوئی چیز طے تو نہیں کی گئی ہے لیکن کئی چیزیں بتلائی گئیں ہیں۔ لینڈ اسسمنٹ ہے۔ لیکن اگر اسکو کرائیڈیر یا مان لیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ تمام مقامات پر تمام زمینوں کا اسسمنٹ ایک ساتھ ایک ہی حالات میں نہیں ہوا ہے۔ اسلئے پورے اسٹیٹ کیلئے یہ معیار نہیں بنادیا جاسکتا۔ نٹ پروڈیوس دوسرا معیار ہو سکتا ہے۔ انکم اور گراس پروڈیوس بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہر ایک

میں آپ کو کچھ نہ کچھ ڈفکٹ ملیگے۔ اسلئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ سیننگ فیملی ہولڈنگ کے ملٹی ٹیوڈ سے طے ہونا چاہئے۔ ہمارے اس بائبل میں یہ کہا گیا ہے اور ایک اولڈ ٹیسٹامنٹ کانگریس اگریزین ریفرنس کمیٹی کی رپورٹ بھی اکنامک ہولڈنگ کے بارے میں ہے میں اکنامک ہولڈنگ کے بارے میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

(Congress Agrarian Reforms Committee's Report).

'Economic holding', 'The provincial Governments in their replies to the questionnaire have suggested different sizes for different provinces. It is common ground that an economic holding must vary according to the agro-economic condition, agricultural technique and the standard of living. With the data at our disposal, we are not in a position..... for different provinces.

This is possible only on the basis of an exhaustive enquiry and comprehensive data about family budgets, soil condition, and the nature of cultivation in different parts of the country.

سائل - نیچر آف کلتیویشن اور فیملی بیٹ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اکنامک ہولڈنگ فکس کی جانی چاہئے۔

It must afford a reasonable standard of living.

یہ نہیں کہ بیوک کار میں بیٹھ کر پھرنے والے کا معیار ہو۔ بلکہ ایک گاؤں کے رہنے والے کسان کا جو اسٹانڈرڈ ہو سکتا ہے وہ ہو۔

It must provide full Employment to a family of normal size.

یہ بھی نہیں کہ وہ کوئی اور دھندا کرنے پر مجبور ہو جائے جب بیکار ہو تو تنگبہدرا پراجیکٹ میں یا کسی اور جگہ مزدوری نوکری یا بھگیلگی کرے۔ بلکہ اس کے افراد خاندان کو فل امپلائمنٹ ملے۔ پارشل امپلائمنٹ نہ ہو۔

And at least a pair of good bullocks.

ایک سے زیادہ پر Pair بھی ہو سکتے ہیں۔ یہاں صرف ریزن ایبل اسٹانڈرڈ آف لیونگ کا سوال ہے۔ نارمل سائیز آف لیونگ کیلئے کم سے کم ایک پر آف بلک ہونا چاہئے۔ انہوں نے اسکو اکنامک ہولڈنگ کہا۔ فیملی ہولڈنگ اور اپر لمٹ اسکے ملٹیلس میں ہونا چاہئے۔ اور فار فیوچر اکویزیشن تھری فیاملی ہولڈنگ تک پڑھانے کی گنجائش ہے۔ اگر ذاتی کاشت کیلئے قول پر حاصل کرنا چاہتا ہے تو تھری فیملی ہولڈنگ تک وہ لے سکتا ہے۔

*Consideration of the Report of
the Select committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend-
ment) Bill, 1953.*

ایسے بڑے بڑے زمیندار جنکے پاس سیکڑوں ایکڑ اراضیات ہیں ان پر بھی حد مقرر کی جانی چاہئے۔ وہ حد ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ ہے۔ یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وہاں تھری فیملی ہولڈنگ کیوں مقرر نہیں کیا گیا۔ اوس میں اور اس میں یہ فرق ہے کہ جہاں قولدار آئندہ کشت کیلئے زمین خریدتا ہے وہاں اسکی خریدی پر آسانی سے لمٹ قائم کیجا سکتی ہے۔ کیونکہ وہاں کسی ٹیننٹ سے لینے کا سوال نہیں رہتا۔ وہ زمین تو اسکی ذاتی کاشت میں ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں حیدرآباد گورنمنٹ نے اور کانگریس پارٹی نے اس کو پیش نظر رکھکر یہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کی اپر لمٹ اس صورت کیلئے رکھی۔ کسٹ آف کلتیویشن جو ۵۰ فیصد رکھا گیا ہے اسکے بارے میں ہمارے دوست نے یہ ٹھیک کہا کہ کوئی کاشتکار یہ باضابطہ حساب کتاب تو نہیں رکھتا کہ کتنا خرچہ ہوتا ہے۔ اسکو یہ بھی معلوم نہیں رہتا کہ وہ کتنی مالگزاری ادا کرتا ہے۔ اگر اس سے پوچھیں تو وہ یہی کہیگا کہ یہ پٹواری جانتا ہے یا ساھوکار جانتا ہے جو ادا کرتا ہے۔ یہ انڈین اگریکلچرل ہسٹری ہے کہ ہمارے پاس کا کاشتکار کمرشیل پوائنٹ آف ویو سے اگریکلچر کو نہیں چلاتا۔ بلکہ وہ چونکہ گاؤں میں پیدا ہوا زراعت اسکا آبائی پیشہ ہوتا ہے اس میں اسکو فائدہ ہو یا نقصان وہ اسکو اڈاپٹ کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اسی میں اسکی ساکھ ہے بہر حال یہ کہ فیملی ہولڈنگ کیلئے کسٹ آف کلتیویشن مٹا کرنے کے بعد ۸۰۰ ٹ انول انکم آنا چاہئے۔ یہ پہلے بل میں رکھا گیا تھا۔ اس پر اعتراض ہونے لگا لینڈ کمیشن کے سامنے کوئی یہ کہیگا کہ اسکا کسٹ آف کلتیویشن ۵۰ پرسنٹ ہے اور کوئی کہیگا کہ ۸۰ پرسنٹ ہے۔ بڑے لینڈ ہولڈرس یہ کہہ سکتے ہیں۔ اور پھر یہ کہ لینڈ کمیشن پر چھوڑ دینے سے کرپشن اور بے ایمانی کا بھی آپ کو خدشہ ہوتا ہے۔ نہ تو لینڈ کمیشن پر آپ کو بھروسہ ہو سکتا ہے نہ ڈسٹرکٹ کمیشن پر نہ عہدہ داروں پر۔ اسلئے لینڈ کمیشن پر کسٹ آف کلتیویشن کو نہ چھوڑتے ہوئے ایک حد تک آرینٹریٹی ۵۰ فیصد کسٹ آف کلتیویشن کو ہم نے مان لیا۔ ہمارے ایڈوائسنگ پراونسز یوپی میں کنال کے تحت جو کلتیویشن ہوتی ہے وہاں ۱۹۰۰ میں سے کسٹ آف کلتیویشن ۱۶۰۰۰ ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے میرے پاس یہاں کے فیکرس نہیں ہیں۔ ہم نے ابھی حد تک ۵۰ فیصد طے کیا۔ اسکے لحاظ سے ہم نے فٹ کلاس سائیل فور ٹو سکس ایکرس۔ اسکے بعد ۱۶ سے ۲۳ ایکڑ اور ۳۲ سے ۳۸ ایکڑ چلکا کی حدیں رکھیں۔ اب اسوں لینڈ کمیشن فکس کریگا کہ ۱۶۰۰ گراس انکم ہونے کیلئے کتنی زمین ہونی چاہئے۔ اگر ۲۰ ایکڑ اچھی زمین ہوتی ہے تو ۳۰ من پیداوار ہوتی ہے ۱۶۰ من پیداوار نکلتی ہے۔ ۱۰ من فی ہلہ ہلاک کائن سائیل سے نکلتی ہے۔ اگر یہاں چلکہ میں چار من پیداواری ایکڑ نکلتی ہے تو ہم اسکو کلاس ون مائل سمجھتے ہیں اس طرح سے چار تا چھ ایکڑ ۱۶ تا ۲۰ کی حد مقرر کی گئی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آخر میں چلکہ بہ سوائڈ بن جائیگی۔ یہ ایک چرچہ فائدہ مٹان آباد میں جاری علاقہ ہے ایک

سلسلہ چلا گیا ہے پہاڑی علاقے کا وہاں چار آنے فی ایکڑ لیا جاتا ہے۔ وہاں آپ کیا کریں گے۔ وہاں بھی ۳۲ ایکڑ زمین پر زندگی بسر کرنے کیلئے کون آمادہ ہوگا۔ کیا یہ انصاف ہوگا کہ کسی کو ۳۲ ایکڑ ایسے مقام پر زمین لیکر زندگی بسر کرنے کیلئے آپ کہیں۔ کلاز اے میں کیا ہوگا کلاز بی میں کیا ہوگا یہ سمجھ کر حساب لگائیے۔۔۔۔۔۔۔

شری کے۔ ایل۔ ٹرسسٹ ماراؤ (بلندو۔ عام)۔ ۳۲ سے ۴۰ تک کلاز اے۔ ۳۲ کس کو دینگے اور ۴۰ کس کو دینگے۔

شری ایم۔ ٹرسٹنگ راول۔ کبھی ۳۲ آئیگا۔ کبھی ۴۰ آئیگا۔ کلاس (۱) کی صورت میں۔ کبھی ۴۰ من ملین تو ہم سمجھیں گے کہ کلاس (۱) ہے۔ ہر پانچ سال میں دو سال سقامت ہنگام کے آتے ہیں۔ اس حالت میں امداد کیلئے تقاوی کیلئے آپ ریپریزنٹیشن لاتے ہیں کیا کوئی اگریکلچرلٹ یہ کہہ سکتا ہے کہ ہر سال آمدنی برابر ہو سکتی ہے اور کسٹ آف کٹبوشن ایک ہوتا ہے یہ نہیں کہا جاسکتا ہر سال برابر آمدنی نہیں ہوتی۔ اسکے ساتھ ساتھ دوسری چیزیں بھی آپکو دیکھنی ہونگی مثلاً ہر کاشتکار اپنے ییلوں کو چرانے کیلئے زمین کے ایک حصہ کو افتادہ چھوڑ دیتا ہے کم از کم ایک چوتھائی زمین افتادہ چھوڑ دینے یا نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ برہٹواڑی میں کیا طریقہ ہے تلنگانے میں تو دس ایکڑ لراضی کا بھی کاشتکار ہوتا تو دو تین ایکڑ زمین اپنے جانوروں کو چرانے کیلئے افتادہ چھوڑتا ہے۔ اس چیز کو بھی ملحوظ رکھیں گے یا نہیں۔ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھ کر یہ حد مقرر کی گئی ہے۔ اچھا چلنے صاحب لینڈ کمیشن کو آپ اختیارات دیجئے لیکن کیا کریں اوس پر بھی تو آپکو بھروسہ نہیں ہے۔ آپ اعتراض کرتے ہیں کہ ”پرو لینڈ لارڈ ازم“ ہے ”پرو“ (Prop) کس کا؟ خیر میں ان جھگڑوں میں جانا نہیں چاہتا۔ ہم بھی اسکے دعویدار ہیں کہ لینڈ لارڈس کو ختم کرنا چاہئے لیکن آپ ہم پر بھروسہ تو کیجئے۔ آپ بھروسہ کرتے ہی نہیں بلکہ ہماری نیتوں پر شبہ کرتے ہیں ہمارے ہر کام کو شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں تو کوئی کام بھی کیسے بھلا معلوم ہوگا۔ ہم بھی کچھ اصول رکھتے ہیں۔ کچھ عقائد رکھتے ہیں۔ ہمارے بھی کچھ پرنسپلس ہیں۔ ہمارا بھی کنوکشن یہ ہے کہ لینڈ لارڈ کو ختم کیا جائے ساتھ ہی ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو اسال اوئر (Small owner) میں انکو موقع ملنا چاہئے کہ پانچ سال میں اگر وہ چاہیں تو ذاتی کشت کیلئے لے سکتے ہیں یہ پروویژن رکھا گیا ہے۔ میں پہچنتا ہوں کیوں ایسا پروویژن نہ رکھا جائے۔ فیکرس نکال کر بتاؤں کہ کتنے ایسے لوگ ہیں جو بیک وقت ٹینٹ بھی ہیں اور لینڈ ہولڈر بھی ہیں۔ ایک طرف تو وہ لینڈ ہولڈر ہے اور دوسری طرف ٹینٹ بھی ہے۔ آپ اسکے متعلق محض ٹیچر سمجھ کر کیوں غور کرتے ہیں۔ وہ کلین میں کوئی کانٹھار انعام دیتا ہے اسکو کووی کمی کاروبار کے کرنے کی اجازت نہ دیتا ہے۔ کیوں اسکو اس کا

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

موقع نہ دیا جائے کہ اپنی ذات کیلئے کوئی رقبہ کاشت حاصل کرے۔ اور ایک بات یہ کہی گئی کہ رنٹ زیادہ فکس کیا گیا ہے۔ اچھا صاحب میں مانتا ہوں۔ دیکھنا پڑیگا کہ جنس کی صورت میں کیا رہتا ہے۔ بٹائی کا سسٹم رہتا ہے۔ ہم نے قرار دیا کہ ۴/۱ سے زیادہ نہ پڑھنا چاہئے۔ جب وہ جنس کی صورت میں دے تو ۴/۱ دینا چاہئے۔ کیاش کی صورت میں دے تو چار گونہ یا پانچ گونہ دے سکتا ہے۔ اگر پرائیزز گرجائیں تو کاشتکار کو موقع رہیگا کہ جنس کی شکل میں دے۔ آخر اسکو اسکا موقع دینگے یا نہیں جیسا کہ آپ نے کہا تھا کہ آپ ٹیننٹ کی بات نہیں کرتے۔ آپکو ان تمام چیزوں کو سامنے رکھنا ہوگا۔ پرائیزز کے بارے میں میں کہوں گا کہ ایوریج آٹھ سال تک لیں تو (۳۲۰) روپیہ ادا کرتے ہوئے خریدی کی قیمت (۲۴۰) روپیہ دے اور قول کی رقم آٹھ برس تک دیتا رہے تو آپ کہتے ہیں کہ (۳۲۰) روپیہ بہت زیادہ ہے۔ مرھٹواڑی میں بلاک کٹن سائل کی قیمت کیا ہے آپ بہتر جانتے ہیں۔ ہارے تلنگانے کے اراضیات پچاس ساٹھ ستر روپیہ خشکی اراضیات کی قیمت ہے۔ رہنائی کرنے والا جو شخص ہوگا مارکٹ کی قیمت کا چالیس فیصد یعنی پچاس روپیہ قیمت بازار ہے تو ۲۰ روپیہ دلائینگے۔ کیا یہ زیادہ ہے۔ اگر ملٹی پلس میں ۴۰ فیصد سے بڑھ جائے تو بڑھ جائے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ ہے۔ آپ کہتے ہیں رنٹ بھی استطاعت سے باہر اور پرائیز بھی استطاعت سے باہر۔ خیر جس وقت اس پراسٹنٹ آئینگے میں تفصیل سے عرض کروں گا۔ سیلنگ کے بارے میں آپ کہتے ہیں زیادہ ہے۔ میں اس ایوان کے اوس طرف کے دوستوں سے کہوں گا کہ ایسٹرن جرمنی میں جو سوویٹ اکویتی ہے (۱۰۰) ہیکٹرس کی سیلنگ رکھی گئی ہے۔ ایک ہیکٹر مساوی ہوتا ہے ڈھائی ایکڑ کے۔ ویسٹرن جرمنی میں (۲۰۰) ہیکٹر اور روبائیہ میں (۱۲۰) ہیکٹر کی سیلنگ مقرر کی گئی ہے اور حیدرآباد میں ۴۰ ایکڑ۔ ۱۸ ایکڑ سولہ ایکڑ ۶۴ ایکڑ ۲۰ ایکڑ ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ ۱۲۰ ایکڑ ہو جائینگے آپ کہتے ہیں یہ زیادہ ہے۔ زمین سب کو نہیں ملیگی۔ یہاں زمین ہم کب تقسیم کرنے کیلئے بیٹھے ہیں۔ ہم کب کہہ رہے ہیں کہ زمین سب کو تقسیم کی جائیگی۔ زمین تقسیم کرنے کا سوال آپکے ذہن میں ہے تو میں کہوں گا کہ

”ابن حال است“

یہ ناممکن ہے۔ لہذا اس نقطہ نظر سے آپ غور نہ کیجئے۔ اگر یکلچرل اکنامک کنڈیشن کے اعتبار سے یہ قانون میں کہوں گا کہ ایک اگلا قدم ہے آپکو اس نقطہ نظر سے غور کرنا چاہئے کہ آیا یہ اگلا قدم ہے یا نہیں۔ حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے غور کیجئے۔ یہ سمجھ کر غور نہ کیجئے کہ ہم ٹیننٹ کے نمائندے ہیں لینڈ ہولڈر کے نمائندے نہیں ہیں۔ یہ سب کے نمائندے ہیں تصور کرتے ہوئے اس مسئلہ پر غور کیجئے اور تصفیہ کیجئے۔

*میری اے۔ راج ریڈی (سلطان آباد)۔ جناب صدر۔ صبح سے اب تک دونشتوں میں سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر کافی مباحث ہو چکے ہیں اوس طرف سے بھی اور اس طرف سے بھی۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب کچھ خاص چیزیں ایسی رہ گئی ہیں جو ایوان کے علم میں لائی جانے کے قابل ہیں۔ صبح میں اس طرف سے کچھ ایسی باتیں کہی گئیں کہ انکی وضاحت کی ضرورت ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ صحیح طور پر بیان نہیں کی گئیں اس لئے وضاحت ضروری ہے۔ ایک معزز رکن نے کہا کہ اس طرف کے ارکان یہ چاہتے ہیں کہ حیدرآباد کی جتنی زمین ہے فی کس یا فی خاندان پوری تقسیم کر دی جائے تاکہ ۱۰-۲۰ ایکڑ زمین مل جائے۔ میں نہ سمجھ سکا کہ کس کی تقریر کے کونسے جزو سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ خود معزز چیف منسٹر نے یہ کہا تھا کہ ہمارے پاس سرپلس لینڈ (Surplus land) کا سوال نہیں ہے۔ یہاں سرپلس لینڈ نہیں ملنے والی ہے۔ جو فیصد ایسے زمیندار ہیں جنکے پاس ۳۰ فیصد زمین ہے ایسی صورت میں یہ سمجھنا کہ یہاں کے لینڈلس (Landless) لوگوں کو زمین ملیگی صحیح نہیں ہے۔ اسکے جواب میں یہ کہا گیا تھا کہ حیدرآباد کے جو زرعی طبقات ہیں یا زرعی آبادی ہے اوسکو زمینات دینے کیلئے زمینات نہیں ہیں اسلئے اس طریقہ پر غور کرنا اسٹائٹسک کے خلاف ہوگا۔۔۔

یہ بتایا گیا کہ ہماری زرعی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے اور ارری ایبل لینڈ تین کروڑ ایکڑ کے قریب ہے۔ یہ گورنمنٹ کے فیکرس ہیں اس کا پرکیٹا ورک آؤٹ کیا جا کر ایک خاندان کے لئے (۱۰) ایکڑ تک زمین مل سکتی ہے یہ اس لئے نہیں بتایا گیا تھا کہ مسئلہ یوں حل کیا جاسکتا ہے یا زمین اس طرح تقسیم کی جاسکتی ہے۔ بلکہ اس کا منشا یہ بتانا تھا کہ ہمارے پاس سرپلس لینڈ ایوبلیبل ہے اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔ اور بھوکے اور بے زمین لوگوں کو زمینات دینی چاہئیں۔ اسکے بعد فیملی ہولڈنگ ہے اس سلسلہ میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سلکٹ کمیٹی میں جانے سے پہلے ہمارے پاس جو بل پیش ہوا تھا اسکی تعریف کو ملاحظہ فرمائیں اور اسکے اجزائے ترکیبی پر غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ مسلحہ ہے کہ جو فائو ایر پلان ہے اور جسکو بعض اراکین مقلد سمجھتے ہیں اوسکی بنیاد پر یہ بتایا گیا تھا۔ اسکے اجزائے ترکیبی میں اہم ترین جزو یہ تھا۔ میں فیملی ہولڈنگ کے متعلق یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں (اسکا مطلب یہ نہیں کہ یہاں زراعت پیشہ طبقہ جو ہے فی کس ایک فیملی ہولڈنگ ہی دی جائیگی اور کل کو جب سارا ساچ ڈولپ ہوگا تو بھی ایک فیملی ہولڈنگ ہی دی جائیگی) ان مس لینڈنگ تصورات کے ساتھ فیملی ہولڈنگ کو مخلوط کرتے ہوئے جو مباحث پیش کئے جارہے ہیں وہ غلط ہے۔ فیملی ہولڈنگ کے جو تصورات ہیں کنسپشنل ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک انکریڈینٹ فیکر بنا کر ایک گز تیار کر کے زمین تقسیم کی جائے۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ ساٹھ مسئلہ اسی سے حل کیا جائیگا۔ سہولت کیلئے فیملی ہولڈنگ کا گز تیار

کیا گیا ہے۔ جس طرح کپڑا بنانے کیلئے گز بنایا جاتا ہے اور پھر کپڑا کاٹ لیا جاتا ہے۔ اس طرح ہولڈرس اور زرعی سماج کے مسئلہ کے حل کیلئے کہ کس کو کتنا اور کیسا ریزمیشن کا حق دینا چاہئے اس گز کا تعین کیا گیا ہے۔ اس گز کا تعین کرتے وقت یہ ڈیفینیشن کی گئی ہے کہ یہ جو گز ہوگا اس طرح ہوگا۔ جو بل پیش ہوا تھا جہاں تک میں سمجھتا ہوں اوسکے تین اجزاء تھے۔ ایک جز یہ تھا کہ فائیو ایر پلان میں یہ الفاظ صاف تھے جس میں کہا گیا تھا کہ

With such assistance as is customary in the local area concerned.

اس کا یہ مطلب نہیں لیا جاسکتا کہ

By any stretch of imagination

کوئی شخص بیٹھ کر اپنے اپنے ادھیکار کی صراحت کرنے والا ہے۔ یہ وہ سچ اسٹنس کی تعریف میں آجاتا ہے۔ پہلے جو ڈیفینیشن تھا فائیو ایر پلان میں اسکا یہ مقصد تھا کہ ہم کو گز بنانے وقت ایک اکچول کاشت کرنے والے یا خود کاشت کرنے والے کا معیار لینا چاہئے۔ جب کسی ایریا میں جا کر گز تیار کیا جائیگا تو اس ایریا کے ایسے شخص کو لینگے جس کی تعریف اسمیں بتلائی گئی ہے۔ اسکی بنیاد یہ ہے کہ جو شخص اپنے اراکین خاندان کے ساتھ ذاتی کاشت کرتا ہے اور پوری طرح زمین کی نگرانی کرتا ہے اوسکو لینگے۔ البتہ یہ صاف ہے کہ ایسا کوئی کاشتکار بیچ چند ایریا کے جہاں عام طور پر کلچائی یا زراعتی اغراض کیلئے مدد کی ضرورت ہوتی ہے ویسے اراضیات کا لحاظ کرتے ہوئے ذاتی کاشت کرنے والے شخص کا معیار قرار دیا جائیگا۔ اس بنیاد کو ورک آؤٹ کرنے کے لئے یہ کیا گیا ہے۔ فائیو ایر پلان میں اسکی جو تعریف کی گئی ہے اوسکا مقصد یہ سماج کا ڈولپمنٹ جو کیا جانا چاہئے وہ لینڈ لارڈ کی طرف سے نہ ہو بلکہ آہستہ آہستہ ٹرانسفارمیشن ہو جائے اور سماج ایسے لوگوں پر مشتمل ہو جائے جو خود محنت کرتے ہیں۔ اناج اگاتے ہیں اور اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ گویا ڈولپمنٹ ہونے والا اور یہ زرعی سماج کا تصور ہے۔ اسی لئے یہ یسس لیگئی ہے۔ اسکے بعد جو جز لیا گیا ہے وہ ورک یونٹ یا پلو یونٹ ہے۔ اسمیں دو طریقہ سے رکھا گیا ہے۔ ورک یونٹ آر پلو یونٹ اسکا مقصد یہ ہے کہ ایک خاندان کا ایک شخص ایک بیل جوڑی کے ساتھ اپنے بچوں کے ساتھ محنت کر کے کاشت کرے۔ بعض جگہ پلو یونٹ کو لیا جائیگا اور بعض جگہ ورک یونٹ کو لیا جائیگا۔ ورک یونٹ یہ ہے کہ محنت کر کے اور اسکے کاروبار کر کے اپنی زندگی بسر کرے۔ دوسری چیز یہ ہے اور یہ آبیکیو فیکٹر ہے۔ (۸۰۰) کی فٹ انکم رکھی گئی ہے۔ اس کا خاص تصور میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اسٹیشنس بتا کر یہ کہنے کی کوشش کی گئی ہے وہاں (۱۰)

پرسنٹ وہاں ۴۰ پرسنٹ ہے وغیرہ۔ یہاں نٹ انکم سے مراد یہ ہوگی کہ وقتاً فوقتاً جو اسٹینٹس یا مدد لیجاتی ہے اوسکا خرچہ وضعات جانے کے بعد جو آمدنی ہوگی وہ نٹ انکم ہوگی۔ اسٹینٹس نکالتے وقت اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا کہ کسی شخص کی کتنی محنت خرچ ہوتی ہے ضروری خرچہ نکالتے وقت گھر اور باہر کے تمام لیبر انکلوڈنگ فیمنی لیبر بتایا جاتا ہے کہ اسکی اتنی کاشت ہے۔ اسلئے جو اسٹینٹس بتلائے گئے ہیں وہ کسی طرح موزوں نہیں ہیں۔ (۸۰۰) کی انکم کے متعلق تو مجھے اعتراض نہیں لیکن یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرسنل کٹیویشن ودھ سچ اسٹینٹس کے الفاظ جب ہم کوٹ کرتے ہیں اسکا منشا یہ ہوتا ہے کہ جب ہم کسی ایریا میں اگزامن کے لئے جائینگے تو ذاتی کاشت کرنے والوں کے خرچہ کو ورک آؤٹ کر کے ایک گز قائم کریں گے۔ ایسا ہمارا خیال تھا۔ پرسنل کٹیویشن اور اسٹینٹس کی جو تعبیر ہم نے کی وہ ایک معقول تعبیر تھی۔ ہوسکتا ہے اسکے متعلق اختلاف رائے ہو۔ ساتھ ساتھ (۸۰۰) کی انکم اتنی ڈیفینیٹ نہیں۔ اسکی وجہ سے مارجن مل سکتا ہے اسلئے ایکریج کی لمٹ ہونا چاہئے۔ یہاں تین چار آبجیکٹو فیکٹر ہو گئے ہیں۔ اس چوکھٹے کے اندر لینڈ کمیشن ضروری مارجن کے ساتھ وہ کر سکتا ہے۔ اس کے لئے پراویزو رکھ کر اسکو نہایت ڈیفینیٹ طریقہ پر حل کیا جاسکتا ہے۔ جب سلکٹ کمیٹی میں اس بل کو لایا گیا تھا تو ہم نے سبھاؤ رکھا تھا۔ لیکن جس ڈنڈے کو ہم نے پیش کیا اوسی ڈنڈے سے ہم کو پٹا گیا۔ ایکریج کی بیس کا نام لیکر ہم کو بری طرح پٹا گیا۔ اور فیملی ہولڈنگ کی پوری بیس ختم کر دی گئی۔ فائو ایر پلان کے چوکھٹے سے اسکو نکال دیا گیا اسکی جڑیں کھوکھلی کر دی گئیں۔ اگر (۸۰۰) کی انکم کے لئے ساڑھے چار گنا یا چار گنا رکھا جائے تو ٹوٹل دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ اس میں فرق پڑ جائیگا۔ اس کے لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ چونکہ بمبئی میں (۵۰) پرسنٹ ہے اسلئے یہی معیار رکھنا چاہئے۔ سلکٹ کمیٹی میں جو ڈیفینیشن پیش کی گئی تھی اسکی وجہ سے فرق ہو جائیگا۔ ساڑھے چار گنا یا چار گنا کی وجہ سے جو اضافہ ہونے والا ہے اوس پر میں بحث کرونگا۔ جیسا کہ ہم نے تعبیر کی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ تعبیر صحیح ہے ایسا شخص جو ذاتی کاشت کرتا ہے۔ اور تلوگانہ کی حد تک تو میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں اور جیسا کہ کسان سبھا نے ورک آؤٹ کیا جو ذاتی محنت کرتا ہے (یہاں رچ پیزنٹ کا سوال نہیں ہے) ایسے شخص کی حد تک جو دو ناگر سے یا ایک ناگر سے زراعت کرتا ہے اسکا اسٹینٹس کا جو خرچہ ہوتا ہے وہ کس قدر ہوتا ہے ورک آؤٹ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ زیادہ سے زیادہ مارجن (۲۵) پرسنٹ سے نہیں بڑھتا۔ تو وہ تصور لیں تو ایسی صورت میں کیا ہوگا۔ اس تعریف کی رو سے گراس انکم ہونے والی ہے (۱۶۰۰) ہوگی۔ اگر (۲۵) پرسنٹ نکال دیا جائے تو (۸۰۰) کی نٹ انکم بچتی ہے لیکن یہاں ایسے رقبہ کیلئے گراس انکم پر (۵۰) پرسنٹ لازمی خرچہ عائد کر دیا گیا ہے۔

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

(۵۰) پرسنٹ اکسپنڈیچر لازماً الاؤ کئے گئے ہیں ساتھ ساتھ ورک یونٹ اور پلو یونٹ بھی نکال دیا گیا۔ اس میں ورک آؤٹ کیا جائے تو گراس انکم (۱۶۰۰) کی ہوگی اسکا (۵۰) پرسنٹ (۸۰۰) ہوگا اورنٹ انکم (۸۰۰) ہوگی۔ ایسا رقبہ جو (۱۰۶۶) کی انکم دینے والا ہے (۱۶۰۰) انکم لگائی جائیگی تو حساب کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ گز میں اضافہ ہوگا۔ گراس انکم کا اس رقبہ کے تعلق سے مقابلہ کریں تو گز میں اضافہ ہونے والا ہے۔ میں صاف عرض کروں گا کہ یہ گز اس مقصد کے لئے استعمال ہونے والا نہیں ہے۔ دوسرے مقصد کے لئے استعمال ہونے والا ہے۔ (۵۰) پرسنٹ خرچہ کی بیس کولیکر گراس انکم کے لئے رقبہ کا جو تعین ہوگا اور ساڑھے چار گنا آپ جو کہتے ہیں وہ اوس میں اور (۲۶۰۰) کا جو دوسرا رقبہ ہوگا اس میں اسی قدر اضافہ ہوگا۔ ہم نے سلکٹ کمیٹی سے توقع کی تھی کہ جب وہاں بل جائیگا تو اس میں تبدیلی ہوگی۔ یہ گز بڑھیکا۔ ہم پہلے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ کانٹروں کے پاس مراسلے بھیجے جارہے ہیں انہیں ہر قسم کی سہولت دی جا رہی ہے کہ وہ جلد سے جلد زمین تقسیم کر دیں چاہے وہ بالغوں کے نام پر ہو یا نابالغوں کے نام پر ہو۔ اس سے قانون کا جو تصور تھا وہ باقی نہیں رہتا۔ اس طرح زمین دی جا رہی ہے کہ تو اتنے ایگر لے لے۔ تو اتنے لے لے۔ چیف مسٹر صاحب نے کل ہی کہا ہے کہ کوئی رقبہ ملنے والا نہیں ہے۔ یہ چیز ہمیں اب معلوم ہوئی ہے۔ یہ انکی کیا کولیٹیڈ چیز تھی۔ اس لحاظ سے اگر ہم یہ کہیں کہ ٹیننٹس کو ایوکٹ کرنے کیلئے یہ قانون لایا جا رہا ہے تو بیجا ہوگا۔ اگر اس معیار سے ناپ کر زمین چھوڑنے کا سوال ہے تو ہولڈر کو زمین نہیں مل سکتی اسلئے کہ اس میں اتنے ”اگر اور مگر“ اور ”بشرطیکہ“ موجود ہیں کہ اس گز سے زمین مل نہیں سکتی۔ فیملی ہولڈنگ کے تحت تو یہ دخل کرنے کا اختیار ہے ہی اسلئے موجودہ حالت میں زمین ملنا تو کجا جو زمین اب انکے پاس ہے اسی کے لالے پڑ گئے ہیں۔ خوف یہ ہے کہ وہ زمین بھی کہیں چلی نہ جائے۔ اسکو جسیٹیفائی کس بنا پر کیا جا رہا ہے مڈل کلاس لینڈ ہولڈرس ہیں۔ لینڈ ہولڈر نہ کہنا چاہئے کیونکہ وہ لفظ بہت برا ہے۔ انکے دو ڈھائی تین فیملی ہولڈنگ ہو سکتے ہیں۔ دفعہ ۳۸ کے تحت اپنا رقبہ رکھتے ہوئے لازماً دو تین فیملی ہولڈنگ تک ہونا چاہئے۔ اسکے بعد ہی وہ ایڈیل کاشتکار ہو سکتے ہیں۔ چاہے زمین سے انکا تعلق ہو یا نہ ہو۔ یہ تو ایک خیال ہے کہ تین فیملی ہولڈنگ ہونا چاہئے۔ اسی کو ہم ایڈیل بنائیں۔ چاہے اسکے بعد دفعہ ۷ کے تحت کتنے ہی نئے قولدار کریٹ ہوں۔ چاہے وہ ہزار برس تک کاشت کرتے رہے ہوں لیکن بحال ہے کہ انہیں کوئی حق ملے۔ اس کلاز کے ساتھ کیا تقدس ہے میں نہیں سمجھا۔ کسی مسئلہ کو ویکيوم میں حل نہیں کیا جاسکتا۔ مسئلہ کا تعلق سماج سے ہوتا ہے۔ اس رقبہ سے ہوتا ہے جسکا لوگوں سے تعلق ہے اس سے اگر زیادہ کم ہوتو جو گرتا ہے اسکو گرنے دینے۔ لیکن اب زمیندار جہاں نکلے ہوئے ہیں شائد اسی کو مڈل کلاس لاءر کے نام پر

پروپرائٹری لینڈ لارڈ ایزم سے برقرار رکھا جا رہا ہے۔ اگر اتفاق سے کوئی زمیندار ایک سال دو سال یا تین سال کیلئے دے تو یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے لیکن جیسی گنجائش یہاں رکھی گئی ہے وہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ جہاں تک دفعہ ۷ کا تعلق ہے وہ مڈل اونرس کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ زمین قبول پر دیتے رہیں اور لیتے رہیں۔ ہولڈر چاہے ایک ہزار برس تک اس پر کام کرے لیکن اسکا کوئی حق پیدا نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے یہ پراویژن ایسا ہے جس سے قولدار کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ تین فیملی ہولڈنگ سے اوپر زمین لیکر ادھار کر رہے ہیں تو یہ بھی صحیح نہیں۔ یہاں ایک پرائیویٹ لینڈ لارڈ ایزم ہے اور دوسرا اسٹیٹ لینڈ لارڈ ایزم ہے۔ اسٹیٹ لینڈ لارڈ ایزم کی صورت میں یہ ہوگا کہ خود اسٹیٹ اسکا انتظام کر کے دیگا۔ لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسٹیٹ اپنے انتظام میں لیتے ہی تمام برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آج مواضعات میں کیا حالت ہے وہاں انکی جان کے لئے پڑے ہوئے ہیں۔ پہلے زمانہ میں لوگ خوشی سے قول پر نہیں دیتے تھے بلکہ محنت نہ کر سکتے یا کسی اور وجوہات کی بنا پر قول پر زمین دبیجاتی تھی۔ موجودہ زمانہ میں جو اجیٹیشن ہے اسکی وجہ سے قول پر لینا بھی مشکل امر ہو گیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ آپ کیوں مشکل میں پھنستے ہیں اسکا انتظام ہم کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ تو پریولیجڈ پوزیشن ہو گیا ہے کیونکہ ایسٹنی لینڈ لارڈ ایزم گورنمنٹ کے تحت ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اس سے لینڈ ہولڈر کا کوئی حق پیدا نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ تین فیملی ہولڈنگس میں سے ”اٹ آل کسٹس“، ایک انچ زمین بھی نہیں مل سکتی۔ اس انتظام سے زمیندار جا کر تو مزے میں حیدر آباد میں رہیگا اور قولدار زمین پر جھک مارتا رہیگا۔ آپکا یہ تقدس۔ یہ ڈاگما۔ یہ ضد میری سمجھ میں نہیں آتی۔ میں اسکو کسی صورت میں بھی نہیں سمجھ سکا۔ بدلے ہوئے ساج اور بدلتے ہوئے حالات میں یہ ڈاگما ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا اس پر ہمیں دوسرے کنسپشن سے بھی غور کرنا ہوگا۔

The bell was rung

اسکے بعد اسسمنٹ کے تعلق سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں پراویژن یہ ہے کہ اسکے لئے ایک ایریا کمیشن بنیگا۔ ایک لینڈ کمیشن بنیگا۔ یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ کمیشن کیا کریگا وہ کتنا گوئس ایریا میں جائیگا۔ اس فارمولا کی پیس کیا ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہی کریگا کہ وہاں کے چند لوگوں سے پوچھ کر سیلنگ بقرر کریگا۔ اس سے بڑھ کر انکے پاس کوئی مواد نہ ہوگا۔ وہ دس مواضعات کے لئے مواد حاصل کرنے کے بعد یہ کہیں گے کہ دیکھو راج ریڈی فیملی ہولڈنگ کیلئے چلکے اتنے ایکر۔ یک قصبہ اتنے ایکر۔ بلاک کائن سوائل اتنے ایکر۔ فلاں زمین اتنی اور فلاں زمین اتنی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس فارمولا کے تحت جتنے لوگ ہونگے ان میں

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amdt.)
Bill, 1953.*

سے کس کی کتنی زمین ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی دوران میں پٹیل پٹواری اس فارمولا کے تحت تختے بھی تیار کرینگے کہ فلاں کی اتنی زمین اور فلاں کی اتنی زمین۔ یہ تیری ہے تو لے لے۔ اور یہ اسکی ہے وہ لے لے۔ بہر حال وہ تختے تیار ہو جائینگے۔ دفعہ ۷ کے تحت قول پر بھی دے سکتے ہیں دفعہ ۳۸ کے تحت فیملی ہولڈنگ کیلئے لے بھی سکتے ہیں۔ دفعہ ۴۴ کے تحت ریزمپشن بھی کر سکتے ہیں۔ اور کسی کے مرنے کی وجہ سے زمین وراثت میں بھی مل سکتی ہے۔ اب کسی رجسٹر کو دیکھ کر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کس شخص کی کتنی زمین ہے۔ جب ان ہی بنیادوں پر ریزمپشن کیلئے درخواستیں پیش ہونگی اور ظاہر ہے کہ کافی درخواستیں اور مقدمات پیش ہونگے تو تحصیلدار اسکی جانچ کیسے کریگا۔ آیا وہ حلقی بیان پر ہی اکتفا کرینگے یا پھر کسی کمشنر کو بھیج کر اس کی دریافت کرائینگے۔ اس لحاظ سے ہر کیس میں ہر صورت میں کس کی کتنی فیملی ہولڈنگ ہے یہ طے کرنا پڑیگا۔ اس وجہ سے میرے خیال میں یہ پوری بیس بھی ارراشن ہوگی۔ آڈیل تو یہ بنایا گیا ہے کہ اتنی انکم ہونا چاہئے۔ گراس انکم اتنی ہونا چاہئے۔ پیک بڑھتی گھٹتی ہے۔ ایک گنتے میں اتنی پیداوار ہوتی ہے تو کیا سب کا اوسط اسٹرائک کرینگے۔ میں یہ عرض کرونگا کہ ان انتظامات سے بہت پیچیدگیاں ہونگی اور لوگوں کو طرح طرح سے دقتیں پیش آئیں گی۔ اسکے علاوہ اس سے جو رقبہ ہمارے سامنے آنا چاہئے وہ نہیں آتا۔ میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ جب ہم اسسمنٹ کا تعلق کرتے ہیں تو پرت بندی کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ کتنی ایک روپیہ والی۔ کتنی دیرھا دو روپیہ والی زمین ہے یہ معلوم ہوتا ہے اسسمنٹ کا بالکل صحیح معیار ہے۔ بندوبست کے لحاظ سے اب یہ دیکھنا پڑیگا کہ اس میں جاگیری علاقے بھی آگئے ہیں یا کیا۔ لیکن جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو اسکے حل کے بھی مختلف طریقے خود بخود نکل آتے ہیں یہاں سوال یہ ہے کہ ساڑھے چار سو گنا ہی آپ چھوڑنے والے ہیں باقی زمین کیلئے ہی ناپنا پڑیگا۔ فرض کیجئے کہ دیرھ سو روپیہ مالگزاری اس زمین کی آتی ہے جو اسکے پوزیشن میں ہے۔ یہ زمینات انکے آبا و اجداد کے زمانے سے چلی آرہی ہیں۔ اگر اس میں سے اتنے روپیہ مالگزاری کی زمین وہ چن لے اور اسکی زمین اچھی ہو تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ انکو اچھی زمین ملی ہے اور مجھے خراب۔ سرکار کسی کو زمین نہیں دے رہی ہے۔ اگر کسی کو اچھی زمین ملی ہے تو وہ انکی پچھلی محنت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زمین اچھی کی تھی۔ اس لحاظ سے ڈس سٹیسفیکشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ سوال پیاریٹی کا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے ایک بہت بڑا طبقہ حکومت کے خلاف یا اس قانون کے خلاف بغاوت کریگا۔ دوسری ریاستوں میں بھی ۱۲۵ روپیہ مالگزاری کی زمین تک یہ چیز طے کی گئی ہے۔

اب رہا فیملی ہولڈنگ کا سوال۔ فیملی ہولڈنگ تین رہینگے۔ یہاں کسی بٹوارے کا سوال نہیں ہے اور نہ کسی کو فائدہ اور کسی کو نقصان پہنچانے کا سوال ہے۔ ہمیں یہ

‘‘दिकھना ہے کہ آیا یہ شرط سب پر لاگو ہو رہی ہے یا نہیں یا کسی کو زیادہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اس کے باوجود بھی اسمیں دو تین سہولتیں ہیں۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ حکومت کو کیا ایڈیل ہے بلکہ ہمیں اس کے نتیجہ سے بحث ہے۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب ہم تیس کروڑ کا بجٹ بناتے ہیں تو وہاں ایک لاکھ روپیہ کا بھی حساب نہیں ہوتا لیکن اگر ۵۰ روپیہ کا بجٹ بنائیں تو وہاں پیسوں کا بھی حساب لگانا پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس مسئلہ کو کچھ اونچے درجہ پر حل کرنا پڑیگا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے ہمیں یہ دیکھنا پڑیگا کہ اڈمنسٹریشن کے نقطہ نظر سے۔ کی خرچہ کے نقطہ نظر سے اور لوگوں کو جلد سے جلد فائدہ ملنے کے نقطہ نظر سے کس طرح حل کر سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر اس کو ترجیح دینگے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

శ్రీ పంతులరావు : (భాషాంతరం)

—

ఈ భాషాంతరముకు విషయమై దాదాపు సంవత్సరమున్నరముంది.....

(कुछ आवाजें:—हिंदी में बोलिये) मैं हिंदी में अच्छी तरह से नहीं बोल सकती हूँ। लेकिन आप कहते हैं तो मैं बोलती हूँ।

तकरीबन एक साल से हम लोग इस बिल के बारे में सोच विचार कर रहे हैं। अंक चित्र तैयार करने को हम कोशिश कर रहे हैं। पहले जब यह चित्र हमारे सामने आया तो हम लोगों ने कहा कि अभी यह ठीक नहीं हुआ है, इसको सिलेक्ट कमेटी (Select Commtte) की तरफ भेज देना चाहिये। सब ने कहा कि हम १७२ सदस्य यहां बैठकर इस चित्र को पूरा नहीं कर सकते, जो चित्रकला जानते हैं जो कानून को जानते हैं, अंनके पास इसको देना चाहिये। इसलिये इसको सिलेक्ट कमेटी में भेजा गया। सिलेक्ट कमेटी की धूपकाले में तकरीबन ५० सिटिंग्स हुई। और अंनमें इसको एक बेहतर रूप देकर सिलेक्ट कमेटी ने यह चित्र हमारे सामने रखा। इसके लिये मैं चीफ मिनिस्टर साहब को, अंनके कॅबिनेट को और सिलेक्ट कमेटी के मेम्बरान को मुबारिकबाद देती हूँ। स्पिकर सर, हिंदी में बोलने से अपने भावों को अच्छी तरह से प्रगट नहीं कर सक रही हूँ। अगर आप तेलुगु में बोलो की आज्ञा दे तो मैं तेलुगु में बोल चाहती हूँ। यह भूसमस्या एक बहुत बड़ी चीज है। इसके सिलसिले में हम सब को मिल कर एक रास्ता निकालने की कोशिश करनी चाहिये। मैंने बहुत सी तकरीरें अब तक सुनी हैं। हमारे भाजी जिन्होंने कानून बनाया है वे कानून बनाने के माहिर हैं, लेकिन इसके अमल में लाने में बहुत सी दिक्कतें पैदा होंगी अंसा मेरा खयाल है। कुछ दिन पहले नलगुंडा जाते वक्त यहां से करीब ५० मील दूरी की पर मोटर की कुछ खराबी के कारण मुझे ठहरना पडा। मैंने आसपास के पचीस तीस किसानों को बिकट्टा किया और अंनसे बातचीत की। अंनमें कुछ लोग थोडा बहुत पढेलिखे भी थे। अंन्होंने मुझ से पूछा कि

‘असेंबली में बैठकर आप लोग क्या करते हैं’। मैंने बताया कि फलां फलां चीजें आपके लिये की जा रही है और लैंड टेनन्सी में बिल भी लाया जा रहा है। उनमें एक भाजी पचीस साल की उमर के थे, जिनके हैदराबाद में बहुत से धंधे हैं। उन्होंने कहा कि “क्या आपकी असेंबली में कोअो नागर चरनेवाला भी है? मैंने कहा कि हां ऐसे लोग भी होंगे लेकिन बहुत कम”। जब हम लोग कोअो कानून बनाते हैं तो वह बनाते वक्त यह देखना चाहिये कि प्रैक्टिकली (Practically) वह ठीक तरह से बनाया गया है या नहीं। आठ सौ रुपये का फॅमिली होल्डिंग (Family holding) यहाँ रखा गया है। हैदराबाद में आपके चपरासी को सब से कम तनख्वाह दी जाती है। लेकिन वह भी ४०-५० रुपये महाने से कम नहीं होती। उसके लिये तनख्वाह पूरी नहीं होती। तो एक किसान को फॅमिल के लिये सालाना आठ सौ रुपये किस तरह पूरे हो सकते हैं यह सोचने की बात है। मैं अनुभव से यह कहती हूँ कि एक किसान की पत्नि के लिये सालभर के लिये तीन साड़ियाँ और पाँच चोलियाँ चाहिये जिसके लिये कम से कम पचास रुपये की जरूरत होगी। किसान के लिये ४ कुर्ते, दो धोतियाँ और एक हाथ रुमाल चाहिये उसके लिये करीब २५ रुपये की जरूरत है। तीन बच्चे होंगे तो उस कुटुंब के लिये सालाना १५० रुपये सिर्फ कपड़े का खर्च होगा। किसान रातदिन खेतों करता है, उसको बिघर अघर जाने के लिये सालाना कमसे कम २५ रुपये तो चाहिये। और दवा के लिये कम से कम १५ रुपये चाहिये। जिन सब का विचार किया जाय उसके सिवा हर महीने के घरका खर्च के लिये रुपये चाहिये तो आठ सौ रुपये बस नहीं होते। एक चपरासी को आप सालाना कम से कम ६०० रुपये देते हैं। और उसको हर मास बराबर तनख्वाह मिलती रहती है। यह अगर आपका कम से कम मान-दंड है तो किसान के लिये ८०० रु. कैसे बस हो सकते हैं; किसान को रात दिन कष्ट करना पड़ता है। फिर भी अजक़ा बंधा वैसा है जो उसके हाथ में सर्वथा नहीं है। अगर शहर में कोअी आदमी घर बनाता है तो उसको किराया मिलता है। कोअी तरकारी भी बेचता है तो शाम तक कम से कम आठ आने कमा लेता है। लेकिन किसान की बात वैसी नहीं होती है। उसका काम दस पाँच रुपये से नहीं होता। एक खेत अगाने के लिये उसे कम से कम तीन चार सौ रुपये की जरूरत पड़ती है। उसके सिवा बारिश बराबर समय पर आनी चाहिये, यानी भगवान भरोसे सारा काम करना पड़ता है। सब ठीक हुआ तो फसल बायेगी और पैसा मिलेगा वरना उसकी स्थिति वैसी होती है जैसे नदीनाम् सागरे गतिः। आज हमारे स्टेट में जमीनकी हालत भी कैसी है? वह एक शराबी के औरत की तरह है जो मानवीय गुणवती होती है लेकिन दुबली, पतली, फीकी बीमार सी होती है। उसे बच्चे होते हैं तो बीमार होते हैं और सारा घर अजडा हुआ सा मालूम पड़ता है। वैसी ही हमारे हैदराबाद की जमीनकी हालत है। बिघर एक सफ़ेखास की जमीन तो अघर जागोरदार की जमीन, और उसमें पत्थर और मिट्टी के सिवा और कुछ नहीं है। आज हमारे एक भाजी ने अपनी तकरीर में विनोबाजी का जिक्र किया। तीन साल में हमने करोड़ों रुपये उसके लिये खर्च किये होंगे लेकिन एक रत्तीभर भी जमीन हम बाँट नहीं सके। हमने भीख माँग कर मुदान यज्ञ के लिये ७० हजार के करीब जमीन बिकठ्ठा की। लेकिन हमारे यहाँ की जमीन वैसी है कि अगर किसी को पाँच एकड़ जमीन भी मुफ्त में दी

బాప తో బీ వరు అసె కాశ్త కరనే కె లియె తేయార నహీన్ హొతా । హైదరాబాద్ కె పాస్ మెరీ బుద్ కీ పాంచ్ అకడ
జమీన్ హే । అసె జమీన్ పర్ కాశ్త కరనే కె లియె లొగోన్ కె బులాయా గయా తో కోఆ ఆన్ కె లియె తేయార నహీన్
హొతా । సాలానా చార్ పాంచ్ సొ రఫయా ఖర్చే కరనా పడతా హే, నాగర్ చలానా రహతా హే । తపస్యా కరనీ పడతీ
హే నబ్ కహీన్ ఫఫల్ మిలతీ హే । ఆప సబ్ భాజియోన్ సొచకర్ సెలెక్ట్ కమెటీ మేన్ అిస్ బిల్ కె, అిస్ చిత్త
కో అక రుప్ దెనే కీ కోశిశ్ కీ హే, లెకిన్ ౮౦౦ ర. ఫేమిలీ హోల్డింగ్ అక కిసాన్ కీ ఫేమిలీ కె లియె
పర్పాన్త నహీన్ హొతా । అక సాలా ఫఫల్ ఆజీ తో దూసరే సాలా క్యా హొగ్ అుసకే బారే మేన్ నహీన్ కహా జా సకతా ।
హర్ సాలా అుసకో ఖేతీ అుగానే కె లియె కర్జీ లెనా పడతా హే, ఆర్ అుసకే లియె సూద్ బీ దెనా పడతా హే
బాప కహతే హే కి య్ ఫేమిలీ హోల్డింగ్ బస్ హొతా హే । స్పీకర్ సర్, హిందీ మే బొలన్సే మే అపనే
మాబోన్కో అచ్చీ తరహ్ సే ప్రగట్ నహీన్ కర సక్ రహీన్ హే । అగర్ ఆప తెలుగు మే బొలనే కీ అిజాజత్
దే తో మే తెలుగుమే బొలనా చాహతీ హే ।

మిస్టర్ స్పీకర్:—ఆప తెలుగుమే బొల సక్తీ హే ।

ఇక తెలుగులో మాట్లాడదను. వ్యవసాయముంటే “కృషి” “పని”. వ్యవసాయముంటే మాటలు
కొడు. వ్యవసాయమువల్ల రూ. ౮౦౦ వచ్చే ఆదాయము పెట్టారంటే, ఇది పెద్ద మార్పు.
రూ. ౮౦౦ లలో బ్రతకటముంటే చాలా కష్టం. ఈ కామూన్ లో అడవారు, అసమర్థులు
ముసలివారు కూడా కొలుకిచ్చి ౪ రెట్లు తీసుకోవచ్చునని చెప్పారు. నాకు ౧౦ ఎకరాలు చర్మ
ధూమి వున్నది. ౪ రెట్లు తీసుకోవచ్చునంటే; అనగా ౧౦ రూపాయలు వన్ను కడితే రు. ౪౦ వస్తా
యన్నమాట. ఈ డబ్బుతో నేను, నా పిల్లలు, అందరం (నవ్వు) బ్రతాకాలంటే ఏ విధంగా
పాధ్యునవుతుందో చెప్పండి. పెద్దవారు బుద్ధిమంతులు మీరంతా కలిసి పెద్ద ప్రేమతో కామూన్
తయారు చేశారు. కానీ వితంతువులు, అసమర్థులు, ముసలివారికి ౧౦ రెట్లు అని పెడితే జాగుండేదీ
దీని విషయం ఎవరోనా అలోచించారా? ఒకరు అవునంటే, ఒకరు కాదంటారు. వితంతువు
తన అడవారికి, పదిరెట్లని కామూన్ పెట్టవచ్చును. ప్రతివారికి జీవనం జరగాలని చెబుతారు. మరి
నేళ్ళ విషయమై మీ వ్యూహయంతో చోటులేదా? మీరు పెద్ద పెద్ద నమస్థులు వరిష్కారము
చేస్తామని చెబుతారు. మీరు ఈ మాత్రం చేయగలిగితే ప్రజలు ఎక్కువ వార్షికం చేశారు.

అయితే నా సునని ఏముంటే ఈ కామూన్ రిజిష్టరు చేసినామా? దీనిని మార్పుకోకూడదని
అంటున్నామా? ఇప్పుడు బయటకు తేబడిన చిత్రం ఏ రూపు రేఖలతో వచ్చిందో దానిని అమలులో
పెట్టి, రేఖలు బాగుండకూడే మళ్ళీ దీర్చుకొనవచ్చును. అంతేగానీ, దీనినిగురించి ఎందుకు
ధయపడాలి? ఈ కామూన్ విషయమై అందరూ కలిసికూర్చుని, ఇది బాగుండలేదు; అది
జాగుండలేదు; అనకుండా విజ్ఞానమంతులు, బుద్ధిమంతులు కలిసిచేసిన దానిని సమర్థించి, మనవంధరం
మూకరించి దానిని ప్యాన్ చేయవలెనని కోరుస్తున్నాను. ఎవరో చెప్పారు. పంకాయితోర్లు ఈ
టిక్కిల్ కావాలంటే ౫ అరకలు వ్యవసాయం చేసేవారికివ్వాలని, ఆ విధంగా డిప్యూటీ బోర్డు
టిక్కిల్లు కు యిచ్చి అరకలు వ్యవసాయం చేసేవారికి, అనెంట్లీ పీటుకు యిచ్చిన వ్యవసాయం చేసేవారికి

టీక్రెట్టు ఇవ్వాలని అంజేగాని, ఉత్తగా పోయి కూర్చోని రు. ౨౦౦ లు తీసుకొనేవారికి
టీక్రెట్టు ఇవ్వకూడదు.

ఈ భావనలను చర్చించేటప్పుడు, అందరూ కలిసి, బుద్ధిమంతులు, పెద్దమనుష్యులు అందరూ దీనిని జ్ఞప్తంకి తెచ్చుకొని తాంద్రంగా పాల్గొనడే అవసరం. సేద్యంనీ ఆశీర్వాదంనూ.

چیف منسٹر (شری بی۔ رام کشن راؤ)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جس طرح کل طے ہوا تھا آج میرے جواب کے بعد اس جنرل ڈسکشن (General discussion) کو ہم ختم کرینگے۔ اسلئے اگر عالی جناب اجازت دیں تو میں اپنا جواب شروع کرتا ہوں۔

میں نے کل سے یہاں حاضر رہکر کچھ مباحث خود سنے اور کچھ مباحث میرے دوست چیف وہپ (Chief whip) کے تیار کئے ہوئے نوٹس کے ذریعہ میرے علم میں آئے۔ اکثر مباحث ایسے ہیں جنکا میں بغیر انہیں سننے اندازہ کر سکتا تھا۔ اور بغیر سننے بھی میں انکا جواب دے سکتا تھا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں کوئی نئی بحث پیدا نہیں کی گئی ہے۔ اور وہی مباحث ہیں جنہیں اس بل کے مختلف اسٹیجس (stages) پر یہاں اور باہر دہرایا گیا ہے۔ اسلئے اگر میں اسمبلی سے کچھ دیر مباحث کے دوران میں باہر رہا تو جواب دینے میں مجھے کوئی دقت نہوگی۔ نوٹس دیکھنے کے بعد میں نے یہ محسوس نہیں کیا کہ یہ کوئی نئی بحث ہے جسکا مجھے جواب دینا ہے۔ اسلئے میں صرف اپائنٹس (Points) کی حد تک اپنے جواب کو محدود رکھتا ہوں۔ اگر میں ان سلوگنس (slogans) یا چیلنجز (Challenges) کا جواب دیتا ہوں جنہیں بعض آئریبل ممبرس نے پیش کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر وہی غیر ضروری کام کرتا رہوں گا جسکو انہوں نے کیا۔ خطابات دینے کی آئریبل لیڈر آف دی اپوزیشن (Hon'ble Leader of the Opposition) کو عادت ہو گئی ہے اور میں خطابات رسبو (Receive) کرنے کا عادی ہو چکا ہوں۔ اسطرح ڈاگما (Dogma) یا سلوگنس کے کچھ لوگ عادی ہو چکے ہیں۔ اور میں انہیں سننے کا عادی ہو چکا ہوں۔ مجھے انکے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں زیادہ تر فیکچول (Factual) جواب دیکر اپنی بحث کو ختم کرونگا۔

کل کے مباحث میں میں نے دو چیزیں سنیں۔ اکثر ممبروں نے یہ کہا اور باہر
 ہی سنا یا گیا کہ سلیکٹ کمیٹی (Select Committee) سے جس طرح بل پاس
 ہو کر آیا ہے وہ اور جینل بل (Original Bill) سے بھی بدتر ہو گیا ہے۔ دوسرا
 کرٹیسزم (Criticism) یہ کیا جاتا ہے کہ پلاننگ کمیشن (Planning
 Commission) کے ریکمنڈیشن (Recommendation) کے خلاف کیا گیا
 ہے۔ تیسری چیز جو ان دونوں سے تعلق نہیں رکھتی جسکو چند آنریبل ممبروں نے کہا

ہے وہ انکے خاص خاص نظریوں کی بنا پر ہے۔ جو آئریبل ممبر اپنے آپ کو کسانوں کا نمائندہ سمجھتے ہیں اور یہ تصور رکھتے ہوئے مباحث میں حصہ لے رہے ہیں کہ وہ کسانوں کے نمائندے ہیں میں انہیں بتاؤنگا کہ کیا انہوں نے ایسی بحث کی ہے کہ انہیں حقیقت میں کسانوں کا نمائندہ تصور کیا جائے؟ کیا انہوں نے واقعی اپنے آپ کو کسانوں کا نمائندہ ثابت کیا ہے؟ کسان کے کیا معنی ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ کسان کے لفظ کو سمجھ لیں تو ساری غلط فہمی رفع ہو جائیگی۔ آج ہندوستان میں اور دوسرے مختلف ممالک میں زراعت کا جو پیشہ ہے اسکے مختلف مدارج ہیں۔ مختلف شعبے ہیں اور وہ شعبے اتنے مختلف ہیں کہ ایک دوسرے سے کوئی مماثلت نہیں رکھتے۔ جہاں رعیت واری سسٹم ہے وہاں کسان اسکو کہتے ہیں جسکے قبضہ میں ایک گنٹے سے لیکر ایک لاکھ ایکڑ زمین ہو۔ اسکو بھی کسان کہا جاتا ہے جسکے قبضہ میں ایک گنٹہ زمین ہے اور اسکو بھی کسان کہا جاتا ہے جسکے قبضہ میں سو ایکڑ زمین ہے اور اسکو بھی کسان ہی کہا جاتا ہے جسکے قبضہ میں ہزار دو ہزار چار ہزار ایکڑ زمین ہو۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک گنٹہ زمین رکھنے والا تو کسان ہے لیکن ایک ہزار ایکڑ زمین رکھنے والا کسان نہیں ہے۔ جہاں جاگیرداری سسٹم ہے جو رعیت واری سسٹم سے جداگانہ ہے وہاں البتہ دوسرے رائٹس (Rights) حاصل ہیں۔ لیکن جس شخص کو آکوپنسی رائٹس (Occupancy Rights) حاصل ہیں وہ سب کے سب کسان ہی ہیں۔ جب ہم اپنے آپ کو کسان کا نمائندہ تصور کرتے ہیں تو ہم کو سارے کسانوں کی نمائندگی کرنی چاہئے چاہے وہ ایک گنٹہ کا کسان ہو یا ایک ہزار ایکڑ کا۔ (Laughter) اگر آئریبل ممبر اس حقیقت پر ہنستے ہیں تو ہنسنا کریں۔ انکے ذہنوں میں تو صرف اگریکلچرل لیبر ہے اور اسکو کسانوں کی ہمدردی کا نام دیا گیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسانوں کی ہمدردی کا چولا پہن کر آئے ہیں۔ لیکن انکا یہ خیال درست نہیں ہے۔ بلکہ کسان وہ ہے جو ہولڈر آف دی لینڈ (Holder of the land) ہو۔ اگر آپ کو ہمدردی کرنا ہے تو ہر ہولڈر آف لینڈ سے ہمدردی کیجئے۔ آپ ہر کسان کی ہمدردی کیجئے۔ اونکی نمائندگی کا فرض ہے ادا ہوگا۔ آپکی ہمدردی تو اس نقطہ نظر سے ہونی چاہئے۔ کلاس واری کسانوں کے تعلق سے خود کاشت کرنے والوں کی حد تک ہی غور نہ کیا جائے بلکہ اس نقطہ نظر کو کسی قدر وائیڈ (Wide) کیجئے۔ آپکے نقطہ نظر سے بھی یہاں کی آبادی میں ۶۸ فیصد آبادی غیر کسانوں کی ہے۔ جو لوگ اس ۶۸ فیصد آبادی میں شامل ہیں وہ بھی کسی نہ کسی طرح کسان کی تعریف میں آتے ہیں۔ انکا بھی تو خیال کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ کسانوں کے حقیقی ہمدرد ہیں تو اس ۶۸ فیصد آبادی سے بھی آپکو کچھ نہ کچھ ہمدردی کرنی چاہئے۔ اگر آپ ان سب کی نمائندگی نہ کرتے ہوئے صرف ایک ہی حصہ کی نمائندگی کرنا چاہتے ہیں تو میں کہہ سکتا

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

کہ آپ صحیح نمائندگی نہیں کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے جس پر لائیٹ لی (Lightly) غور کیا جائے۔ بہت سے اعتراضات کئے گئے۔ کہا گیا کہ یہ لینڈ لارڈ بل (Landlord Bill) ہے۔ زمینداروں کی بھلائی کیلئے لایا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسی باتیں میں سیکڑوں مرتبہ سن چکا ہوں۔ خیر میں انکا جواب دینا تو نہیں چاہتا کیونکہ اسکا جواب دینا میں ویسٹ آف ٹائم (Waste of time) سمجھتا ہوں۔ ایسی چیزوں کا جواب دینا محض تضييع اوقات ہوگا.....

شری گوپتی ڈی کنگا ریڈی۔ کیا اس قسم کے الفاظ پارلیمنٹری ہیں ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں نے کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا ہے جو غیر پارلیامنی ہو۔ میں نے کہا ہے کہ ان باتوں کا جواب دینا تضييع اوقات ہے۔ ویسٹ آف ٹائم (Waste of time) ہے یہ کوئی ایسے الفاظ نہیں ہیں جنہیں غیر پارلیامنی کہا جائے۔

گورنمنٹ کی نیت پر حملہ کرنا اور یہ کہنا کہ زمیندارانہ نظام قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کی باتیں کرنا تو اپوزیشن کا شیوہ رہا ہے۔ بار بار ہم پر زمیندار دوستی اور رجعت پسندی کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ حیدر آباد کی گورنمنٹ پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ وہ ری ایکشنری (Reactionary) قانون لارہی ہے۔ بہرحال میں کہاں تک دھراؤں۔ جو الزامات لگائے جا رہے ہیں وہ ممکن ہے آپکی دانست میں صحیح ہونگے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حیدر آباد ہندوستان کے اندر ہے یا علیحدہ کوئی جزیرہ ہے؟ کیا حیدر آباد آس پاس کے اسٹیشن سے جداگانہ کوئی چیز ہے؟ میں کہوں گا کہ حیدر آباد کوئی جزیرہ نہیں ہے۔ بلکہ آس پاس کے اسٹیشن کی طرح سے وہ بھی ایک اسٹیٹ ہے۔ ان تمام حالات پر غور کرتا چاہئے کہ اسکے اگریکلچرل

کنڈیشنس (Agricultural conditions) دوسرے اسٹیشن سے کس طرح جداگانہ ہو سکتے ہیں۔ حیدر آباد کے اگریکلچرل کنڈیشنس پر آس پاس کے کنڈیشنس کا اثر پڑنا ضروری ہے۔ ہمارے قریب صوبہ مدراس ہے بمبئی پراونس ہے۔ مدھیہ پردیش ہے اور ذرا دور جائیں تو پیسورہ۔ ایسٹ پنجاب ہے۔ ہماچل پردیش ہے۔ میں نے ان سب کے تعلق سے ایک کمیپاریٹیو ٹیبل (Comparative Table) آپکے فائدہ کیلئے تیار کیا ہے۔ اسکو مکمل کرنے کے بعد ترجمہ کے ساتھ میں آپکے ملاحظہ میں پیش کروں گا۔ اوس وقت آپکو معلوم ہوگا کہ ان فیکٹس کی موجودگی میں حیدر آباد کی گورنمنٹ کو یہ سمجھنا کہ وہ ری ایکشنری (Reactionary) ہے کس حد تک صحیح یا غلط ہے یا کس حد تک صحیح ہے، کس نہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ حیدر آباد کی گورنمنٹ زمیندارانہ نظام قائم کرنا چاہتی ہے؟ اگر آپ کو دیکھنے کیلئے آنکھیں ہیں اور ان پر کسی قسم کی عینک نہیں چڑھی ہوئی ہے اور اگر آپکو سستے کیلئے کان ہیں اور

حقیقت پسندی کا جذبہ آپ میں کارفرما ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اس طرح کہنے کی جرات نہیں کریگا اور نہ ایسی جرات کرسکتا ہے۔۔۔۔۔۔

شری جی۔ راجہ رام۔ آپ اس طرح چیلنج پھینکنے کے عادی ہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ جی ہاں معزز ارکان نے مختلف مواقع پر چیلنج (Challenge) پھینک کر مجھے بھی اسکا عادی بنادیا ہے۔ کیا کروں؟ صحت کا اثر ہو ہی جاتا ہے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کی وجہ سے مجھے بھی کچھ عادت ہو گئی ہے۔ میں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ حیدر آباد کی آج کی حکومت کوئی ایسی نہیں ہے کہ جو دل میں آیا اور جیسا سمجھ میں آیا ویسا قانون بنادیا۔ یہ کوئی فالتو قانون نہیں ہے۔ اس قانون کا مسودہ بنانے وقت کانگریسی نظریات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ یہ مسودہ کانگریس اور پلاننگ کمیشن (Planning Commission) کی ہدایات کے عین مطابق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کہیں ہم سے کچھ غلطی ہو گئی ہو۔ یا یہ ہوسکتا ہے کہ ہم انکے ڈائرکشنس (Directions) سے کچھ آگے ہی بڑھ گئے ہوں۔ میں آپکو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک ریزولوشن (Resolution) سنانا چاہتا ہوں جو ہمارے اگریمرین ریفارمس (Agrarian Reforms) اور اگریمرین پالیسی (Agrarian Policy) کی بنیاد ہے۔ ان ڈائرکٹیو پرنسپلس (Directive principles) کو ہمیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ہم سے یہ امید رکھے کہ ہم ان ڈائرکٹیو پرنسپلس سے آگے بڑھ کر حیدر آباد میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہا دینگے تو میں سمجھتا ہوں کہ انکی غلطی ہے۔ کانگریس نے کبھی یہ وعدہ نہیں کیا کہ وہ حیدر آباد میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہا دیگی۔ جب ہم نے ایسا وعدہ ہی نہیں کیا ہے تو اس کے پورا نہ کرنے پر ہمیں شرمندگی کیوں ہوگی؟

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ریزولوشن یہ ہے۔

"The future lines of advance in respect of the land problem were discussed by the Working Committee and they have given the following directions :

Congress slogan 'land to the tiller' should materialise as early as possible in all the States. All the tillers of land have to hold direct from the State, without the intervention of an intermediary. Logically this involves that all holders of land should cultivate their land personally, and no tenancies should be allowed in any form except as a provision for special cases, e.g. minors, widows, soldiers, small holders, etc. This

will then leave us only with the problem of disparities in land-holdings, large holders cultivating their land through hired labour remunerated in various forms including a share of the crop.

The working Committee further decided that it is necessary to reduce disparities in land holding as much as possible subject to the paramount consideration that production and rural employment are not adversely affected in the process, and with this object in view directed that the following steps should be taken:-

(a) Steps should be taken to bring immediately under cultivation all cultivable waste, whether belonging to Government or private owners, and settle on them those who have not enough work in the rural areas, preferably on a co-operative basis. This category will include the landless and small holders of land in an order of preference.

(b) A ceiling should be placed immediately on all future acquisitions of land, including acquisition by inheritance, the surplus in the latter case being acquired on payment of suitable compensation.

(c) Such a ceiling may also be made to apply to existing holdings, wherever the need for such a measure is felt, and is found to be practicable. In such an event the level of the ceiling should be determined having regard to the productivity of land, and the economic and social conditions prevailing in each area. This means that the ceiling should not be so high as fails to make a fair impression on the problem of the landless and the small holder, nor so low as to affect such a large number of people, that it becomes politically undesirable to take such a step. The imposition of a ceiling is subject to the condition that no farms will be split up, if by doing so, production is likely to diminish to an appreciable extent over a long period, and no alternative method is available of making an effective use of the farm equipment.

یہ چند اہم نکات تھے۔ اسکے بعد پلاننگ کمیشن نے جو طے کیا اس کے الفاظ بھی مناد بنا چاہتا
ہوئے۔ بہت سے آفریل منبریں اس کو بڑھ چکے ہونگے۔ لیکن میں یاد تازہ کرتا چاہتا ہوں۔
چاہئے (۱۲) میں یہ بتایا گیا ہے۔ اسکے دو اہم نکات (Objectives) ہیں۔

"Increase of agricultural production represents the highest priority in planning over the next few years."

This is one of the principles—increase of production.

The agricultural economy has to be diversified and brought to a much higher level of efficiency.

یہ دوسرا پرنسپل ہے۔ ان دونوں پرنسپلز کے اظہار کے بعد انہوں نے پیارا گراف (۳) میں یہ بتایا ہے کہ۔

3. The achievement of these economic and social aims is as much a part of the purpose of the Five Year Plan as the fulfilment of targets in industry or transport or agriculture. While broad principles and directions of policy can be indicated, it is necessary to remember that the form and manner of their application and the adaptations to which they are subject will differ widely in different parts of the country. In the main, land policy has to be worked out in terms of local needs and conditions.

اسکے بعد ایک پیارا گراف اور سنا کر میں ان ڈائریکٹوز کے سلسلہ کو ختم کرتا ہوں۔ سیلنگ (Ceiling) وغیرہ کے سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے وہ میں پڑھ کر سنا ہوں۔

It is some times suggested that the fair course would be to determine the maximum holding of land in terms of an average annual income. This would give an accurate measure of the change in the rural social structure which was sought to be brought about and would also ensure that widely different standards for reducing disparities in income were not adopted for the agricultural and non-agricultural sectors in the economic life of the country. There is force in these considerations. It has to be recognised however, that calculations of the amount of land given quality in any area which may be expected on an average to yield a specified income are subject to so much guess-work that without much more statistical information than is at present available, there are real difficulties in applying the criterion of average income. In actual land reform operations, as the work of resettlement of displaced persons on evacuee agricultural lands shows, there must be considerable flexibility in approach and considerations of theory apart, it becomes necessary to adopt those

criteria which will serve best against the background of the tenures and revenue arrangements peculiar to a State. Within a State, ofcourse, for its different regions, the same criteria have to be followed. As one method of determining a limit, which may often prove applicable in practical work and is here used by way of illustration, it may be useful to apply a rough and ready criterion such as, for instance, a multiple in terms of what may be regarded as a 'family' holding' in any given area. A family holding may be defined briefly as being equivalent, according to the local conditions and under the existing conditions of technique, either to a plough unit or to a work unit for a family of average size working with such assistance as is customary in agricultural operations. Another possible method of indicating a limit may be to propose an average level of money income which the permissible holding may be expected to yield. The limit which may be appropriate has to be determined by each State in the light of its own circumstances but, broadly speaking, following the recommendations of the Congress Agrarian Reforms Committee, about three times a family holding would appear to be a fair limit for an individual holding.

اسکے بعد ایک اور چیز پڑھکر سنا دینا چاہتا ہوں -

Where land is managed directly by substantial owners and there are no tenants in occupation, public interest requires the acceptance of two broad principles :

(i) There should be an absolute limit to the amount of land which any individual may hold. This limit should be fixed by each State, having regard to its own agrarian history and its present problems. The census of land holding and cultivation which it is proposed to hold during 1953, will give the data relevant to this decision.

(ii) The cultivation and management of land held by an individual owner should conform to standards of efficiency to be determined by law.

It is suggested that each State should enact suitable land management legislation. Under this legislation standards of cultivation and management should be laid down. Specific obligations should be prescribed,

for instance, in respect of sale of surplus produce to the Government, production and sale of improved seed, wages and conditions of living and employment for agricultural workers, investment in farm improvements, etc. The legislation should also provide for suitable machinery for enforcing the various obligations. The legislation could be applied, in the first instance, to these holdings which exceed a limit to be prescribed which may be equal to or larger than the limit for resumption for personal cultivation, and future acquisition, depending upon the condition in a State.

اگر اور ڈائرکشنس میں پڑھ کر سناؤں تو وقت اسی میں ختم ہو جائیگا اس لئے میں یہاں اسکو ختم کرتا ہوں۔

ہمارے لیجسلیشن (Legislation) میں یہ کہا گیا ہے کہ

As the back ground so the prospect

اسکی بناء پر اور ہماری کانگریس اگریرین کمیٹی کی پالیسی کی بناء پر ورکنگ کمیٹی نے پلاننگ کمیشن کے ریکمنڈیشنس (Recommendations) لئے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ان ری کمینڈیشنس کو اپنے اپنے اسٹیٹ کے اگریرین اکائی (Agrarian economy) اور زرعی حالات کو نظر میں رکھتے ہوئے اختیار کریں اور اسی نقطہ نظر سے اپنا اپنا لیجسلیشن تیار کریں۔ میں آپ سے نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ ان ہی ڈائرکٹیوز اور اصولوں کے مدنظر ہم نے اس کو تیار کیا ہے۔ اون اصولوں سے ہم نے کہیں بھی گریز نہیں کیا۔ ہوسکتا ہے کہ بعض جگہ پر ایک آدھ ریکمنڈیشن حالات مقامی کے مدنظر پوری پوری قبول نہ کی گئی ہو۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ بعض ریکمنڈیشنس جو پلاننگ کمیشن (Planning Commission) نے کئے تھے ہم اوس سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہ موقی حالات کے پیش نظر کیا گیا۔ اس لئے یہ کریٹیسزم (Criticism) درست نہیں کہ لینڈ لارڈس کی تائید کرنے کے لئے یہ کیا گیا ہے۔ اسکو جانچنے کا کام پبلک کا ہے۔ عوام کا ہے۔ یہ کام اون لوگوں کا ہے جو غیر جانبدار نظریہ سے ان ڈائرکٹیوز اور ان اصولوں کے مدنظر اسکو جانچتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خود اپنے ڈاگماز (Dogmas) کی پروا نہیں کرتے اور حکومت کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے ڈاگماز چھوڑ کر نئے ڈاگماز پر چل رہی ہے۔ اون کو اس کی جانچ کرنے کا حق نہیں ہے۔ میں یہ چیز انہی کے کانٹنس (Conscience) پر چھوڑ دیتا ہوں کہ وہ یہ دیکھیں کہ وہ کہاں تک اپنے ڈاگماز (Dogmas) پر چل رہے ہیں اور ہم کہاں تک اپنے ڈاگماز پر چل رہے ہیں۔

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendment)
Bill, 1953*

اسکے بعد دوسرے بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں جن کا جواب دینا میں اس نوبت پر ضروری نہیں سمجھتا۔ جب اس ضمن میں ترمیمات پیش ہونگی اور ہر ایک ترمیم پر بحث ہوگی اور جب مجھے کسی پریکٹیکل پوائنٹ (Particular point) پر کہنے کا موقع ملے گا تب میں کہوں گا۔ میں یہاں صرف ایک کمپارٹیو اسٹیٹمنٹ (Comparative Statement) بتانا چاہتا ہوں جو ہم پریپیر (prepare) کر رہے ہیں اور جسکے تفصیلات آپکے سامنے آئیں گے۔ جب یہ تفصیلات ہاؤس کے سامنے آئیں گے اور غیر جانبدارانہ نقطہ نظر سے اوسکو دیکھا جائیگا تو یقین ہوگا کہ حکومت کسی غلط راستے پر نہیں چل رہی ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ چھوٹی موٹی ترمیمات مزید کلیئرفیکیشن (Clarification) کے لئے ہوجائیں۔ لیکن مجموعی حیثیت سے سلکٹ کمیٹی (Select Committee) نے جو ترمیمات کئے ہیں انکی وجہ سے بہت سی خامیاں رفع ہوگئی ہیں۔ سلکٹ کمیٹی نے اپنی پوری صلاحیتوں کو صرف کر کے بقول اون کے اس ”چتر“ (चित्र) کو، اس پکچر کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ جہاں رنگ لگانے کی ضرورت تھی وہاں رنگ لگا کر اسکو پورا کیا گیا۔ جہاں ایک گراؤنڈ (Back-ground) قائم کرنا تھا وہاں ایک گراؤنڈ قائم کر کے اس پکچر کو مکمل بنانے کی کوشش کی گئی۔ کسی لیجسلیشن کے متعلق وہ ایک انسانی کوشش ہونے کی وجہ سے مکمل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے یہ بھی دعویٰ نہیں ہے کہ ہمارا قانون مکمل ہے یا اس میں کسی ترمیم کی ضرورت ہی باقی نہیں ہے۔ اگر کسی وقت ترمیم کی ضرورت پیدا ہوگی تو میں ترمیم کرنے کے لئے تیار رہوں گا۔ مجھے اس امر کی شرمندگی نہیں ہوگی کہ میں نے غلطی کی ہے۔ اگر میں نے غلطی کی ہے تو اوسکو درست کروں گا۔ لیکن اپنی غلطی کو نباہنے کے لئے اوس پر اصرار نہیں کروں گا۔ مجھ میں فیناٹیسزم (Fanaticism) کا ڈاگما (Dogma) نہیں ہے کہ غلطی کر کے بھی اس پر اڑا رہوں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ممکن ہے کہ فوراً ہی اس میں تبدیلی کی ضرورت پیش آئے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اگر کوئی ریزن ایل (Reasonable) ترمیم آئریبل لیڈر آف دی اپوزیشن پیش کریں اور اگر وہ ریزن ایل معلوم ہوگی تو اوسکے سویکار () کرنے میں میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چناکونڈور)۔ سوامی رامانند تیرتھ کو آپ کے اس چتر سے اختلاف ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ممکن ہے میرے نظریہ میں اور سوامی رامانند تیرتھ کے نظریہ میں اختلاف ہو۔ وہ ایک آرگنائزیشن (Organisation) کے صدر ہیں

وہ اڈمنسٹریشن (Administration) کی لمیٹیشنس (Limitations) سے آزاد ہیں ۔ اون کو خود قانون بنانے کی لمیٹیشن نہیں ہے بلکہ وہ دوسروں سے قوانین بنواتے ہیں ۔ اس وجہ سے وہ اختلاف کر سکتے ہیں ۔ لیکن مجھے آپ کے سامنے ایک ذمہ دار اڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے قابل عمل لیجسلیشن پیش کرنا ہے ۔ جن ڈائریکٹوز (Direc- tives) کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ اون پر ہم عمل کر سکتے ہیں ان ہی کو میں قبول کرتا ہوں ۔ محض نظریات یا اصولوں کی بناء آئیڈیالسٹیکلی (Idealistically) غور نہیں کر سکتا ۔ میں ریلسٹک (Realistic) ہوں اور اسی حیثیت سے میں ہاؤس سے اپیل کرونگ کہ وہ بھی اسی طرح سے دیکھیں ۔ میں سوامی رامانند تیرتھ کا بورا احترام کرتا ہوں ۔ میرے آئیڈیلز (Ideals) بھی وہی ہیں جو اون کے ہیں ۔ شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ صرف سنٹرل ورکنگ کمیٹی (Central Working Committee) کے ڈائریکٹوز قبول کئے گئے ہیں یا حیدر آباد پردیش کانگریس کمیٹی کے ڈائریکٹوز بھی قبول کئے گئے ہیں ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ پردیش کانگریس کمیٹی میں کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا اوسکے اظہار کی ضرورت میں محسوس نہیں کرتا ۔ حیدر آباد پردیش کانگریس کمیٹی نے اس کا تصفیہ نہیں کیا اور نہ پی ۔ پی ۔ سی نے کوئی آرڈر دیا ۔

فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کی ڈیفینیشن پر اعتراض کیا گیا ہے ۔ اسکی جو تعریف کی گئی ہے اوسکے متعلق میں تفصیل سے آگے بحث کرونگا ۔ لیکن اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے کسی بھی پرانتھ کے قانون میں فیملی ہولڈنگ کی تعریف ان معنوں میں نہیں کی گئی جن معنوں میں پلاننگ کمیشن کے ڈائریکٹوز ہیں ۔ بمبئی میں اکنامک ہولڈنگ (Economic holding) اور فیملی ہولڈنگ کی کوئی تعریف نہیں کی گئی سوہاں اگریکلچرل ہولڈنگ (Agricultural Holding) کے سلسلہ میں صاف صاف بتایا گیا ہے کہ (۱۶) ایکر کی زمین کو اگریکلچرل ہولڈنگ سمجھنا چاہئے ۔ البتہ بعض اغراض کیلئے (۵۰) ایکر بھی رکھے گئے ہیں ۔ لیکن اس طریقہ سے گز ناپ کر نہیں رکھا گیا ۔ اس واسطے بمبئی میں سیلنگ (Ceiling) نہیں ہے ۔ بمبئی ایکٹ سنہ ۱۹۸۸ء میں نافذ ہوا ۔ اس میں ترمیم سنہ ۱۹۵۰ء میں ہوئی ۔ کوئی سیلنگ مقرر نہیں ہے ۔ اس لئے کوئی فیملی ہولڈنگ بھی مقرر نہیں ہوئی ۔ سوراشر میں بھی اکنامک ہولڈنگ کی تعریف نہیں کی گئی ۔ بعض لوکل ایریاز (Local areas) کے لئے انہوں نے ۲۰ تا ۴۰ ایکر تک اکنامک ہولڈنگ رکھی ہے ۔ ہماچل پردیش میں بھی اکنامک ہولڈنگ اور فیملی ہولڈنگ کی کوئی تعریف نہیں کی گئی ۔ البتہ سیلنگ فکس (Fix) کی گئی ہے ۔ پپسو (Pepsu) میں پرسی اپیل لمٹ

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Land (Amendment)
Bill, 1953*

(Permissible limit) ہلی ایریاز (Hilly areas) کے لئے (۰) ایکر تا سو ایکر رکھی گئی۔ اکیونسی ٹیننٹس (Occupancy Tenants) کی حد تک پٹہ دار کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہوئے جو لمٹ لگائی گئی ہے وہ زمیندار وغیرہ پر لگائی گئی ہے۔ پنجاب میں پرمس ایبل ایریا (Permissible Area) ڈیفینیٹ (Definite) نہیں ہے۔ وہاں جو پرمس ایبل ایریا مقرر کیا ہے وہ ۳۰ اسٹانڈرڈ ایکرس (Standard Acres) ہیں جو (۶۰) ایکرس سے زیادہ نہیں ہوتا البتہ چند اغراض کیلئے مثلاً ڈسپلستڈ پرسنس (Displaced persons) وغیرہ کے لئے (۰) اسٹانڈرڈ ایکرس تک رکھا گیا ہے لیکن سیلنگ نہیں رکھی گئی۔ آج حیدرآباد میں ہم نے فیملی ہولڈنگ کی بھی تعریف کی ہے۔ میں نے اسکو ابھی پڑھا ہے۔ فیملی ہولڈنگ کو انکم (Income) کے ٹرس (terms) میں ڈیفائن (Define) کیا جاسکتا ہے۔ اسکو ایکر کے ٹرس میں بھی ڈیفائن کر سکتے ہیں۔ اسکو ایکریج پر بھی منظور کیا جاسکتا ہے۔ یا تو پھر ہمیں انکم (Income) پر لمٹ (limit) رکھنا پڑیگا اسکے لئے ہم نے میژرنگ راڈ (measuring rod) (آٹھ سو روپیہ مقرر کیا۔ اس سے کسی کو اختلاف نہ تھا۔ آنریبل ممبرس جو ابھی ابھی بحث کر رہے تھے انہوں نے بھی کہا کہ اس سے انہیں اختلاف نہ تھا کہ اسکو ایکریج میں ایکویٹ (equate) کیا جائے یا لینڈ ریونیو (land revenue) میں ایکویٹ کیا جائے۔ اس سے اصول میں تو کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ اسکے علاوہ اگر ہم کوئی دوسرا انڈیکیشن (indication) دے سکتے ہیں تو دینگے۔ ہم نے اسکا تمام تر تصفیہ لینڈ کمیشن (Land commission) پر ہی چھوڑا۔ ہر ایک ایریا کیلئے کتنا ہونا چاہئے یہ بتانا مشکل ہے کیونکہ پلاننگ کمیشن نے یہ کہا تھا کہ ہمارے پاس سفیشنٹ ڈیٹا (Sufficient Data) نہیں ہے۔ اسکے لئے لینڈ کی صحیح مقدار معلوم کرنا بھی ضروری ہے۔ اسکے لئے اسٹائٹسٹکس (Statistics) بھی ہونا چاہئے۔ یہ خیال پلاننگ کمیشن نے اپنے ڈائرکٹیو (Directive) میں ظاہر کیا ہے۔ ان ہی کے ڈائرکٹیوز کے مطابق ہم نے کام کیا۔ اسکے علاوہ بھی اس بات کی کافی کوشش کی گئی کہ جتنا مواد مل سکے فراہم کیا جائے۔ ۸۰۰ کی اساس کو برقرار رکھا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا لینڈ کمیشن کو تھوڑا سا بھی (بہت زیادہ نہیں) انڈیکیشن (Indication) دیا جائے تو مناسب ہے اس کو ہم نے ایکریج میں دینا ہی زیادہ مناسب سمجھا۔ کل بھی میں نے کہا کہ جو لوگ لینڈ ریونیو (Land revenue) کا انڈیکیشن دینا چاہتے تھے ان سے یہ کہا گیا کہ لینڈ ریونیو سٹلمٹ (Land Revenue Settlement) کب ہوا۔ کن حالات میں ہوا۔ اسکا کیا بیک گراؤنڈ (Background) تھا۔ اسکے کیا

اثرات پڑے اور اسٹیٹ کے کم از کم آدھے حصہ تلنگانہ میں اسکے کیا اثرات مترتب ہونے والے تھے اس سے وہ بالکل ناواقف تھے۔ یا اگر واقف ہوں بھی تو انکا ڈاگما (Dogma) الگ ہے۔ وہ اس ڈاگما سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ میرا ایمان ہے۔ یہی میرا ایمان ہے۔ اگر وہ چاہتے ہوں تو کوئی ایسا اکنامک پیٹرن (Economic Pattern) بنائیں جیسے ہم نے اپنے تجربہ کی بناء پر رکھا ہے۔ جو کسان آج ایک معمولی دھوق اور بنین پہنا ہوا ہے اگر اسکو لنگوئی لگنا چاہتے ہیں تو آپ برابر سٹلنگ میں کمی کر سکتے ہیں۔ اس پر ایک اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں اسکا بھی جواب دے دیتا ہوں۔ لیکن اگر آپ لنگوئی والے کو دھوق پہنا نا چاہتے ہیں تو آپکو نظریہ بدلنا چاہئے۔ یہ کہا جائیگا کہ فیملی ہولڈنگ رہنے سے آپ کسی کو گیارہٹی تو نہیں دے رہے ہیں۔ ہاں بالکل نہیں۔ یہاں دینے کا سوال نہیں ہے بلکہ لینے کا سوال ہے۔ ساڑھے چار ہولڈنگس جسکے پاس ہیں وہ دھوق پہن رہا ہے۔ اگر آپ اس سے لینا چاہتے ہیں تو اسکے معنے یہ ہونگے کہ آپ اسکو لنگوئی لگانا چاہتے ہیں۔ تو اسٹیٹ کا اور آج جو لیجسلیٹرس (Legislators) یہاں ہیں انکا و نیز ایک ایڈیل سوسائٹی (Ideal Society) جو لوگ بنانا چاہتے ہیں انکا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ایک ایسا اکنامک پیٹرن بنائیں جیسا کہ ہم نے قائم کیا ہے۔ اوس جانب کے بہت سے آئریبل ممبرس نے اس بارے میں کہا ہے۔ انکا ایک الگ پیٹرن ہے۔ انکے پاس ایک خاص میٹرنگ راڈ (Measuring rod) ہے جو ہمارا نہیں ہو سکتا۔ اس راڈ سے ہمارے قانون کو ناپنا چاہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بنیادی فرق ہے۔ یہ فرق ازل سے ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیوں آپ بے سود ایسی کوشش کرتے ہیں؟ ہمارا جو پرنسپل ہے۔ ہمارا جو راڈ ہے اسکو لیکر سونچتے تو اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس میں بال برابر کا بھی فرق نہوگا اور اگر ہوگا بھی تو وہ نکل جائیگا۔ آپ اپنے ڈاگما سے غور کرنا چاہیں تو یہ بے سود ہوگا۔ آپ یہ غیر ضروری اور بلا وجہ کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

ڈیفینیشنس (Definitions) کی حد تک میں نے کہا ہے کہ کسی دوسرے اسٹیٹ میں فیملی ہولڈنگ یا سیلنگ کی تعریف کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ بعض اسٹیٹس میں سیلنگ بالکل اڈھا ک (Adhoc) طریقہ پر رکھی گئی ہے۔ اس سے ہماری سیلنگ کتنی نزدیک آتی ہے یا کتنی دور جاتی ہے وہ میں بتاؤنگا۔

I may have to ask you for a little more time. I hope you will kindly give me at least 15 minutes more.

فیوچر ایکویزیشن (Future Acquisition) کیلئے بمبئی میں زمین خریدنے والے پر کوئی لمٹ (limit) نہیں رکھی گئی ہے۔ انہوں نے نان اگریکلچرسٹ (Non-agriculturist) کو خریدنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ یہ سکشن

۳۰ میں ہے۔ انہوں نے نان اگریکلچرل کی تعریف بھی نہیں کی ہے بلکہ اگریکلچرل کی تعریف یہ کی ہے کہ جو پرسنل کٹیویٹ (Personally Cultivate) کرے۔ اب پرسنل کٹیویٹ کی تعریف ہو یہ لفظ بلفظ اس بل میں ہے۔ وہی تعریف ہم نے یہاں بھی کی ہے۔ پہلے بل میں یہ نہیں تھا۔ اسکے تعلق سے میں یہاں ایک چیز کہنا چاہتا ہوں میں نے ایک نیا فریز (Phrase) سنا ہے جو دنیا میں کہیں بھی رائج نہیں۔ وہ کہیں بھی کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کے ذہن سے یہ چیز نکلی ہے۔ اور اسکا ایکو (Echo) اس طرف سے بھی ہو رہا ہے۔ وہ ہے ”سپروائزری لینڈ لارڈ“ (Supervisory landlord)۔ یہ رکگنائڈ ٹرمینالوجی (Recognised Terminology) نہیں ہے۔ یہ ان رکگنائڈ ٹرمینالوجی (Unrecognised Terminology) ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی پوری زمین یا اسکا کچھ حصہ ہائرڈ لیبرس (Hired labourers) کے ذریعہ کراتا ہے تو اسکے لئے لفظ ”سپرویزن“ (Supervision) ہے۔

‘Under his personal supervision or supervision of one of his family members’

اب اس سپرویزن کو لیکر سپروائزری لینڈ لارڈ شپ کہتے ہیں تو یہ سپروائزری لینڈ لارڈ شپ بمبئی اسٹیٹ میں جاری رکھی گئی ہے۔ اسکو قانوناً جائز رکھا گیا ہے۔ یہاں میں آپکو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بمبئی اور مدراس ان دو اسٹیٹس سے ہی ہم اپنے قانون کی مطابقت کرتے ہیں۔ یوپی۔ ہار۔ ہاجل پردیش۔ مدھیہ پردیش اور پیسومیں رعیت واری طریقہ جاری ہے۔

Ryottwari system of Land Tenure.

سپروائزری کا لفظ نہیں ہے۔ مدراس میں رعیت واری سسٹم بھی ہے اور زمینداری سسٹم بھی ہے۔ حیدرآباد میں رعیت واری سسٹم ہے۔ جاگیرداری یہاں بھی تھی۔ دوسری جگہوں پر بھی زمینداری تھی۔ اودھ میں زمیندار کو تعلقدار کہتے ہیں۔ کہیں کوئی نام ہے اور کہیں کوئی او نام۔ لیکن یہ سب طریقے رعیت واری ہی ہیں۔ مختلف جگہوں کے لحاظ سے مختلف قوانین بنائے گئے ہیں۔ حال حال میں دو تین مہینے پہلے کانگریس ووکنگ کمیٹی ریزولوشن کے بعد انکے ہاں جاگیرداری سسٹم پر کوئی سیلنگ نہیں رکھی گئی ہے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہمارے پاس جو جاگیرداری تھی اسکو جاگیرداری ایکٹ سے ختم کیا گیا۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے ہمارے پاس رعیت واری سسٹم ہے۔ ایک گنٹے سے لیکر ایک لاکھ ایکڑ زمین رکھنے والے تک سب اسی لینڈ ٹینور سسٹم میں ہیں۔ انکی انکمس اور ہولڈنگس میں جو ڈسپاریٹی (Disparity) ہے اسکو کم کرنا ہے۔ ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم میں انہیں لاتا نہیں ہے۔ ہاؤس کو

یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ بیس ہزار ایکڑ زمین رکھنے والے کو بھی حق پٹہ اور حق ملکیت اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمارے جاگیرداروں کی نسبت ہم نے طے کیا ہے۔ یہ لینڈ لارڈس تھے۔ زمین پر انکو آئندہ کے حقوق حاصل نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بمبئی میں گوسلو پالیسی (Go slow policy) پر چل رہے ہیں۔ ہم نے پٹہ داروں پر یہ سیلنگ (Ceiling) لگائی ہے۔ اس طرح جو لینڈ بچتی ہے وہ سرپلس (Surplus) ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بحث کی گئی اور یہ کہا گیا کہ چیف منسٹر نے کہا ہے کہ ایک گنتہ زمین بھی ملنے والی نہیں ہے۔ میں نے ایسا نہیں کہا۔ میں اس بحث کا جواب دے رہا تھا کہ اس چیز سے لینڈلس (Landless) لوگوں کو زمین ملنے والی نہیں ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ لیجسلیشن اس مقصد سے نہیں کیا گیا ہے کہ لینڈلس لوگوں کو زمین دی جائے۔ ہمارے پاس جو اگریکلچرل کنڈیشنس ہیں وہ میں بتا رہا تھا۔ میں ابھی آپکو کچھ فیکٹس بتاؤنگا کہ ہمارا کیا ایکسپیکٹیشن (Expectation) ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا اندازہ قریب قریب ٹھیک ہوگا۔ میں نے کہیں بھی ایسا نہیں کہا کہ ہمارے نقطہ نظر سے اس سیلنگ اور ایسی فیملی ہولڈنگ (Family holding) کے ساتھ کم از کم آٹھ دس لاکھ ایکڑ کے اندر زمین ملنے والی ہے۔ یہ زمین اس طریقے سے ملنے والی ہے جس طریقہ سے ہم کرنا چاہتے ہیں۔ سوراشر کو لیجئے۔ وہاں کیا ہے۔

No limit for future acquisition.

ہاجل پردیش میں ایک لمٹ رکھی گئی ہے۔ کیونکہ انہوں نے سیلنگ ۱۲۵ ایکڑ کی رکھی تھی۔ لیکن جب قانون پاس ہوا تو ۱۲۵ لینڈ ریوینیو کی لمٹ (Limit) آئندہ پرجیز (Purchase) کرنے کیلئے رکھی گئی۔ پیسومیں کوئی لمٹ نہیں ہے۔ پنجاب میں کوئی لمٹ نہیں ہے۔ حیدر آباد میں ہم نے تین فیملی ہولڈنگس کے اوپر لمٹ رکھی ہے۔ اس طریقہ پر سرپلس لینڈ (Surplus land) لینے اور تقسیم کرنے کے بارے میں بمبئی میں سوائے سکشن ۶۵ کے جو امپروپر کلتیویشن (Improper cultivation) ہونے کے سلسلہ میں ہے کوئی دوسرا سکشن نہیں ہے۔ سوراشر میں سرپلس لینڈ لینے کا کوئی پراویزو (Proviso) نہیں ہے۔ ہاجل پردیش میں ہمارے جیسی سیلنگ رکھتے ہوئے یہ کیا گیا ہے کہ اسکے اوپر کی لینڈ گورنمنٹ کو وٹ (Vest) کی گئی ہے۔ پیسومیں پرسنل کلتیویشن (Personal cultivation) کی حد تک رکھا گیا ہے۔ سرپلس لینڈ کے بارے میں کوئی پراویزن (Provision) نہیں ہے۔ بجز حیدر آباد کے کسی اور اسٹیٹ میں سرپلس لینڈ (Surplus land) لیکر تقسیم کرنے کا پراویزن نہیں ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ہاجل پردیش میں کیا ہے ؟

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendment)
Bill, 1953.*

شری بی۔ رام کشن راؤ - وہاں ۱۲۵ مالگزار کی حد رکھی گئی ہے۔ وہاں رعیت واری سسٹم نہیں ہے۔ وہاں وہی سسٹم ہے جو یو۔ بی۔ میں ہے۔

ازپشن فار پرسنل کلتیویشن (Assumption for personal cultivation) کے سلسلہ میں بمبئی میں صرف ۵۰ فیصد کی حد تک پرسنل کلتیویشن کی اجازت دی گئی ہے۔ انٹائر ہولڈنگ (Entire holding) سکسٹین (Sixteen) ایکڑ سے کم ہوتو ہاف ہولڈنگ (Half holding) کی اجازت دی گئی ہے۔ سوراشرہ میں لینڈ کو کلاسیفائی (Classify) کیا گیا ہے۔ (۸۰۰) ایکڑ سے زیادہ زمین رکھنے والے۔ ایک سو ایکڑ سے زیادہ رکھنے والے اور ۱۲۰ سے زیادہ رکھنے والے۔ ایسے اقسام (Subject to limit of allotment for personal cultivation) بنائے گئے ہیں۔ ہمارے پاس جس طرح رکھا گیا ہے ویسا نہیں ہے۔ پیسو میں رزرویشن (Reservation) پرمیسیبل لمٹ (Permissible limit) تک رکھا گیا ہے۔ ہم نے تین فیملی ہولڈنگ رکھا ہے۔ پنجاب میں رزرویشن پرمیسیبل ایریا تک ہے۔ حیدرآباد میں رزپشن فار پرسنل کلتیویشن (Resumption for personal cultivation)

کی حد تھری فیملی ہولڈنگ (Three family holding) رکھی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اسر کی صراحت کر لی ہے۔ رزپشن فار پرسنل کلتیویشن اور سیلنگ کے سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ جانکاری نہ رکھتے ہوئے لیک آف انفرمیشن (Uninformed criticism) کی وجہ سے ان انفارمڈ کرٹیسزم (lack of information) کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ سلکٹ کمیٹی (Select Committee) کی رپورٹ کے لحاظ سے چھ لاکھ ٹینٹس بیدخل ہونگے اور لارج اسکیل اوکشن (Largescale eviction) ہوگا۔ میں آپ کو حساب کر کے بتلاتا ہوں کہ یہ کہاں تک درست ہے۔ اگر کوئی دو فیملی ہولڈنگ (Family holding) تک لینا چاہے تو ہر ٹیننٹ (Tenant) کے پاس ایک بیسک ہولڈنگ (Basic holding) چھوڑنا ضروری ہے۔ اگر کوئی تین فیملی ہولڈنگ ریزوم (Resume) کرنا چاہے تو ہر ٹیننٹ کے پاس ایک ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑنا چاہئے۔ ہم نے یہ قید لگائی ہے۔ رزپشن فار پرسنل کلتیویشن کے حق کو صرف ۵ برس تک محدود کیا ہے۔ یہ بھی قید ہے۔ اس پرسلکٹ کمیٹی نے کہا کہ ۵ برس کی قید سے ان لوگوں کا تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ جتنے پروٹیکٹڈ ٹینٹس (Protected tenants) نوٹس دیتے ہیں ان پر ۵ سال کی مدت کی قید نہ لگائی جانی چاہئے بلکہ اس بارے میں فوراً تصفیہ کر دیا جانا چاہئے کہ آیا وہ زمیندار اپنی زمین واپس لینا چاہتا ہے یا نہیں۔ اسکے علاوہ کوئی ایک آدمہ شرط اور ہوسکتی ہے۔ میں ہمارے اگریکلچرل پیٹرنس (Agricultural Patrons) سے نہایت صداقت

اور ایمانداری کے ساتھ یہ غور کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں کہ ایسے مواقع کہاں ہوں گے؟ یہاں کا پیٹرن (Pattern) کیا ہے؟ میں سنہ ۱۹۴۵ء کے اعداد کے لحاظ سے بتلاتا ہوں۔ حالانکہ اس کے بعد پٹنہ داروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ میں اسکو تسلیم کرتا ہوں۔ اس کے لحاظ سے ۱۰ سے (۲۰) ایکڑ رکھنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ میں تھوڑی دیر کیلئے نیچے نہیں آتا۔ (۱۰۰) ایکڑ سے کم زمین رکھنے والے پٹنہ داروں کی تعداد (۸۷۲۵۱) ہے۔ انکے پاس (۱۸۸۲۸۹۱۶) ایکڑ زمین ہے۔ (۱۰۰) ایکڑ سے زیادہ زمین رکھنے والے پٹنہ داروں کے پاس جملہ (۱۱۸۶۱۳۵۰) ایکڑ زمین ہے۔ (۱۵۰) ایکڑ سے زیادہ زمین رکھنے والے پٹنہ داروں کے پاس (۸۲۲۲۲۳۵) ایکڑ زمین ہے اگر آپ یہ کہیں کہ کانگریس تو زمینداروں کی طرفدار ہے اور زمینداروں کی پٹھو ہے تو ایسا سمجھ لیجئے۔ (۲۰۰) ایکڑ سے زیادہ زمین رکھنے والے پٹنہ داروں کے پاس (۵۸۷۵۷۴۵) ایکڑ زمین ہے۔ اگر سیلنگ ہماری ری ایکشنری پالیسی کے لحاظ سے ۹۶ ایکڑ بھی رکھیں تو آپ حساب لگائے کہ کیا ہوتا ہے۔ جو پٹنہ دار گھٹ گئے ہیں انکے ۵۰ فیصد نکال دیئے۔ اس میں آدھی زمین پروٹیکٹڈ ٹیننٹ (Protected tenant) کی ہے سمجھ کر چھوڑ دیئے۔ حالانکہ حساب کے لحاظ سے تو $\frac{1}{10}$ پروپورشن (proportion) ہوتا ہے۔ ۲۸ لاکھ میں سے ۱۴ لاکھ نکال دیئے۔ ۱۴ لاکھ ایکڑ زمین قوملتی ہے۔ اس میں سے بھی ۶-۷ لاکھ نکال دیں تو ۸ لاکھ تو میرے مولا ضرور ملیگی۔

شری جی۔ راجہ رام۔ یہ سب ہوائی قلعے ہیں۔

شرمائی۔ رام کشن راؤ۔ ادھر کے ایک آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ یہ ہوائی قلعے ہیں۔ مگر وہ تو آسمان پر اڑ رہے ہیں۔

شری جی۔ راجہ رام۔ ہم تو نیچے آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شرمائی۔ رام کشن راؤ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس طرح گیس ورک (Guess work) کر کے ایلیوزن (Illusion) ڈیلیوزن (delusion) اور ایماجنری (Imaginary) طریقے سے بحث کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ کیا یہ اسٹیل اسی لئے ہے کہ بعض تصورات کو سامنے لا کر اختلافات پیدا کئے جائیں؟ یا یہ مقصود ہے کہ ملک کے حالات کو سامنے رکھ کر مسائل کو حل کیا جائے؟ اگر آپ اسی طرح ہوائی قلعوں میں رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو اختیار ہے۔ مگر گورنمنٹ تو ہوائی قلعوں میں نہیں اٹھ سکتی۔

اسکے بعد میں دوسری چیزیں بتلاتا ہوں کہ ہم نے آگے کیا کیا ہے۔ سیل ان فیوچر آپ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ (Sale in favour of Protected tenant)۔ بہت سی جگہ پر تو یہ پراویز ہے کہ اس کے لئے پراویز (limits for purchaser)۔

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953*

کے لحاظ سے ہم نے فیملی ہولڈنگ کی لمٹ رکھی ہے۔ ہاچل پردیش میں زمینداری سسٹم ہے۔ وہاں آکوپنسی ٹیننٹس (Occupancy tenants) ہیں۔ سوراشرما میں انہیں گرانڈا کہتے ہیں۔ ہاچل پردیش میں بھی انکا کچھ نام ہے۔ وہاں کے منسٹر سے میں نے پوچھا تھا۔ بھول رہا ہوں۔ لیکن وہاں پٹہ داروں کو پٹہ داری کے حقوق اب تک حاصل نہیں تھے۔ اب قانون کی رو سے دے گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے کچھ دنوں پہلے پروٹیکٹڈ ٹیننٹ (Protected tenant) کو حقوق دئے ہیں۔ کیونکہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ سے بڑھکر ٹینیور (Tenure) کے رائٹس پٹہ دار کے ہیں۔ اب وہ اسکو قائم کر رہے ہیں۔ بیسویں میں Not to reduce the landlord's holdings less than the permissible area.

پرمیسیبل ایریا سے کم ہو تو ریڈیوس نہیں کریں گے۔ پنجاب میں پرمیسیبل ایریا سے زیادہ ہو تو بھی پٹہ داری کے حقوق جس طرح دستور میں دے گئے ہیں ویسے ہی انہوں نے بھی دئے ہیں۔ اس طرح اگر آپ دیکھیں گے تو میں ہر ایک چیز کے بارے میں تفصیل سے بتاؤنگا اور جب امینڈمنٹس (Amendments) پیش ہونگے تو فیملی ہولڈنگ، سیلنگ اور ہر چیز کے بارے میں کیٹی گوریکلی (Categorically) بتاؤنگا کہ ہر چیز کے بارے میں دوسرے اسٹپس میں کیا عمل ہے۔ میں اسکو چیلنج (Chal-enge) کے طور پر نہیں شیخی بگھارنے کی لئے نہیں بلکہ واقعہ کے طور پر بتاؤنگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ بمبئی میں زمینداری کے بارے میں سورس آف انکم (Main source of income) ہونے کی شرط لگائی گئی ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس بارے میں ایک امینڈمنٹ بھی آیا ہے۔ جب اس پر بحث ہوگی تو میں جواب دوں گا۔ اگر ضرورت ہو تو اسکو قبول کر لیا جائیگا۔ سلکٹ کمیٹی نے اسکو اسلئے نہیں رکھا کہ ہر ایک ٹیننٹ کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑنا چاہئے۔ میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن سے کہوں گا کہ میں تین فیملی ہولڈنگ رکھنے والا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ۴۸ ایکڑ خشکی مجھے دیئے۔ اسکی تنگی ۱۴۴ ایکڑ زمین میرے پاس ہے۔ وہ تین فیملی ہولڈنگ ہے۔ اگر اس میں سے میں نے کچھ بھی حصہ اپنے پرسنل کالونی میں نہیں رکھا اور تمام ٹیننٹس کو دیا ہو تو اسکی اندر ایوریج (۱۰-۱۱) ایکڑ کے ٹیننٹ ہوں تو قریب قریب ۱۰-۱۲ ٹیننٹس تو ضرور ہونگے۔ اگر میں تینوں فیملی ہولڈنگ لینا چاہتا ہوں تو ہر ایک کے پاس ایک ایک فیملی ہولڈنگ تو چھوڑنا چاہئے۔ تین ہی فیملی ہولڈنگ ہیں۔ ہر ایک کے پاس ایک چھوڑ کر میں تین فیملی ہولڈنگ کیسے لے سکتا ہوں؟ دوسری فیملی ہولڈنگ مجھے ملے گی ہی نہیں۔ صرف دو فیملی ہولڈنگ رہتے ہیں۔ دوسرے پاس ہیں۔ دونوں زمینداروں کو چھوڑنا چاہئے تو ہر ایک

ٹیننٹ کے پاس بیسک ہولڈنگ (Basic holding) چھوڑنا چاہئے ۔ ۱۰ ٹیننٹس کو چھوڑنے کے بعد کتنا رہتا ہے ؟ آپ ایسے کڑے قیود لگائے ہیں کہ کوئی لینڈ لارڈ جسکے پاس پرسنل کلتیویشن کی کوئی زمین نہ ہو دو فیملی ہولڈنگ یا تین فیملی ہولڈنگ تک بھی نہیں لے سکتا ہاں ایک فیملی ہولڈنگ تک لے سکتا ہے ۔ اس کی گنجائش اس لئے ہے کہ اس پر ہم نے کوئی قیود نہیں لگایا ہے ۔ جو لینڈ لارڈ ہزار ایکڑ رکھتا ہے اگر اس کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ بھی ذاتی زراعت کے لئے زمین نہ رہے تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ کونسا سوشل جسٹس (Social Justice) ہے ؟ آپ اس کی ذاتی زمین بھی اس سے چھین لے رہے ہیں اور ایک فیملی ہولڈنگ بھی اس کے پاس باقی رکھنا نہیں چاہتے ۔ یہ کونسا اصول ہے بجز اسکے کہ اپریاری ڈاکٹرینس (Apriori- Doctrines) ہو جسکو آپوزیشن کے آنریبل ممبر بھی چاہتے ہیں ؟ آپ اس کی ملکیت اس سے چھین لے رہے ہیں ۔ کیا جسٹس (Justice) اور فیئرس (Fairness) کا یہ تقاضہ نہیں ہے کہ اس کے پاس ذاتی زراعت کیلئے کم سے کم ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑی جائے ؟ اس پر ممکن ہے ٹیننٹس ہوں ۔ لیکن جو شخص ۲۰۰ سے ۵۰۰ ایکڑ زمین کا مالک ہو کیا خود اسکی کاشت کے لئے آپ اتنا بھی نہیں چھوڑینگے ، خصوصاً جب کہ نان اگریکلچرل سکٹر (Non-agricultural Sector) میں آپ کوئی قید نہیں لگا رہے ہیں ؟ آپ کسی وکیل پر یہ قید نہیں لگاتے کہ وہ ۱۰ مقدمات سے زیادہ نہ لے ۔ ۵۰ سے زیادہ فیس نہ لے ۔ کسی ڈاکٹر پر یہ پابندی نہیں لگاتے کہ وہ ۵۰ پیشنت سے زیادہ نہ لے ۔ کسی مزدور کے ویجس (Wages) پر آپ لمٹ (Limit) نہیں لگاتے ۔ انکو تو بڑھانے کی آپ ہم کوشش کرتے ہیں ۔ اگر بالفرض ہم نہیں کرتے ہونگے لیکن آپ تو کرتے ہیں ۔ اگریکلچرل سکٹر (Agricultural Sector) میں زمین رکھنے والوں کو زمین دینے کا سوال نہیں ہے ۔ لیکن زمین لیتے وقت یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ ہم سے اتنی زمین لے رہے ہیں تو براہ کرم ہمارے لئے بھی ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑ دیجئے ۔ کل تک میں اپنی اتنی زمین پر قابض تھا ۔ اپنی زمین سے متعلق میرے کیا کیا توقعات تھے ۔ میں بڑی بڑی پوریاں پکایا کرتا تھا (Laughter) ۔ سیلنگ سے زائد جو زمین میرے پاس ہے وہ گورنمنٹ دوسروں کو دینے والی ہے ۔ مجھے ۴۰ ہرسٹ مارکٹ ویالو (Market Value) پر پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو زمین بیچنے پر مجبور کیا جا رہا ہے ۔ اسلئے ازراہ کرم آپ کم از کم ایک فیملی ہولڈنگ کی حد تک زمین میرے پاس رہنے دیجئے ۔ تو کیا اسکا یہ مطالبہ سوشل جسٹس (Social justice) کے تحت رد کرنے کے قابل ہے ؟ آپکا کانسنس (Conscience) آپکا ضمیر کیا کہتا ہے ؟ ممکن ہے آپکا ضمیر اسکے اس مطالبہ کو قبول کرنا پسند نہ کرے ۔ لیکن کم از کم میرا کانسنس تو اسکو گوارا نہیں کرتا کہ اسکے اس واجبی مطالبہ کو رد کر دیا جائے ۔

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amend.)
Bill, 1953.*

زمین کے کنڈیشنس (Conditions) ہمارے پاس مختلف ہیں ۔ نیچر آف دی سائل (Nature of the soil) مختلف ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قانون مالگزاری و قانون بندوبست میں الگ الگ پراویژنس رکھے گئے ہیں ۔ سرھٹواڑہ کیلئے الگ ہے ۔ تلنگانہ کیلئے الگ ۔ اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ میں الگ الگ کنڈیشنس قائم کرنا چاہتا ہوں ۔ مگر مطلب یہ ہے کہ اگر اسٹینڈرڈ (Standard) مقرر کرنا ہے تو ایسا مقرر کیجئے کہ اس میں کچھ یکسانیت ہو ۔ دینے کیلئے نہیں بلکہ لینے کے لئے بھی آپ جس گز سے ناپنا چاہتے ہیں وہ گز ایسا ہو کہ اوس غریب کے پاس دھوق تو کیا لنگوئی بھی باقی نہ رہے ۔ اس خیال کو اپنے ذہن نشین رکھئے ۔ اس سلسلہ میں اس بات پر بہت زور دیا جاتا رہا کہ ریونیو اسسمنٹ (Revenue Assessment) پر رکھا جائے ۔ میں صاف الفاظ میں کہتا چاہتا ہوں کہ میں اس کے بالکل خلاف ہوں ۔ اس بارے میں جو آرگيومنٹس (Arguments) پیش کئے گئے ہیں ان میں کوئی قوت نہیں ہے ۔ ریونیو اسسمنٹ (Revenue Assessment) پر اگر آپ مقرر کریں تو ملک کے آدھے حصہ کے اگر پیکلچرسٹ پر بھی آئے گی ۔ فیملی ہولڈنگ کے تعلق سے بھی اعتراضات کئے گئے ہیں ۔ یہاں میں ایک چیز بتانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ کہ فیملی ہولڈنگ کیلئے بھی آپ جو گز مقرر کر رہے ہیں اور جو حد مقرر کر رہے ہیں اس میں دینے کا سوال نہیں ہے ۔ جہاں ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑنا چاہئے وہاں بھی یہ سوال آتا ہے ۔ ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑنا ہے تو ٹیننٹ کے پاس چھوڑنا پڑے گا ۔ جب ایک گز دینا چاہتے ہیں تو ادھر سے ناپیں تو کیا اور ادھر سے ناپیں تو کیا وہی ایک گز دینا ہی ہوگا ۔ ادھر سے ناپیں تو بھی ایک گز ہوگا اور ادھر سے ناپیں تو بھی ایک گز ہوگا ۔

اگر پیکلچرل پیٹرن (Agricultural Pattern) میں کیا چیز ہے ؟ فیکرس کو کوٹ (Quote) کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں صرف یہ کہتا چاہتا ہوں کہ اس سے 10 ایکڑ زمین رکھنے والوں کی تعداد ہمارے پاس زیادہ ہے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ان میں کون لوگ ہیں ۔ سوچ لیجئے ۔ گاؤں کو جا کر دیکھ لیجئے ۔ آپ نے دیکھا تو ہوگا ۔ لیکن جو چیزیں آپ دیکھ چکے ہیں انہیں ذرا دھیان میں لائیے کہ ان میں کون کون لوگ ہیں ۔ یہی دھوبی حجام ۔ پروت ۔ کاربنٹر ۔ بلوٹہ کے انعامدار وغیرہ ہیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ لوگ ذات سے کاشت کرتے ہیں ؟ کیا ان لوگوں کے جو ہولڈنگ ہے وہ ذاتی ہے ؟ حجام حیات بناتا ہے ۔ دھوبی کپڑے دھوتا ہے ۔ سہار سہار کر کے کام کرتا ہے ۔ بڑھائی اپنے پیشہ کے کام میں لگا رہتا ہے ۔ پروت اپنے بوسا پاٹ میں رہتا ہے ۔ ان کے پاس بیل وغیرہ نہیں رہتے ۔ یہ خود حل چلاتا نہیں جانتے ۔ تو پھر آخر یہ کس طرح زراعت کرتے ہیں ؟ ہوتا یہ ہے کہ جو زراعت کا پیشہ اختیار کریں ہوئے ہیں یعنی جو واقعی زراعت کرتے ہیں اور جن کے پاس بیل چارہ ہوتا ہے وہ ان کے

معاوضہ دیکر اپنی اوس چھوٹی سی اراضی میں زراعت کروالتے ہیں۔ یا دوسرا طریقہ یہ اختیار کرتے ہیں کہ کسی کو قول پر دیدیتے ہیں۔ یا بٹائی پر دیدیتے ہیں۔ خود ذاتی طور پر تو کاشت نہیں کرتے۔ اگر آپ فیملی ہولڈنگ کے اس ناپ کو قائم کریں اور ریزمپشن (Resumption) کیلئے ان پر قیود لگائینگے تو ایک فیملی ہولڈنگ رکھنے والا دیول کا پجاری گاؤں کا پروہت حجام، دھوی جسکے پاس پچاس ایکڑ زمین ہے وہ بھی کہیگا کہ لو میری زمین بھی خریدلو۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ آپ اسکے ٹنسی رائٹس (Tenancy rights) کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اکنامک پیٹرن (Economic Pattern) کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ بتائیے یہ کیسے ہوگا؟ پلاننگ کمیشن نے کہا ہے کہ اسال ہولڈرس (Small Holders) سے مراد ایسے لوگ ہیں جو ہمارے اکنامک پیٹرن (Economic Pattern) میں آج موجود ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنکا پیشہ آج پالیٹکس (Politics) ہو گیا ہے جیسے کہ ہمارے آئریبل ممبرس ہیں۔ کوئی دوسرے کام کر رہے ہیں۔ پرائیمری اسکول کے ٹیچرس ہو گئے ہیں۔ کسی آفس میں کلرک ہو گئے ہیں۔ میٹرک پاس ہوئے اور ملازمت اختیار کر لی۔ فرض کیجئے کہ انکے پاس تقریباً دس ایکڑ زمین ہے جسے انہوں نے کسی دوسرے کو کاشت کے لئے دے دیا ہے۔ اب آپ کا مطلب یہ ہے کہ انکو پھر دوبارہ اس زمین پر آنے کا موقع نہ دیا جائے۔ ہندوستان میں جو کاسٹ سسٹم (Caste System) ہے اس میں آپ ایک نئی کاسٹ کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں، اگریکلچرسٹ (Agriculturist) اور نان اگریکلچرسٹ (Non-agriculturist)۔ آپکے نقطہ نظر سے برہمن خود کاشت نہیں کرتا۔ لہذا وہ کبھی بھی کسان نہیں بن سکتا۔ پرائیمری اسکول کا ٹیچر کبھی بھی کسان نہیں بن سکتا۔ آپکے نزدیک تو صرف وہی شخص کسان ہے جو اپنے ہاتھ سے ناگر کو تھامے اور یٹوں کو ہیک، ہیک۔ کہہ کر چلاتا ہو۔ بس وہی کسان ہے۔ (Laughter) میں کہوں گا کہ آپ اس طرح ہزاروں لاکھوں انسانوں کی معیشت کا ستیا ناس کرنا چاہتے ہیں۔ آپکو ویا میڈیا (Via Media) دیکھنا چاہئے۔ ملک کے حالات کو دیکھنا چاہئے۔ ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے یہ نہ چاہئے کہ آسان میں قلعے بناتے جائیں۔ اگر آپکا اگریکلچرل پیٹرن (Agricultural Pattern) ایسا ہے تو بس خدا ہی حافظ ہے۔ اسکے باوجود آپ چاہتے ہیں کہ میں بھی آپکے ساتھ کودتا پھروں، اسیٹا پھروں اور ہوا میں چھلانگ مارتا چلوں۔ تو میں آپ سے صاف کہوں گا کہ یہ مجھ سے ممکن نہیں ہے۔ یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے۔ ہمیں جو سیدھے راستے بتائے گئے ہیں ہم ان پر چلنے گئے۔ آپ کہتے ہیں کہ تین فیملی ہولڈنگ کیوں دیں گے؟ بس اتنا دینا چاہئے کہ ایسی زندگی بسر ہو سکے، پلاننگ کمیشن نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

ایسے لوگوں کو بھی موقع رہنا چاہئے جو فی الوقت دوسرے پیشے اختیار کئے ہوئے ہیں تاکہ وہ جس وقت چاہیں پھر زراعتی کاروبار کو انجام دے سکیں۔ جیسا کہ میں آج چیف منسٹروں۔ لیکن جیسے ہی میری چیف منسٹری ختم ہو جائیگی میں چوبیس گھنٹے کے اندر یہاں سے نکل کر اپنے کھیت پر چلا جاؤنگا اور کاشتکار بنونگا یا ہوسکتا ہے کہ میں وکالت کروں۔ (Laughter) میں مثال کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ ممکن ہے میں وکالت کروں یا ممکن ہے میں کاشتکار بننا پسند کروں۔

شری گوپی ڈی۔ گنگا ریڈی (نرمل۔ عام)۔ ذرا گھڑی کی طرف دیکھئے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ گھڑی میرے لئے نہیں ہے۔ گھڑی آپکے لئے ہے۔ میں گھڑی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آٹھ بجئے کیلئے دس منٹ باقی ہیں۔

میں صرف ایک چیز پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں اور اس کے بعد ختم کر دوں گا۔ یہ میں اون آنریبل ممبرس کو سنانا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی تقریر کی تائید میں پلاننگ کمیشن کے رجحانات کو مختلف مواقع پر کوٹ (Quote) کرنے کی کوشش کی ہے۔ پلاننگ کمیشن (Planning Commission) پر جن لوگوں کو اعتقاد نہیں ہے وہ تو خیر اعتراض کریں گے۔ لیکن یہ میں ان لوگوں کو سنانا چاہتا ہوں جنہوں نے اعتراضات کرتے ہوئے پلاننگ کمیشن کے تخیل کو توڑ مروڑ کر کوٹ کیا ہے۔ یہ پلاننگ کمیشن کے نائب صدر کا تازہ بیان ہے۔

شری اناجی راؤ گوانے۔ کیا پلاننگ کمیشن کی رپورٹ غلط ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ رپورٹ غلط نہیں ہے۔ لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رپورٹ کو مس انٹریٹ کیا گیا ہے۔

ہاں تو صدر پلاننگ کمیشن — نہیں صدر تو شری نہرو جی ہیں۔ نائب صدر پلاننگ کمیشن کا جو بیان ہے وہ میں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔

“In a note on land reforms, circulated to the Agriculture Ministers of the States, Mr. V. T. Krishnamachari, Member of the Planning Commission, said, “our land reforms legislation is impressive judged by the far-reaching character of the changes, the areas and populations involved, and the time and manner in which it has been carried out. But there is discontent—and justifiable discontent—as millions of agriculturist families find that the benefits promised to them have not reached them. Over large areas, tenants continue to pay to Government the rents they formerly paid to zamindars.

They ask 'what have the reforms done for us?'. To some extent indeed they are worse as collections under the Government are stricter and more rigid and less affected by human considerations.

چند جگہ کے ریفارمز کا حوالہ دیا گیا ہے ۔

According to Mr. Krishnamachari, the experience of land reforms measures is that they have succeeded only in those countries in which , along with the reforms, efficient agricultural techniques are introduced and practised on the widest possible scale.

He said 'in Japan, the recent land reform has succeeded because for many decades standards of agriculture have been very high in that country. Egypt has natural advantages ; it has the highest yield per acre in the world.

ایجیٹ (Egypt) میں بہت سے خالی ایریاز ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ایسی زمین نہیں ہے ۔

It has the highest yield per acre in the world. Even with these advantages, Gen. Naguib is proceeding with his reforms very cautiously. The ceiling has been fixed at 200 acres which may be regarded as equal to about 1,000 acres in India . The area to be distributed over the next five years is to be only one-tenth of total cultivated area.

Side by side with this, an elaborate co-operative organisation is being built up to finance agriculture and other organisational and technical adjustments are being made to fill the vacuum created by the disappearance of the landlords.

لینڈ لارڈس کو ختم کرنے کے لئے آپ ہم سب متفق ہیں ۔ لیکن ملک کی اگریکلچرل اکائی (Agricultural economy) کا جو نقشہ ہے اس میں اس کی وجہ سے جو ڈسٹرینس (Disturbance) ہونے والا ہے وہ تھوڑا ہوگا ۔ اسکو ہم قبول کر سکتے ہیں ۔ لیکن وہ ڈسٹرینس ایسا نہ ہو کہ

which would spell disaster to agricultural production

اگر اس سے ایسے نتائج نکلنے والے ہیں تو میں بکاشلی (Cautiously) چلنے کو، ترجیح دیتا ہوں۔ ایسے کہ جوش میں ایک دم آہٹان تک پہنچنے کی کوشش نہ کی جائے۔

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Land (Amend.)
Bill, 1953.*

ہم چاہتے ہیں کہ اگر یکلچرل اکائی (Agricultural economy) کو کم خدمت، کم دھکا پہنچے۔ ہم کشسلی چلکر اس ٹیپاریٹی (disparity) کو کم کرنا چاہتے ہیں اور زمین کو ڈسٹریبیوٹ (Distribute) کرنا چاہتے ہیں۔ میں پھر وہ کوٹیشن پڑھتا ہوں کہ۔

In India, we could not have waited until all such measures had been completed.

اس وجہ سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ اجیٹ (Egypt) میں جو کوآپریٹیو آرگنائزیشن ہے وہ نائل ڈولپمنٹ کارپوریشن (Nile Development Corporation) ہے جس میں ملینس آف پونڈس (Millions of pounds) کا انوسٹ منٹ (Investment) کیا گیا ہے۔ اسی طرح امریکہ میں بھی ٹینسی ویلی کارپوریشن ہے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں لینڈس کی تقسیم کے منصوبے بنائے گئے وہاں بڑے بڑے کارپوریشن بنائے گئے اور کافی انوسٹ منٹ کیا گیا۔ یہاں بھی موجودہ مشنری کے تعلق سے جو نئے مواقع ملے ہیں انکو استعمال کر کے اگر یکلچرل پروڈکشن زیادہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ننگے بھوکے کسانوں کے ہاتھ میں محض زمین کا ایک ٹکڑا دیکر کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟ نہ ایک یل جوڑی نہ کچھ کھنڈی غلہ اون کی پیک میں امداد کرنے کیلئے آپ ہم دے سکتے ہیں۔ جب تک اون کو کریڈیٹ فسیلیٹیز (credit facilities) نہیا نہ کی جائیگی اور جب تک گورنمنٹ کی مدد سے کارپوریشن اور کوآپریٹیو ایسیز کی مدد سے اونکو ضروری سہولتیں مہیا نہ کریں خالی زمین کا ٹکڑا پھینک دینے سے ملک کی پیداوار میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو کتنے کے سامنے روٹی ڈالنے کے برابر ہے۔ کتنا بھی کم از کم روٹی کھالیتا ہے۔ لیکن کسان محض اس زمین سے پیٹ بھر نہیں سکتا۔ میں صرف ایک اور جملہ پڑھ کر تقریر ختم کرونگا۔

Our conditions demanded rapid acting and we did right in passing the laws we did. But we should see that no avoidable delay occurs in setting up the widespread welfare organisation which is needed for enabling the small holders and tenants to improve their economic status and standards of living.

اگر آپ چاہیں تو میں پوری اسپیج مہیا کرونگا۔ میں نے ٹیلی پرنٹر سے پڑھ کر حایا ہے۔ آخر میں میں یہ عرض کرونگا کہ میں نے آپ کا بہت وقت لیا ہے۔ عالی جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب کا بھی میں مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنا ٹائم دیا۔ میں اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے ملازمین سے اپیل کرونگا کہ ملک کشی نے جو بھی لمپنٹس (improvements) کئے ہیں ان کو اس موقع کے اندر دیکھیں اور اسی لحاظ سے اسکی جانچ کریں۔

ممکن ہے امینڈمنٹس (Amendments) آئیں - اون یر غور ہوگا -
بحث ہوگی - چرچا ہوگی - لیکن میں اتنا ہی اپیل کرتا ہوں کہ محض بھاؤنامہ تک درستی
سے دیکھنے سے اس مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہو سکتا۔ میں آنریبل ممبر سے
اتنی ہی سہرانی چاہتا ہوں کہ وہ بھاؤنامہ تک درستی سے نہ دیکھیں بلکہ واسٹاولڈ درستی
(वास्तविक दृष्टी) سے اس مسئلہ کی طرف دیکھیں -

Mr. Deputy Speaker: The question is :

“That L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953, as reported by the Select Committee, be read a second time.”

The motion was adopted.

Shri G. Rajaram: Sir, I demand a Division.

(Pause)

Mr. Deputy Speaker: I shall put the question again. The question is :

“That L.A. Bill No. I of 1953, The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953, as reported by the Select Committee, be read a second time.”

The motion was adopted.

Shri G. Rajaram: Sir, I demand a Division.

Mr. Deputy Speaker: Will it be enough if we record the number of members who are for and against this Motion, or is it necessary that we should record the names too?

Shri V. D. Deshpande: Sir, I want that the names should be noted.

(Pause)

Mr. Deputy Speaker: 64 members are in favour of the Motion and 58 against it.

The Motion was adopted.

29th Sept., 1953.

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. 1 of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendt.)
Bill, 1953.*

(Applause from Congress Benches)
Division :

AYES—64.

- Shri Anant Reddy.
 „ Ramshetti Appa Rao.
 „ Basan Gowda
 „ E. Basappa
 „ Digambar Rao Bindu.
 „ Jagannth Rao, Chanderki.
 „ Devi Singh Chauhan.
 „ M. Chenna Reddy.
 „ Bapu Rao Kishan Rao Deshpande.
 „ Anna Rao Ganamukhi.
 „ Gangula Bhoomayya.
 „ Dhondi Raj Ganpath Rao Kamble.
 „ Mallappa Kolur.
 „ Ratanlal Kotecha.
 „ Limbaji Muktaji.
 „ Mehdi Nawaz Jung.
 „ G.S. Melkote.
 „ Mirza Shukur Baig
 „ Shripat Rao Newasekar
 „ Manikchand Pahade
 „ Nago Rao Vishwanath Rao Patnak
 „ Chander Sekher Patil
 „ Rakhamaji Dhondiba Patil
 „ Virendra Patil
 „ Ponnamaneni Narayan Rao
 „ B. Ramakrishna Rao

Shri Mahalingaswami Ramalingaswami

- „ K. V. Ranga Reddy
- „ Shrihari
- „ Syed Mohammed Moosavi
- „ Virupakshappa
- „ G. Vithal Reddy
- „ Arige Ramaswamy
- „ S. Gopal Sastri Deo
- „ Gopal Rao Ekbote
- „ Srinivasa Rama Rao Ekhelika
- „ Bhagwanth Rao Gadhe
- „ Govind Rao Keroji Gaikwad
- „ Bhagwan Rao Ganjave
- „ Madhav Rao Ghonsekar
- „ Gokaramalingam
- „ P. Hanumanth Rao
- „ Dyaneshwar Rao Jayawanth Rao
- „ Venkat Rajeshwar Joshi
- „ Murlidhar Srinivas Rao Kamtikar
- „ Kasiram
- „ Laxman Kumar

Smt. Masooma Begum

Shri Mohd. Dawar Hussain

- „ Govind Rao Morey
- „ Narsing Rao Narayan Rao
- „ M. Narsing Rao
- „ Ramkishan Nawandar

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendment)
Bill, 1953.*

Shri Kalyan Rao Ninne

„ M. S. Rajalingam

„ Rama Rao

„ D. Ramaswamy

Smt. Sangam Laxmi Bai

Shri S. L. Sastri

Smt. Shahjahan Begum

Shri Shanker Deo

Smt. Shantabai

Shri L. K. Shroff

„ M. Shesh Rao Waghmare

NOES—58

Shri K. Anant Reddy

„ Andaniappa

„ Nagu Rao Bhujang Rao

„ M. Buchiah

„ Bhagwan Rao Boralker

„ Butti Rajaram

„ B. N. Chander Rao

„ Gangaram

„ Annaji Rao Gavane

„ Gopidi Ganga Reddy

„ Achut Rao Yogi Raj Kavade

„ Krishnayya

„ Muruganti Kondal Reddy

„ Sham Rao Naik

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I. of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendment)
Bill, 1953.*

29th Sept., 1953.

785

NOES—(contd.)

Shri T. Narsimlu

„ Uddhava Rao Patil

Smt. Rajamani Devi

Shri G. Rajaram

„ Raj Mallu

„ Madhavrao Sawaie

„ Soore Viswanath Rao

„ Srinivas Rao

„ Syed Hassan

„ Uppula Malsur

„ K. R. Veeraswamy

„ J. Venkatesham

„ Vooke Nagiah

„ Abdul Rahman

„ Anant Ram Rao

Smt. Arutla Kamala Devi

Shri Arutla Laxminarasimha Reddy

„ Baddam Malla Reddy

„ Bommagani Dharma Bhiksham

„ Daji Shankar Rao

„ Ranga Rao Deshmukh

„ V. D. Deshpande

„ Gopal Rao

„ G. Hanumanth Rao

„ Joganpalli Anand Rao

„ Juvvadi Damodar Rao

„ Kankanti Srinivas Rao

„ Katta Ram Reddy

29th Sept., 1953.

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyderabad
Tenancy & Agr. Lands (Amendment)
Bill, 1953.*

Shri Laxmayya

- „ L. Muttayya
- „ K. L. Narsimha Rao
- „ Madhav Rao Nerlikar
- „ Pendam Vasudev
- „ A. Raj Reddy
- „ K. Ramchandra Reddy
- „ S. Ramanadam
- „ Rentala Balaguru Murty
- „ Venkat Reddy Singireddy
- „ Syed Akhtar Hussain
- „ K. Venkiah
- „ Ch. Venkat Ram Rao
- „ K. Venkat Ram Rao
- „ Ganpat Rao Waghmare
- „ Arutla Ramachandra Reddy

Mr. Deputy Speaker : Now, we adjourn till 2.30 P. M. tomorrow.

The House then adjourned till Half past Two of the Clock on Wednesday, the 30th September, 1953.
